بفیضانِ نظر سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ الرحمٰن

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۴۰ھ

فروری 2019ء
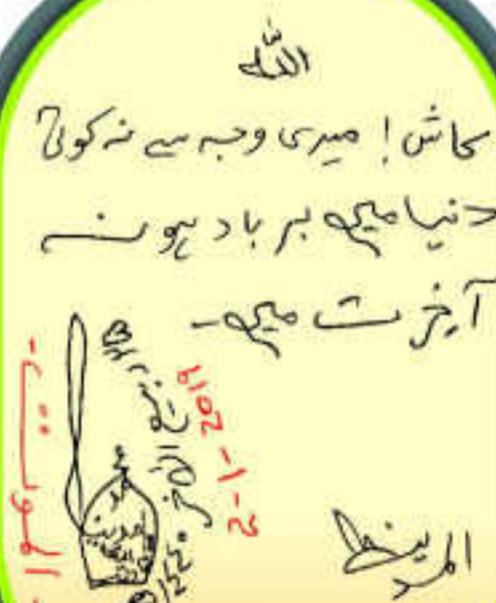
فرمانِ مصطفےٰ / فریاد

مَرنے سے پہلے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

جس کی نظر اور سوچ محض دنیا تک محدود ہوتی ہے وہ اپنے دنیاوی آج اور کل کی فکر کرتا ہے کہ وہ پریشانیوں، تکلیفوں اور آزمائشوں سے محفوظ رہے لیکن جس کی نگاہ میں آخرت کی اَہمیّت زیادہ ہوتی ہے وہ صرف دنیا ہی کی نہیں سوچتا بلکہ اُخْرَوِی زندگی کیلئے زیادہ غور و فکر کرتا ہے اور اسے بہتر بنانے کیلئے کوشش کرتا ہے۔

عقل مند کون؟ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ عَقْل مَنْد اور مُحتاط کون ہے؟ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو موت سے پہلے اسے کثرت سے یاد کرتے اور اس (موت) کیلئے زیادہ تیاری کرتے ہیں وہی عَقْل مَنْد ہیں، وہ دنیا اور آخرت کی بزرگی لے گئے۔ (معجم کبیر، 12/318، حدیث: 13536)

پیارے اسلامی بھائیو! موت کی تیّاری کیلئے نماز، روزہ اور دیگر حقوقُ اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ماں باپ، بھائی بہن، بیوی بچّے، پڑوسی اور دیگر لوگوں کے حقوق کی پاسداری (نگہبانی، ادائیگی) بھی نہایت اَہمیت کی حامل ہے، ان کے علاوہ بھی کئی ایسے کام ہیں کہ جن کی طرف عام طور پر لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی، مثلاً

غسلِ میّت اور تکفین و تدفین کا علم ایک عقل مند شخص خود بھی ان چیزوں کا علم حاصل کرتا اور اپنی اولاد اور گھر والوں کو بھی اس کی دُرست دینی تعلیم دیتا ہے، بعض اوقات موت کی یاد کو برقرار رکھنے کے لئے کفن بھی خرید لیتا ہے تاکہ گھر میں اگر کسی کا بھی انتقال ہوجائے تو بجائے کسی کو بلانے، اس کا انتظار کرنے، کفن کاٹنے اور پہنانے کے حوالے سے پریشان ہونے کے، خود ہی غسلِ میّت اور تکفین کے مُعاملے کو آسانی سے نمٹالیا جائے۔ موت کی تیّاری میں مصروف رہنے والا شخص جب یہ دیکھتا ہے کہ اس کے خاندان اور اہل و عیال میں میّت پر رونے اور نَوحہ[1] کرنے کا رَواج عام ہے تو وہ اپنی زندگی ہی میں انہیں اس سے منع کرتا اور نَوحہ کرنے کی سزائیں جو احادیثِ طیّبہ میں بیان کی گئی ہیں ان سے انہیں آگاہ کرتا ہے، اگر منع نہیں کرے گا تو پھر جو ہوگا ملاحَظہ کیجئے، چنانچہ

ہر بات پر میّت کو ایک ضرب لگاتے ہیں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مُردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی مقدار عذاب دیا جاتا ہے۔ جب گھر والے کہتے ہیں: اے ہماری عزّت! اور اے ہماری وجاہت! تیرے بعد ہمارا کون ہوگا؟ پس میّت اپنی قبر میں اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے اور عذاب کے فرشتے اہلِ میّت کے ہر کلمہ پر میّت کو ایک ضرب لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ ٹوٹ جاتے ہیں اور فرشتے اسے کہتے ہیں: کیا تُو ویسا ہی تھا جیسا کہ تیرے گھر والوں نے کہا؟ کیا تُو ان کو رزق دیتا تھا؟ یا تُو ان کا امیر یا کفیل (ان کے کام اپنے ذمّہ لینے والا) تھا؟ تو وہ اللہ پاک کی قسم کھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: یارب! میں تو بہت کمزور و ناتواں تھا اور تُو ہی وہ پاک

(1) نَوحہ کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے صفحہ نمبر 6 پر حدیث شریف کی شرح بنام "کسی کے فوت ہونے پر رونا" پڑھئے۔

بقیہ صفحہ 8 پر پڑھئے

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۴۰ھ جلد: 3

فروری 2019ء شمارہ: 3

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ: 480 رنگین: 720

☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دارالافتاء اہلِ سنّت دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ: یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔
(ابنِ عساکر، 61/381)

مُناجات

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یارب!

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یارب!
نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یارب!

کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب!

آج بنتا ہوں مُعَزَّز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب!

عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

دے دے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے
کس طرح سندھ کے جنگل میں مروں گا یارب!

کاش! ہر سال مدینے کی بہاریں دیکھوں
سبز گُنبد کا بھی دیدار کروں گا یارب!

اِذن سے تیرے سرِ حَشْر کہیں کاش! حُضور
ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یارب!

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص 84
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفٰے

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفٰے
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفٰے

مصطفٰے ہیں ساری خَلقت کے لیے
ساری خلقت ہے برائے مصطفٰے

ڈھونڈتے ہیں سب رِضا اللہ کی
چاہتا ہے حق رِضائے مصطفٰے

رہ گئے سِدرہ پہ جبریلِ امیں
عرش سے بھی پار جائے مصطفٰے

میری امت میری امت بخش دے
ہے یہی ہر دَم دُعائے مصطفٰے

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے

ہے تمنّائے جمیلؔ قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفٰے

قبالۂ بخشش، ص 44
از مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی

منقبت

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا

رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا

گدا صدّیقِ اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے ہوں میں گدا صدّیقِ اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صِدّیقِ اکبر ہے
نبی صِدّیقِ اکبر کا خدا صِدّیقِ اکبر کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کردیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدّیقِ اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسل سلسلہ صدّیقِ اکبر کا

لُٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حَسَنؔ گھر بن گیا صدّیقِ اکبر کا

ذوقِ نعت، ص 53
از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

مقامِ صِدِّیقیت کی حقیقت

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(۳۳)﴾ ترجمہ: اور وہ جو سچ لائے اور سچ کی تصدیق کی تو وہی متقی ہیں۔ (پ 24، الزمر: 33)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مفسرین کی ایک جماعت سے اس آیت کی ایک تفسیر یہ مروی ہے کہ سچ لانے والے سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے سے مراد سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(صراط الجنان، 8/466)

خصوصیت سے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر آپ کی شان پر دلیل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شانِ صدیقیت کی نسبت سے اس مضمون میں صدیقیت کے معنی و مفہوم پر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے احیاء العلوم میں بیان کردہ کلام کی روشنی میں کچھ وضاحت کی جاتی ہے۔

”صِدْق“ (سچائی اور سچا ہونے) کی چھ اَقسام ہیں: 1 قول میں سچا ہونا 2 نیت و اِرادے میں سچا ہونا 3 عزم میں سچا ہونا 4 عزم پورا کرنے میں سچا ہونا 5 عمل میں سچا ہونا 6 دین کے تمام مقامات کے اعلیٰ درجے کے حصول میں سچا ہونا۔

پس جو شخص صدق (سچائی) کے ان تمام معانی کے ساتھ مُتَّصِف ہو تو وہ صِدّیق (بہت ہی سچا) ہے کیونکہ وہ صِدْق (سچائی) میں انتہا کو پہنچا ہوتا ہے۔ پھر صادِقین کے کئی درجے ہیں تو جس شخص میں مذکورہ معانی میں سے کسی ایک معنیٰ میں صِدْق پایا جائے وہ اسی کے اعتبار سے صادِق کہلائے گا۔

1 زبان کا صدق

پہلی قسم زبان کا صدق ہے یعنی وہی بات کہی جائے جو حقیقتِ حال کے مطابق ہے۔ حقیقت کے خلاف بات کرنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ صدق کی اِس قسم میں وعدے کا سچا ہونا بھی داخل ہے یعنی جو وعدہ کرے، اسے پورا کرے اور خلاف ورزی نہ کرے۔ یہ قسم واجب ہے اور صدق کی اقسام میں سے سب سے زیادہ مشہور یہی قسم ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنے سے بچنے والا شخص صادِق ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں شریعت کی طرف سے خلافِ حقیقت بات کرنے کی اجازت ہوتی ہے جیسے دو مسلمانوں میں صلح کروانے، بیوی کے ساتھ اظہارِ محبت کرنے اور جنگی ضروریات کے لئے اس معاملے میں کئی رخصتیں موجود ہیں۔

لیکن زبان کی سچائی میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ بندہ خدا سے مناجات میں جو الفاظ کہتا ہے ان میں بھی سچا ہو جیسے اگر کوئی زبان سے تو یہ کہے: ”اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی میں نے اپنا منہ اُس خدا کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے۔“ لیکن اس کا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بجائے دُنیاوی خواہشات میں مشغول ہو تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اسی طرح اگر زبان سے کہے: ”اِیَّاكَ نَعْبُدُ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔“ لیکن دل و دماغ بندگی کی حقیقی کیفیت سے خالی

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

ہوں اور اس کا مطلوب خدا کے سوا کچھ اور ہو تو اس کا کلام سچا نہیں ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفس کا بندہ تھا یا دنیا کا یا اپنی خواہشات کا، کیونکہ آدمی جس چیز کو مطلوب و مقصود سمجھتا ہے اور جو اس کے دل و دماغ پر چھائی رہتی ہے تو وہ اسی کا بندہ کہلاتا ہے۔ اسی معنی کے اعتبار سے حدیث میں فرمایا گیا: "ہلاک ہو گیا دینار کا بندہ، ہلاک ہو گیا درہم کا بندہ، حلے کا بندہ اور جبے کا بندہ۔" (یعنی جو ان ہی کی طلب اور حصول میں لگا رہتا ہے۔)

خدا کا بندہ حقیقت میں وہ ہے جس کا دل غیر سے خالی ہو، محبتِ الٰہی میں ڈوبا ہوا ہو، ظاہر و باطن میں خدا کا فرماں بردار ہو اور اس کا مطلوب و مقصود صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہو۔

2 نیت و اِرادے میں صِدْق

صِدْق کی دوسری قسم کا تعلق نیت سے ہے۔ نیت میں صدق یہ ہے کہ آدمی کی عبادت اور نیکی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو۔ اگر اس میں کوئی نفسانی غَرَض شامل ہو گئی تو نیت میں صِدْق باطل ہو جائے گا اور ایسے شخص کو جھوٹا کہا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صدق کا ایک معنیٰ اخلاص ہے لہٰذا ہر صادق کے لئے مخلص ہونا ضَروری ہے۔

3 عزم میں صدق

صدق کی تیسری قسم مستقبل کے متعلق عزم میں سچا ہونا ہے کیونکہ انسان کبھی مستقبل کے متعلق یہ عزم کرتا ہے کہ "اگر اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا کرے تو میں اتنا اتنا مال غریبوں کو دے دوں گا یا مجھے کوئی عہدہ ملا تو عہدے کا صحیح استعمال کروں گا اور خیانت و ناانصافی نہیں کروں گا" ایسا عزم کبھی تو واقعی پختہ اور سچا ہوتا ہے اور کبھی کمزور ہوتا ہے کہ کرنے کا ارادہ بھی ہوتا ہے لیکن نہ کرنے کا خیال بھی دماغ میں کہیں چھپا ہوتا ہے۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے صادق اور صِدِّیق وہ ہے جس کا نیکیوں کا عزم بہت مضبوط ہو، کمزور نہ ہو۔

4 صدق کی چوتھی قسم عزم پورا کرنے میں سچا ہونا ہے

نفس بعض اوقات فی الحال تو پکا ارادہ کر لیتا ہے کیونکہ ارادہ کرنے میں تو کوئی مشقت نہیں ہوتی، لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو عزم کمزور پڑ جاتا ہے اور نفس غالب آ جاتا ہے اور یوں بندہ اپنا عزم پورا نہیں کرتا۔ یہ بات صِدْق کے خلاف ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد اِس خلاف ورزی میں مبتلا ہے کہ لمبے چوڑے ارادے کرتے ہیں لیکن عمل کے وقت حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ اپنے عزم پر عمل کرنے والوں کی تعریف میں قرآن میں فرمایا: "کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔" (پ21، الاحزاب:23)

5 صدق کی پانچویں قسم اعمال میں صدق ہے

وہ یہ کہ نیک اعمال کے وقت بندے کا باطن بھی ویسا ہو جیسا ظاہر نظر آ رہا ہے مثلاً نماز میں ظاہری آداب پورے ہوں تو باطن یعنی دل میں بھی خشوع موجود ہو۔ ظاہر میں صوفی و عاشقِ رسول نظر آتا ہے تو دل کی کیفیت بھی ویسی ہی ہو۔ الغرض ظاہر و باطن کا ایک جیسا ہونا صِدْق کی ایک قسم ہے۔

6 صِدْق کی چھٹی قسم مقاماتِ دین میں صدق

یہ قسم سب سے اعلیٰ لیکن بہت نایاب ہے اور اس کا تعلق مقاماتِ دین سے ہے جیسے خوفِ خدا، اللہ تعالیٰ سے امید، دنیا سے بے رغبتی، رضائے الٰہی پر راضی رہنا، محبتِ الٰہی اور طریقت کے دیگر تمام بلند مقامات میں سچا ہونا، کیونکہ خوف و امید و زُہد و توکل و رضا و محبت وغیرہا امور میں کچھ ابتدائی حالات ہوتے ہیں کہ جن کے ظاہر ہونے پر یہ نام لئے جاتے ہیں، لیکن پھر ان کی حقیقتیں اور انتہائی مرتبے ہوتے ہیں۔ حقیقی صادق وہی ہے جو ان کی حقیقت اور اعلیٰ ترین مرتبے تک پہنچ جائے اور ان خوبیوں سے کماحقہ متصف ہو۔ سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ صدق کی ان تمام اقسام سے متصف ہونے میں انبیاء کے بعد تمام انسانوں میں سب سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں، اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صدیقِ اکبر (سب سے بڑا صدّیق) ہے۔

کسی کے فوت ہونے پر رونا

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا۔ وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ۔ اَوْ يَرْحَمُ، وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ ترجمہ: کیا تم سنتے نہیں ہو بیشک اللہ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرتا ہے اور نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) ہاں اس کے سبب عذاب فرمائے گا یا رحم فرمائے گا اور بیشک مُردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نَوحہ کرنے سے۔

(بخاری، 1/441، حدیث:1304)

شرحِ حدیث اس حدیثِ پاک میں تین چیزوں کا بیان ہے:

1 آنسوؤں سے رونے اور دل کے غم پر پکڑ نہیں، بلکہ ان دونوں پر ثواب ملے گا اگر رَحمت کی جِہَت (یعنی رَحمت کی وجہ) سے ہو جیسا کہ "مرقاۃ" میں علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے بیان فرمایا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/207، تحت الحدیث:1724)

2 البتّہ زبان سے اگر قابلِ گرفت بات کی تو اس پر عذاب کا استحقاق ہے جیسا کہ میّت پر نَوحہ کرنا (یعنی چِلّا کر رونا اور جَزع فَزع کرنا)، اور اگر اچھی بات کی تو ثواب ملے گا۔

3 گھر والوں کے نَوحہ کرنے سے میّت کو عذاب ہوتا ہے، اس کے متعدد معانی شارحین نے بیان کئے ہیں:

1 یہ وعید (یعنی عذاب کا وعدہ) اس کے حق میں ہے جس نے وصیت کی ہو کہ اس کے مرنے کے بعد اس پر نَوحہ کیا جائے، پس اس کی وصیت کو نافذ کرتے ہوئے گھر والوں نے نَوحہ کیا تو میّت کو اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔ اور اگر اس کی وصیت کے بغیر گھر والے نَوحہ کرتے ہیں تو میّت کو اس کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی۔ (پ8، الانعام: 164) (مرقاۃ المفاتیح، 4/208، تحت الحدیث:1724)

2 عذاب سے مراد وہ دُکھ اور تکلیف ہے جو میّت کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گھر والوں کا چِلّا کر رونا سنتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/224، تحت الحدیث:1741) یہ بات فتاویٰ رضویہ میں بھی مرقاۃ وغیرہ کے حوالے سے لکھی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/481) مزید فتاویٰ رضویہ میں ہے: چِلّا کے رونے سے مُردے کو ضَرور تکلیف ہوتی ہے..... چِلّا کے رونے سے زندے پریشان ہو جاتے ہیں ایذا پاتے ہیں نہ کہ مُردہ (یعنی مردہ اس سے بدرجہ اَولیٰ ایذا پاتا ہے کہ) جس پر ابھی ایسی سخت تکلیف چِلّانے کی گزر چکی ہے اس کی پریشانی اس کی ایذا (تکلیف)، بیان سے باہَر ہے۔ پھر وہ تو دارِ حق میں گیا اب اسے ہر مصیبت رنج دیتی اور ہر حَسَنَہ (نیکی) سُرُور بخشتی ہے یہ امر اس کے لئے صد گونہ ایذا (یعنی بہت زیادہ تکلیف) کا باعث ہوتا ہے، بچّہ ہو یا جوان اس میں سب یکساں ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/480)

3 ایک قول یہ ہے کہ یہاں میّت سے مراد قریبُ الموت شخص ہے کہ گھر والوں کے اس کے پاس رونے، چِلّانے کی وجہ سے اس کا معاملہ شدّت اختیار کر جاتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 4/208، تحت الحدیث:1724)

* دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

آنسوؤں سے رونے اور دل کے غم پر عذاب کیوں نہیں؟

علّامہ عبد الرّحمٰن ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (سالِ وفات: 597ھ) فرماتے ہیں: آنسوؤں سے رونے اور دل کے غم پر عذاب نہ ہونے کی تین وجوہات ہیں: (1) ان دونوں باتوں میں کوئی عیب نہیں کیونکہ یہ خلافِ مشروع نہیں (2) یہ دونوں رقّتِ قلب کا اثر ہیں اور یہ چیز طبیعتوں میں رکھی گئی ہے (3) ان دونوں کا رَدّ (یعنی ترک) کرنا ممکن نہیں لہٰذا ان دونوں پر مؤاخذہ نہیں۔ (کشف المشکل، 2/563)

نَوحہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا حکم صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نوحہ یعنی میّت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں وَاوَیْلَاہ وَامُصِیْبَتَاہ (ہائے مصیبت) کہہ کے چلّانا۔ گریبان پھاڑنا، مونھ (منہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام (ہیں)۔ (بہارِ شریعت، 1/854)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: میّت پر چلّا کر رونا جَزَع فَزَع کرنا حرام سخت حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/482) تحریم نوحہ میں احادیثِ متواترہ موجود ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/486)

نَوحہ کی حرمت پر پانچ فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) لوگوں میں دو کُفر (کی علامات) ہیں کسی کے نسب پر طعنہ اور میّت پر نوحہ۔ (مسلم، ص55، حدیث:227) (2) دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے، نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلّانا۔ (کشف الاستار، 1/377، حدیث:795) (3) چلّا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کُرتا ہوگا اور کھُجلی کا دوپٹہ۔ (مسلم، ص362، حدیث:2160) (4) یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنّم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے دائیں بائیں وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کُتیاں بھونکتی ہیں۔ (معجم الاوسط، 4/66، حدیث:5229) (5) میں بیزار ہوں اس سے جو بھَدرا کرے (یعنی سر، مونچھ یا داڑھی وغیرہ مونڈے) اور چلّا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔ (مسلم، ص65، حدیث:288)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گزشتہ ماہ درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاالٰہی! جو کوئی رسالہ "فیضانِ نماز" کے 47 صفحات پڑھ یا سُن لے اس کو نماز میں لذّت عطا فرما اور وہ دنیا سے ایمان سلامت لے کر اس حال میں رخصت ہو کہ اس پر ایک بھی قضا نماز باقی رہ جانے کا بوجھ نہ ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 25 ہزار 881 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 2 لاکھ 98 ہزار 911 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "جنّات کا بادشاہ" کے 20 صفحات پڑھ یا سُن لے اس کی تمام خطائیں مُعاف فرما کر اسے غوثِ پاک کا خواب میں جلوہ نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 94 ہزار 508 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 3 لاکھ 36 ہزار 514 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (3) یاربِّ کریم! جو کوئی رسالہ "پیارے مرشد" کے 48 صفحات پڑھ یا سُن لے اس کو ہمارے غوثِ اعظم کے حسنِ اخلاق کا صدقہ نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 74 ہزار 819 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 2 لاکھ 74 ہزار 749 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (4) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "بیمار عابد" کے 45 صفحات پڑھ یا سُن لے اسے خطرناک بیماریوں اور خوفناک حادثوں سے محفوظ فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 18 ہزار 335 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 2 لاکھ 87 ہزار 232 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

بقیہ فریاد

ذات ہے جو مجھے بھی اور ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے: میں نے تجھے اس لئے سزا دی کیونکہ تُو نے (مرنے سے پہلے) اُن کو اس (نَوحہ) سے منع نہیں کیا تھا۔ (قرۃ العیون مع الروض الفائق، ص393) فقیہِ ملّت حضرت علّامہ مولانا مفتی جلالُ الدّین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القَوی فرماتے ہیں کہ (میّت کو عذاب اس صورت میں ہوگا) جبکہ اس نے رونے کی وصیّت کی ہو یا وہاں رونے کا رَواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو۔ (انوار الحدیث، ص220)

جنّت میں داخلہ منع عقل مند شخص کو قرض کے مُعاملے میں بھی احساس ہوتا ہے کیونکہ یہ بہُت بڑا بوجھ ہے، جبکہ آج کل قرض کے مُعاملے میں بہت غفلت برتی جاتی ہے، جو لوگ ادائے قرض میں ٹالَم ٹول کرتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جُھوٹ مُوٹ ”آج کل“ کرتے ہوئے موت آجائے اور قبْر میں جان پھنس جائے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی آدمی اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس کے ذِمّے قرض ہو تو وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ (مسند احمد، 8/348، حدیث: 22556)

چند اہم اُمور حقیقی طور پر موت کی تیّاری کرنے والا شخص اپنی زندگی ہی میں غور و فکر کرتا، مرنے سے پہلے ہی خود کو قرض کے بوجھ سے آزاد کرالیتا ہے، ورنہ کم از کم اسے تحریر کرکے رکھ لیتا اور اس پر کسی کو آگاہ کردیتا ہے یا موت سے پہلے ہی کسی کو زبانی بتادیتا ہے تاکہ اسے ادا کیا جاسکے، اسی طرح جب کسی کو دیا ہوا قرض واپس لینا ہو تب بھی اسے لکھ لیتا اور اس پر کسی بااعتماد شخص کو مطّلع کردیتا ہے، تاکہ بعد میں اسے وُصول کرکے اسے ترکہ میں شامل کیا جاسکے، اپنے بینک اکاؤنٹس، اے ٹی ایم کارڈز اور ان کے پاس ورڈ، اہم کاغذات وغیرہ اور دیگر اس طرح کی ضروری چیزوں پر اپنی فیملی وغیرہ میں سے کسی لائقِ بھروسا شخص کو مطّلع کردیتا ہے، ورنہ بسا اوقات آدمی کے دنیا سے جاتے ہی ایک بڑی رقم اور دیگر کئی اہم چیزوں سے وُرَثا محروم ہوجاتے ہیں۔

معاشرے کا ایک ناسور ایک عَقْل مَند شخص جب معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں پر نگاہ ڈالتا ہے تو اسے یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ کم علمی اور بد عملی کی وجہ سے مالِ وِراثت کی تقسیم اور اس کی احتیاطوں پر عمل نہیں ہو رہا، لوگ ایک دوسرے کا حق دبا رہے ہیں، لڑائی جھگڑوں اور کئی طرح کے ناجائز و حرام کاموں میں مصروف ہیں، تو وہ دانا آدمی مرنے سے پہلے ہی وِراثت کے حوالے سے جو شرعی قوانین ہیں ان سے اپنے گھر والوں اور دیگر وُرَثا کو آگاہ کرتا اور انہیں اس کی تقسیم کاری میں اللہ پاک سے ڈرنے کا ذہن دیتا ہے۔

وصیّت کر دیجئے مرنے سے پہلے کرنے والے کاموں میں سے ایک کام ”وصیّت“ کرنا بھی ہے، وصیّت کس طرح کرنی چاہئے اور اس میں کن کن باتوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے اس کیلئے امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ وصیّتیں (جو کہ ”مدنی وصیّت نامہ“ رسالے میں موجود ہیں، یہ) بہترین مُعاوِن و مددگار ہیں، ان کی روشنی میں موت کی تیّاری کرنے والا ہر محتاط شخص زبردست انداز میں اپنا وصیّت نامہ تیّار کرسکتا ہے، وصیّت کرکے مرنے کی فضیلت ملاحظہ ہو۔

وصیّت باعثِ مغفرت فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو وصیّت کرنے کے بعد فوت ہوا وہ سیدھے راستے اور سنّت پر فوت ہوا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔ (ابن ماجہ، 3/304، حدیث: 2701)

میری تمام مسلمانوں سے **فریاد** ہے کہ اپنی نظر اور سوچ کے دائرۂ کار کو فقط دنیا تک محدود نہ رکھیں بلکہ نماز، روزہ اور دیگر حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی ادائیگی کا خیال کرتے ہوئے موت سے متعلّق ان چند کاموں کی طرف بھی توجّہ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی عقائد و معلومات

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں!

(قسط:02)

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

قراٰنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک علمِ غیب کا بیان موجود ہے چند آیات مُلاحظہ فرمایئے اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیجئے: 1 ہمارا پیارا رب ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔(پ 4،اٰل عمرٰن:179)

شانِ نُزول امام شہابُ الدّین احمد بن علی المعروف ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: میری اُمّت مجھ پر ایسے پیش کی گئی جیسے حضرتِ آدم علیہ السَّلام پر پیش کی گئی تھی تو میں نے جان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ بات جب منافقین تک پہنچی تو انہوں نے کہا: مَعَاذَاللہ محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) گمان کرتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا حالانکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں جانتے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔(العجاب فی بیان الاسباب،2/798) امام بَغَوی (سالِ وفات:510ھ)، امام سراجُ الدّین عمر حنبلی (سالِ وفات:775ھ)، امام محمد بن احمد شِربِینی (سالِ وفات: 977ھ) اور امام علاءُ الدّین علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین (سالِ وفات: 741ھ) نے کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مزید یوں بیان فرمایا ہے کہ: منافقوں کا اعتراض سُن کر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ کریم کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم پر اعتراض کرتے ہیں: لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَةِ اِلَّا نَبَّاْتُکُمْ بِهٖ یعنی تمہارے اور قیامت کے درمیان جو کچھ بھی ہے تم مجھ سے ان میں سے جس کسی چیز کے بارے میں سُوال کروگے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔ حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن حُذَافہ سَہمی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ یعنی یارسولَ اللہ! میرا والد کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حُذافہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ہم اللہ پاک کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے، قراٰن کے امام و پیشوا ہونے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائے ہمیں معاف فرمادیجئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو مرتبہ فرمایا: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تو کیا تم باز آئے، تو کیا تم باز آئے، پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔(خازن، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ:179، 1/328)

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

2 ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان قراٰنِ پاک کے پارہ پانچ میں یوں ہے: ﴿وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (پ5، النسآء:113)

یہ آیتِ مبارَکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم مدح اور تعریف پر مشتمل ہے۔ اللہ کریم نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور آپ کو دین کے اُمور، شریعت کے احکام اور غیب کے وہ تمام عُلوم عطا فرما دیئے جو آپ نہ جانتے تھے چنانچہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں امام ابو جعفر محمد بن جریر طَبَری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: مِنْ خَبَرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْكَ یعنی اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اوّلین و آخرین کی خبریں دیں اور جو کچھ ہو چکا اور جو ہو گا اس سب کا علم عطا فرما دیا اور یہ سب کچھ آپ پر آپ کے ربّ کا فضل ہے۔ (تفسیر طبری، 4/275)

یاد رہے "مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ" میں وہ سب کچھ داخل ہے جو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پہلے نہ جانتے تھے۔ اسی آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر البحر المحیط، 3/362، زاد المسیر فی علم التفسیر، جز ثانی، 1/118، اور روح المعانی، 3/187 میں اس کی تصریح اور وضاحت ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

3 اللہ ربّ العزّت ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنُۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (پ 27، الرحمٰن: 1تا4)

اس آیت میں "انسان" اور "بیان" کے مِصداق کے بارے میں مفسّرین کے مختلف قول ہیں، تفسیرِ خازن میں ایک قول اس طرح ہے: اَرَادَ بِالْاِنْسَانِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم یہاں انسان سے مراد محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں عَلَّمَهُ الْبَيَان يَعْنِى بَيَان مَا يَكُوْنُ وَمَا كَان لِاَنَّه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم يُنْبِئُ عَنْ خَبَرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَنْ يَوْمِ الدِّيْن یعنی "بیان" سے "مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہو گا، کا بیان مراد ہے کیونکہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اوّلین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن، الرحمٰن، تحت الآیۃ:3-4، 4/208)

امام حسین بن مسعود بَغَوی (سالِ وفات: 510ھ) نے تفسیرِ معالمُ التنزیل، 4/243 پر، امام عبد الرّحمٰن ابنِ جوزی (سالِ وفات:597ھ) نے تفسیرِ زاد المسیر، جز اوّل، 4/304 پر، علامہ ثناء اللہ نقشبندی (سالِ وفات: 1225ھ) نے تفسیرِ مَظہری، 9/123 پر، علامہ احمد صاوی (سالِ وفات: 1241ھ) نے تفسیرِ صاوی، 6/2074 پر اسی آیت کے تحت ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے علمِ ماکان و مایکون کا قول ذکر فرمایا ہے۔

4 اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرّر کر دیتا ہے۔ (پ 29، الجن:26-27)

5 اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍۚ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ 30، التکویر:24)

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود　　　اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان اگلے ماہ کے شمارے میں ملاحظہ کیجئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

دو سجدوں کی جگہ ایک سجدہ کرنے کا حکم

سوال: اگر کسی نے نماز میں دو سجدوں کی جگہ صرف ایک سجدہ کیا تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: نہیں ہوگی، بہارِ شریعت میں ہے: (نماز کی) ہر رکعت میں دو بار سجدہ (کرنا) فرض ہے۔ (بہار شریعت، 1/513)

(مدنی مذاکرہ، 8 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ مجید نکالنے کے لئے قبر کھودنا کیسا؟

سوال: اگر میت کے ساتھ قبر میں قراٰنِ پاک دفن کر دیا گیا ہو تو اسے نکالا جائے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں نکالا جائے گا کیونکہ قراٰنِ کریم نکالنے کے لئے قبر کھودنے کی (شریعت میں) اجازت نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گوشت کی بوٹی نے زہر کی خبر دی!

سوال: پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو زہر کس نے دیا اور کس وجہ سے دیا تھا؟

جواب: فتحِ خیبر کے بعد سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو بُغض و دشمنی کی وجہ سے ایک یہودیہ عورت زینب بنتِ حارث نے بکری کے گوشت میں زہر دیا تھا اور اللہ پاک نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ گوشت کی بوٹی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو زہر کی خبر دی۔ (الزرقانی علی المواھب، 3/287، 290ماخوذاً)

(مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1440ھ)

(اس واقعے کی تفصیل اور سیرتِ مصطفٰے کے بارے میں اہم معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفٰی" پڑھئے۔)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجد میں داخل ہوتے وقت سَلام کرنا کیسا؟

سوال: مسجد میں داخل ہوتے وقت سَلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرینِ مسجد تلاوتِ قرآن و تسبیح و دُرود میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں تو سَلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ (بہار شریعت، 3/462) (مدنی مذاکرہ، 19 ربیع الآخر 1437ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر تسبیح پڑھنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد تسبیح فاطمہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھنی چاہئے اُلٹے ہاتھ کی انگلیوں پر نہیں پڑھنی چاہئے، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: تسبیحِ فاطمہ یعنی 33 بار سُبْحٰنَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 بار اَللہُ اَکْبَر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر پڑھ سکتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے: انگلیوں پر گِنا کرو کہ ان سے سوال ہوگا اور انہیں بولنے کی قوت دی جائے گی (یعنی یہ گواہی دیں گی)۔ (ترمذی، 5/338، حدیث:3594 ملتقطاً) لہٰذا دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر پڑھنا چاہئے تاکہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ہمارے حق میں اچھی گواہی دیں۔ (مدنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مرحوم کے سلام کا جواب

سوال: اگر مرحوم کسی کے خواب میں آکر یہ کہے کہ فلاں کو میرا سلام پہنچادینا، تو وہ سلام کا جواب کن الفاظ میں دے گا؟

جواب: اوّل تو یہ کہ جس نے خواب دیکھا ہے اس پر سلام پہنچانا واجب نہیں ہے، مگر پہنچا دینا بہتر ہے اور جس کو سلام پہنچایا گیا وہ جواب میں یہ الفاظ کہے گا: عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام یعنی تم پر بھی سلام اور اس پر بھی سلام۔ (مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت میں دن اور رات

سوال: کیا جنّت میں دن اور رات ہوں گے؟

جواب: جنّت میں رات اور دن نہیں ہیں، بس ہمیشہ نور ہی نور ہوگا اور نور ہی میں اہلِ جنّت رہیں گے۔ (خزائن العرفان، پ16، مریم، تحت الآیۃ:62، ص578 ملخصاً) (مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

تلاوتِ قراٰن کا ایک مسئلہ

سوال: سُوْرَۃُ التَّوْبَہ میں بِسْمِ اللہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سُوْرَۃُ التَّوْبَہ سے تلاوت شروع کرنی ہے تو اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ دونوں پڑھ لیں ورنہ دورانِ تلاوت سُوْرَۃُ التَّوْبَہ سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/551 ماخوذاً) البتہ اگر کسی نے پڑھ لی تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1440ھ)

(تلاوتِ قراٰن کے آداب وغیرہ جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "تلاوت کی فضیلت" پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

میّت کو دفن کرنا

سوال: مسلمان مُردے کو دفن کرنا فرض ہے، واجب ہے یا سنّت؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: میّت کو دفن کرنا فرضِ کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیوار قائم کرکے بند کردیں۔ (بہارِ شریعت، 1/842) فرضِ کفایہ سے مراد وہ فرض ہے کہ جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر جنہیں معلوم تھا ان میں سے کسی نے بھی ادا نہ کیا تو وہ سب گنہگار ہوں گے، جیسے میّت کو نہلانا، دفنانا اور نمازِ جنازہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

(المبسوط للسرخسی، 15/293 ماخوذاً) (مدنی مذاکرہ، یکم محرم الحرام 1438ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

لمبی عمر پانے کا نسخہ

سوال: کیا لمبی عمر پانے کا بھی کوئی نسخہ ہے؟

جواب: جی ہاں! کئی احادیثِ مبارکہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صَدَقہ کرنے اور رشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی (اچھا سلوک) کرنے سے عمر میں اضافہ اور رزق کشادہ ہوتا ہے۔ (بخاری، 4/97، حدیث: 5986 ملخصاً، مسندِ ابی یعلٰی، 3/397، حدیث: 4090 ماخوذاً، ابنِ ماجہ، 2/5، حدیث: 1081 ماخوذاً) (مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

دارالافتاء اہلسنت

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 اللہ پاک کو حاضر وناظر کہنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ کو "حاضر وناظر" کہنا جائز ہے یا نہیں ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بے شک ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر عیاں ہے اور وہ ہر چیز کو دیکھتا بھی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان صفات کو بیان کرنے کیلئے "حاضر وناظر" کے الفاظ استعمال نہیں کرسکتے کیونکہ ایک تو یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے نہیں ہیں اور دوسرا یہ کہ ان لفظوں کے عربی لُغت میں جو معانی بیان کئے گئے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے لائق نہیں ہیں اسی لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کا اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال منع ہے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان صفات کو بیان کرنے کیلئے "حاضر و ناظر" کے بجائے "شہید و بصیر" کہا جائے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود ارشاد فرمایا ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔ (پ17، الحج:17) ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ (پ17، الحج:75) مفتیِ اعظم پاکستان مفتی وقار الدّین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "حاضر و ناظر کے جو معنی لُغت میں ہیں ان معانی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا بولنا جائز نہیں ہے۔ "حاضر" کا معنی عربی لغت کی معروف و معتبر کتب المنجد اور مختار الصحاح وغیرہ میں یہ لکھے ہیں: نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ، جو چیز کھلم کھلا بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو اسے حاضر کہتے ہیں۔ اور "ناظر" کے معنی مختار الصحاح میں آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی جبکہ نظر کے معنی کسی امر میں تفکّر و تدبّر کرنا، کسی چیز کا اندازہ کرنا اور آنکھ سے کسی چیز میں تامل کرنا لکھے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کے لُغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو پاک سمجھنا واجب ہے۔ بغیر تاویل ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ پر نہیں بولا جاسکتا۔ اسی لئے اَسماءِ حُسنیٰ میں "حاضر و ناظر" بطورِ اسم یا صفت شامل نہیں ہیں۔ قراٰن وحدیث میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے آئے ہیں اور نہ ہی صحابۂ کرام اور تابعین یا ائمۂ مجتہدین نے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کئے ہیں۔" (وقار الفتاویٰ، 1/66)

فتاویٰ فیض الرّسول میں ہے: "اگر حاضر وناظر بہ معنی شہید وبصیر اعتقاد رکھتے ہیں یعنی ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے، تو یہ عقیدہ حق ہے مگر اس عقیدے کی تعبیر لفظ حاضر و ناظر سے کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں حاضر وناظر کا لفظ استعمال کرنا نہیں چاہیے لیکن پھر بھی کوئی شخص اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بولے تو وہ کُفر نہ ہوگا۔" (فتاویٰ فیض الرّسول، 1/3) اور مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حاضر و ناظر کہنے والا کافر تو نہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حاضر وناظر کہنا منع ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَسما توقیفی ہیں یعنی شریعت نے جن اسما کا اطلاق باری تعالیٰ پر کیا ہے اسی کا اطلاق دُرست اور جن اَسما کا اطلاق نہیں فرمایا ان

سے احتراز چاہیے۔"(فتاویٰ شارح بخاری، 1/305)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد ساجد عطاری	ابوالحسن فضیل رضا عطاری

2 عصر کی نماز کے بعد تلاوت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عصر کی نماز کے بعد قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عصر کی نماز کے بعد قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنا بلا کراہت جائز ہے البتہ غروبِ آفتاب کے بیس منٹ پہلے سے لیکر غروب تک خلافِ اَولیٰ ہے، یعنی جائز ہے مگر بہتر نہیں، اس وقت افضل یہ ہے کہ قراٰنِ پاک پڑھنے والا، تلاوتِ قراٰن مجید موقوف کرکے ذکر وذُرودو تسبیحات وغیرھا پڑھنے میں مشغول رہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــہ

عبدہ المذنب ابوالحسن فضیل رضا عطاری

3 موزوں پر مسح کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اگر موزے وضو کے بعد پہنے ہوں اور بعد میں اُتار کر پھر پہن لیں تو کیا اب ان پر مسح ہو سکتا ہے؟ نیز اگر موزے پر مسح کیا ہے تو موزہ اتارنے سے مسح ٹوٹے گا یا وضو ہی ٹوٹ جائے گا؟ اور مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو کرنے کے بعد اگر موزے پہن لئے جائیں تو مقیم شخص کو ایک دن ایک رات اور مسافر کو تین دن تین راتیں آئندہ وضو کے دوران پاؤں دھونے کے بجائے اس موزے پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور اس کا جواز حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قولاً و فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ یہاں موزے سے مراد وہ موزہ ہے جو چمڑے کا ہو یا جس کا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ کا ہو۔ البتہ عام طور پر جو سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

پوچھی گئی صورت میں موزے اتارنے سے صرف مسح کا عمل ٹوٹے گا یعنی اب پاؤں دوبارہ دھونے ہوں گے، اس طرح کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ لہٰذا دوبارہ پاؤں دھونے کے بعد موزہ پہنا جاسکتا ہے۔ اور نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

مسح درج ذیل چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے: 1 جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ 2 مدت پوری ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے اوراس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں۔ 3 موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو یونہی اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو مسح جاتا رہا۔ موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصّہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصّہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ 4 موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصّہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

نوٹ: اس بارے میں مزید تفصیل جاننے کیلئے بہارِ شریعت حصّہ دوم میں "موزوں پر مسح کا بیان" کا مطالعہ کیجئے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری	ابوالحسن فضیل رضا عطاری

میرے پاؤں تو سلامت ہیں!

خضر حیات عطّاری مَدَنی*

شام کا وقت تھا، حَسَن اور فاطمہ اپنے ابّو جان کی دفتر سے واپسی کے انتظار میں تھے۔ حَسَن بولا: کافی دن ہوگئے ہیں ابّو جان نے کوئی کہانی نہیں سُنائی! جی بھیّا! واقعی کافی دن ہوگئے، بس آج تو ابّو جان سے لازمی کہانی سنیں گے، فاطمہ نے جواب دیا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی حَسَن اور فاطمہ "ابّو جان آگئے! ابّو جان آگئے!" کہتے ہوئے دروازے کی طرف دوڑے اور دروازہ کھولتے ہی ابّو جان سے چمٹ گئے۔ ابّو جان نے دونوں کو پیار کیا اور ساتھ لے کر کمرے میں آبیٹھے۔ بیٹھتے ہی حَسَن نے فرمائش کی: ابّو جان آج ہم نے آپ سے ایک پیاری سی کہانی سننی ہے۔ اِدھر سے فاطمہ نے بھی بھائی کی فرمائش کی تائید کرتے ہوئے کہا: جی ابّو جان بالکل! کافی دن ہوگئے ہیں آپ نے کوئی کہانی نہیں سُنائی۔ ابّو جان بچّوں کی پُرزور فرمائش سُن کر مسکرادیئے اور دونوں کو پیار کرتے ہوئے کہا: میں کہانی ضَرور سُناؤں گا، لیکن رات کے کھانے کے بعد! کھانا کھانے کے بعد ابّو جان نے کہانی شروع کی: پُرانے وقتوں کی بات ہے: ایک بزرگ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے دُور دَراز شہر کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ ابّو جان! اتنا لمبا سفر! اور وہ بھی پیدل! وہ کیوں؟ حَسَن نے حیرت سے پوچھا۔ ابّو جان نے جواب دیا: جی بیٹا! اس لئے کہ اس زمانے میں کار، بس، ریل (Train)، جہاز (Aeroplane) وغیرہ نہیں تھے۔ جو لوگ امیر ہوتے تھے وہ اونٹوں، گھوڑوں وغیرہ پر سفر کرتے تھے اور غریب لوگ پیدل ہی سفر کرتے تھے۔ اس لئے وہ بزرگ بھی پیدل ہی سفر پر روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے ان کے جوتے ٹُوٹ گئے اور چلنا مشکل ہوگیا تو انہوں نے جوتے اُتار دیئے اور ننگے پاؤں چلنا شروع کردیا۔ فاطمہ جو ابھی تک خاموشی سے کہانی سُن رہی تھی تعجب سے بولی: ابّو جان! وہ بزرگ ننگے پاؤں چلتے رہے؟ ابّو جان: جی! اور ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے ان کے پاؤں میں چھالے پڑگئے، لیکن جب تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی تو وہ بزرگ تھک ہار کر بیٹھ گئے۔ ابّو جان پھر کیا ہوا؟ حَسَن بے چینی سے بولا۔ ابّو جان: اس وقت ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی تو میں بھی کسی سواری پر سفر کرتا اور میری یہ تکلیف دہ حالت نہ ہوتی۔ اچانک اس بزرگ کی ایک معذور شخص پر نظر پڑی جس کے پاؤں ہی نہیں تھے اور وہ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ اس بزرگ نے جب یہ منظر دیکھا تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے اُس خیال کی معافی مانگنے لگے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا کہ سُواری نہ ہونے کی وجہ سے پاؤں زخمی ہوگئے ہیں تو کیا ہوا میرے پاؤں تو سلامت ہیں کہ کھڑا بھی ہوسکتا ہوں اور چل بھی سکتا ہوں۔ کہانی سنانے کے بعد ابّو جان نے بچّوں سے سوال کیا: بچّو! اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملا؟ تھوڑا سوچنے کے بعد فاطمہ بولی: اس واقعے سے ہمیں یہ سبق ملا کہ کوئی بھی مصیبت پہنچے اللہ پاک کی ناشکری نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ حَسَن نے کہا: جب کوئی مصیبت پہنچے تو اس سے بڑی مصیبت کو یاد کرکے اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ میں اس بڑی مصیبت سے بچ گیا ہوں۔ ابّو جان: بالکل صحیح! دنیا کے معاملات میں ہمیشہ اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھنا چاہئے کہ اس سے دل میں نعمتوں کی قدر پیدا ہوتی ہے اور شکر کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

* مدرس جامعۃ المدینہ، صحرائے مدینہ ملتان

جانوروں کی
سبق آموز کہانیاں

گوہ کی گواہی

شاہ زیب عطّاری مَدَنی*

ایک دن حُضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اَعرابی کا اس بابَرَکت محفل کے پاس سے گزر ہوا۔ یہ اَعرابی جنگل سے ایک گوہ پکڑ کر لارہا تھا۔ اَعرابی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ پاک کے نبی ہیں۔ اَعرابی یہ سن کر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں اُس وقت آپ پر ایمان لاؤں گا جب یہ گوہ آپ کی نُبُوَّت پر ایمان لائے، یہ کہہ کر اس نے گوہ کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ڈال دیا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوہ کو پکارا تو اس نے اتنی بلند آواز سے لَبَّیْکَ کہا کہ تمام حاضرین نے سن لیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے پوچھا: اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بُلند آواز سے کہا: آپ ربُّ العٰلمین کے رسول ہیں اور خاتَمُ النَّبِیّٖین ہیں، جس نے آپ کو سچا مانا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے انکار کیا وہ ناکام ہوگیا۔ یہ دیکھ کر وہ اَعرابی فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔(زرقانی علی المواھب،6/554)

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ (1) ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں (2) آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا (3) حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جانور بھی پہچانتے ہیں (4) جو مسلمان ہے حقیقت میں وہی کامیاب ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی صحابہ: صحابی کی جمع، یعنی وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں اپنے ہوش کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی یا صحبت پائی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔ اَعرابی: عرب کے گاؤں کا رہنے والا۔ بابرکت: برکت والی۔ گوہ: ایک جانور جس کی شکل چھپکلی جیسی لیکن جسم اس سے کافی بڑا ہوتا ہے۔ نُبُوَّت: نبی ہونا۔ لَبَّیْکَ: میں حاضر ہوں۔ ربُّ العٰلمین: تمام جہانوں کا پالنے والا۔ خاتَمُ النَّبِیّٖین: آخری نبی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال حضرتِ سیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے زمین پر تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے کونسا پھل کھایا تھا؟

جواب بیر۔(Jujube)[1]

سوال حضرتِ سیِّدُنا نوح علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے کشتی میں سب سے پہلے کون سا پرندہ داخل فرمایا؟

جواب طوطا۔(Parrot)[2]

سوال سب سے پہلے ثَرید کس نے بنایا تھا؟ (روٹی کے چھوٹے ٹکڑے کرکے شوربے میں ڈال کر تیار کیا جاتا ہے)

جواب اللہ تعالٰی کے نبی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السَّلام نے۔[3]

سوال حضرتِ سیِّدُنا اسرافیل علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام قیامت آنے سے پہلے جب صُور پھونکیں گے تو سب سے پہلے اس کی آواز کون سُنے گا؟

جواب حوض لیپنے والا ایک شخص (جو صور کی آواز سنتے ہی بے ہوش ہوجائے گا)۔[4]

سوال حضرتِ سیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے اپنے پہلے بیٹے کا نام کیا رکھا؟

جواب عبدُالرَّحمٰن۔[5]

(1)محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الاواخر، ص90 (2)تفسیر ابن کثیر، پ12، ھود، تحت الآیۃ:40، 4/278 (3)مصنف ابن ابی شیبہ، 19/536، حدیث:36967 (4)الاوائل للطبرانی، ص94، حدیث:65 (5)محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الاواخر، ص79۔

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ کنزالایمان، بابُ المدینہ کراچی

بچوں کی فرضی کہانی

مذاق کرنے کا نقصان

ابو معاویہ عطاری مدنی*

پرنسپل صاحب معمول (Routine) کے مطابق اسکول کے راؤنڈ پر تھے۔ جب وہ آٹھویں کلاس کے قریب سے گزرے تو کلاس میں طَلَبہ (Students) ایک دوسرے کی طرف چیزیں پھینک رہے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ کلاس کے اندر چلے گئے۔ سب طَلَبہ پرنسپل صاحب کو دیکھتے ہی فوراً ادب سے کھڑے ہوگئے۔ **پرنسپل صاحب** مانیٹر کون ہے؟ میں ہوں، علی رضا نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ **پرنسپل صاحب** علی رضا! آپ کلاس مانیٹر ہیں، آپ کے ہوتے ہوئے یہ سب کیا ہورہا ہے؟ اگر کوئی باہر سے وزٹ (Visit) کرنے آیا ہوتا اور آپ لوگوں کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو کیا سوچتا؟ **علی رضا** جناب! میں نے انہیں روکا تھا لیکن یہ باز نہیں آئے، اور یہ بول کر مجھے چپ کروادیا کہ کلاس میں ٹیچر موجود نہیں ہیں، اس لئے آپس میں مذاق ہی تو کر رہے ہیں، لڑائی نہیں کر رہے۔ **پرنسپل صاحب** مذاق کب اصل لڑائی بَن جاتا ہے پتا بھی نہیں چلتا۔ کچھ ہی عرصہ پہلے یہاں اَرشَد اور بلال نام کے دو اسٹوڈنٹ پڑھتے تھے۔ پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے اچھے دوست بھی تھے۔ دونوں ایک ساتھ اسکول آتے جاتے، بریک کے وقت ایک ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی آپس میں فرینڈ شپ (Friendship) بھی بڑھتی گئی۔ ایک دن بریک کے وقت دونوں کھانے میں مصروف تھے کہ بلال کو مذاق کی سُوجھی۔ کسی بہانے سے کلاس رُوم سے باہر گیا اور پانی کا بھرا ہوا گلاس لاکر اَرشَد کے اُوپر ڈال دیا۔ اَرشَد کہاں پیچھے رہنے والا تھا سامنے رکھی ہوئی کھانے کی چیزیں اُٹھا کر بلال کو دے ماریں، جس سے اس کا یونیفارم (Uniform) خراب ہوگیا۔ یہ دیکھ کر بلال کو غصّہ آگیا اور اس نے اَرشَد سے لڑنا شروع کردیا۔ مذاق سے شروع ہونے والی اس لڑائی میں اَرشَد کی آنکھ میں زور سے پین لگ گیا جس سے اس کی آنکھ سے خون بہنا شروع ہوگیا۔ اسکول کی طرف سے اَرشَد کو فوراً اسپتال بھیجا گیا، چیک اپ (Checkup) اور ٹیسٹ کے بعد معلوم ہوا کہ اَرشَد کی وہ آنکھ ضائع ہوچکی ہے۔ **وقاص** پھر ان دونوں کے ساتھ کیا ہوا؟ **پرنسپل صاحب** ان دونوں کو اسکول سے نکال دیا گیا۔ پیارے بچّو ہمیشہ کے لئے یاد رکھو! اگر کلاس (Classroom) میں ٹیچر نہ ہوں تو لڑائی کرنا، ایک دوسرے کا مذاق اُڑانا، چیزیں ایک دوسرے کی طرف پھینکنا اس طرح کے کام ہرگز نہ کیا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ پھر مذاق میں اَرشَد کی طرح کسی اور کی آنکھ ضائع ہوجائے۔ **حمزہ** سر! فارغ پیریڈ میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ **پرنسپل صاحب** اس فارغ وقت کو قیمتی جانتے ہوئے اپنے پچھلے اَسباق پڑھ لیا کریں، علمی گفتگو کیا کریں، اپنی جنرل نالج (General knowledge) ایک دوسرے سے شیئر (Share) کیا کریں اور اللہ پاک کا ذِکر کرکے، دُرود شریف پڑھ کر اپنے وقت کو مزید قیمتی بنایا جاسکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا کام کیا کریں جو علمی اعتبار سے آپ کے لئے مفید ہو۔ مذاق سے دوسرے کی دِل آزاری بھی ہوسکتی ہے، یاد رکھئے! مسلمان کی بلااِجازتِ شرعی دِل آزاری گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، ہمیں اِس سے بچنا چاہئے۔

پرنسپل صاحب کی باتیں سُن کر طَلَبہ نے انہیں یقین دہانی کروائی کہ آئندہ وہ مذاق میں بھی اس طرح کے کام نہیں کریں گے، ٹیچر کے نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے بلکہ علمی اعتبار سے خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔ **پرنسپل صاحب** اللہ پاک آپ سب کو خوش رکھے اور آپ کو نیک مقاصد میں کامیابی دے۔ یہ کہہ کر وہ کلاس رُوم سے باہر آگئے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

ابوالحسنین عطاری مدنی*

بچپن(Child Hood) انسانی زندگی کا ایک خوبصورت مَرحَلہ (Stage) ہے جس کے دوران بچّے کی درست تربیَت اور اس کی بُری عادات کی اَحسن انداز میں اصلاح آنے والی زندگی میں اسے مُعاشرے(Society) کا ایک مُفید فرد بناتی ہے۔ اس کے برعکس بچپن میں والدین کی لاپروائی بچّوں کو بے جالاڈپیار اور ان کی بُری عادات سے چَشم پوشی(یعنی گرفت نہ کرنے) کا نتیجہ مستقبل(Future) میں بچّوں اور ان کے متعلقین کو بھگتنا پڑتا ہے۔ **بے جا ضد کے نقصانات** بچّوں کی مختلف قابلِ اصلاح عادات میں سے ایک بے جاضد اور ہَٹ دھرمی بھی ہے۔ یوں تو عُموماً بچّے ضدّی ہوتے ہیں لیکن بعض بچّوں میں یہ خَصلت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بچّوں کی ضد والدین کے لئے اس وقت شرمندگی شرمندگی اور نَدامت کا باعث بن جاتی ہے جب مہمانوں یامیزبانوں کی موجودگی میں نیز گھر سے باہر لوگوں کے سامنے وہ کسی بات پر ضد شروع کردیں اور پوری نہ ہونے پر رونے دھونے یازمین پر لوٹ پوٹ ہونے کا سلسلہ شروع ہوجائے۔ ایسے موقع پر جس خِفَّت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو اس آزمائش سے گزر چکا ہو۔ **ضد کی اقسام** بچّوں کی ضد کی بنیادی طور پر دو قسمیں کی جاسکتی ہیں: (1) جس کا پورا کرنا شرعاً ناجائز ہے (2) جسے پورا کرنے کی شرعاً مُمانَعَت نہیں۔ **ناجائز ضد** بچّہ اگر کسی ایسی بات پر بضد ہے جو شرعاً ناجائز و گناہ ہے تو اسے پورا کرنے کی کسی صورت اجازت نہیں مثلاً مُرَوَّجہ ناجائز کارٹون، ویڈیو گیم یا موسیقی (Music) والے کھلونے وغیرہ کی فرمائش۔ نابالغ بچّہ اگرچہ احکام شریعت کا مُکَلَّف نہیں لیکن ایسی ضد پوری کرنے والے والدین گناہ گار ہوں گے۔ ایسی ضد پوری کروانے والا بچّہ آگے چل کر غیر شرعی اُمور کے اِرْتِکاب میں بے باک (بے خوف) ہوسکتا ہے لہٰذا حکمتِ عَملی سے کام لیتے ہوئے کوئی بھی ایسا راستہ نکالئے کہ ناجائز ضِد پوری کئے بغیر بچّہ قابو میں آجائے۔ **جائز ضد** اگر بچّہ کسی ایسی بات کی ضد کررہا ہے جسے پورا کرنے میں شرعی مُمانَعَت نہیں تو موقع محل (Situation) کے اعتبار سے عمل کرنا چاہئے۔

یادرکھئے! بچّے کی ہر جائز ضد کو فوراً پورا کردینا یا پھر اس کی ہر فرمائش کو مُسْتَرد (Reject) کردینا دونوں ہی نامناسب ہیں۔ حکمتِ عملی کے ساتھ وقتاً فوقتاً بچّے کی جائز ضد کو پورا کیجئے لیکن اسے انکار سننے کا عادی بھی بنایئے۔ ہر جائز ضد کو پورا کردینا بھی بچّوں کو بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مَدَنی مشورہ بچّوں کے جائز مطالَبات کی تکمیل کو اگر "مدنی فیس" یعنی مختلف نیکیاں کرنے کے ساتھ مشروط کردیا جائے تو اُمّید ہے کہ اس بہانے بچّوں کی اچّھی تربیَت بھی ہوتی رہے گی۔ مثلاً: اگر آپ کو کھانے کی فلاں چیز چاہئے تو روزانہ 50 بار دُرود شریف پڑھئے، جُھولا جُھولنے جانا ہے تو پہلے اتنے دن تک پانچوں نمازیں ادا کیجئے، فلاں کھلونا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اتنے دن روزانہ 26 منٹ مدنی چینل دیکھئے وغیرہ، اور پھر "مَدَنی فیس" ملنے پر اپنا وعدہ پورا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یوں غیر محسوس طریقے سے بچّے مختلف نیک اعمال کے عادی بنتے جائیں گے۔ اے ہمارے پیارے اللہ کریم! ہمیں اپنی اولاد کی درست تربیَت کرنے اور انہیں اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا ذریعہ بنانے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

حضرتِ سیّدنا اِدریس علیہ السّلام کا تعارُف

آپ علیہ السّلام اللہ پاک کے نبی ہیں۔ آپ علیہ السّلام کا نام "اَخْنُوخ" ہے۔ آپ علیہ السّلام پر اللہ پاک نے 30 کتابیں نازِل کی تھیں جن سے آپ درس دیا کرتے تھے، اِسی لئے آپ کا لقب "اِدریس (یعنی بہت درس دینے والا)" ہوگیا۔ آپ علیہ السّلام حضرتِ سیّدنا آدم علیہ السّلام کے پوتے (Grand son) ہیں۔ سب سے پہلے قلم سے لکھنا، کپڑے سینا، سِلے ہوئے کپڑے پہننا، ہتھیار بنانا اور ترازو استعمال کرنا آپ ہی نے شروع کیا۔ اس کے علاوہ علمِ نُجُوم (Astrology) اور علمِ حساب (Mathematics) کی ایجاد بھی آپ علیہ السّلام ہی کا کارنامہ ہے۔ (خزائن العرفان، ص577 ماخوذا)

جنّت کی سیر ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا اِدریس علیہ السّلام کی ملاقات مَلَکُ الْمَوْت یعنی رُوح نکالنے والے فرشتے حضرتِ عزرائیل علیہ السّلام سے ہوئی۔ آپ نے مَلَکُ الْمَوْت سے فرمایا: میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ السّلام کا یہ کہنا تھا کہ اللہ پاک نے مَلَکُ الْمَوْت کو وحی فرمائی کہ ان کی رُوح نکال لی جائے۔ مَلَکُ الْمَوْت نے آپ کی روح نکالی اور پھر واپس ڈال دی۔ اس کے بعد آپ علیہ السّلام نے مَلَکُ الْمَوْت سے فرمایا: میں جہنّم اور جنّت دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے اس کی بھی اجازت عطا فرمادی۔ مَلَکُ الْمَوْت نے پہلے جہنّم دکھائی جس کی ہولناکیوں کی تاب نہ لاکر آپ علیہ السّلام بے ہوش ہوگئے۔ جب طبیعت میں بہتری آئی تو مَلَکُ الْمَوْت آپ کو جنّت کی سیر کے لئے لے گئے۔ چنانچہ آپ علیہ السّلام جنّت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔ کچھ دیر بعد مَلَکُ الْمَوْت نے واپس چلنے کے لئے عرض کی تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا: میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ مَلَکُ الْمَوْت نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اللہ پاک کا اِرشاد ہے: "ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے" (پ4، اٰل عمرٰن:185) اور میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں۔ اِسی طرح اللہ پاک کا اِرشاد ہے: "اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو" (پ16، مریم:71) اور میں دوزخ سے گزر چکا ہوں۔ اِس کے بعد آپ علیہ السّلام نے فرمایا: اللہ پاک کا یہ بھی اِرشاد ہے: "اور نہ ہی وہاں (یعنی جنّت) سے نکالے جائیں گے" (پ14، الحجر:48) لہٰذا اب میں جنّت سے کیوں نکلوں؟ آپ کی اِس گفتگو کے بعد اللہ پاک نے مَلَکُ الْمَوْت کو وحی فرمائی: "انہیں چھوڑ دو! یہ میری ہی اجازت سے جنّت میں داخل ہوئے ہیں۔" چنانچہ آپ علیہ السّلام آج بھی جنّت میں موجود ہیں اور وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، پ16، مریم:56، 67، 6/ 36، 37- خزائن العرفان، ص577 ماخوذا)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ❀ اللہ پاک اپنے پیارے بندوں کی بات رَد نہیں فرماتا بلکہ خواہش پوری کرکے اُن کی عزّت بڑھاتا ہے ❀ فرشتے اللہ پاک کا ہر حکم مانتے ہیں، کبھی نافرمانی نہیں کرتے ❀ ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور قِیامت کے دن جہنّم کے اُوپر بنے ہوئے پُلِ صِراط سے سب نے گزرنا ہے ❀ جنّتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں رہیں گے۔

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

سردیوں کی عبادتیں

عبدالماجد نقشبندی عطّاری مَدَنی*

موسمِ سرما اللہ تعالٰی کی نعمت ہے جو کم وقت میں زیادہ نیکیاں کمانے کا سبب ہے۔ ہمارے اَسلاف موسمِ سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اسے اپنی عبادات میں اِضافہ کا موسم قرار دیتے تھے۔ (مسند الفردوس، 2/349، حدیث:6808)

فرشتے خوش ہوتے ہیں سردیوں کے آنے پر تو فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں چنانچہ حضرت سیِّدُنا قتادہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بے شک! فرشتے مؤمنوں کیلئے سردیوں کے آنے پر خوش ہوتے ہیں، کیونکہ اس کے دن چھوٹے ہونے کی وجہ سے مؤمن روزہ رکھتا ہے اور رات لمبی ہونے کی وجہ سے قیام کرتا ہے۔ (الزہد لاحمد بن حنبل، ص240، رقم:1251)

نفل روزے رکھئے سردیوں کے دن چھوٹے ہوتے ہیں، موسم ٹھنڈا رہتا ہے جس کی وجہ سے بھوک و پیاس کا اِحساس کم ہوتا ہے، لہٰذا ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دن کو نفل روزے رکھئے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سردی کے روزے ٹھنڈی غنیمت ہیں۔ (ترمذی، 2/210، حدیث:797) ایک اور مقام پر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے ایک نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُس کے لئے جنّت میں ایک دَرَخْت لگائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سَیب سے بڑا ہوگا وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائقہ ہوگا، اللہ عزَّوجلَّ بروزِ قیامت روزہ دار کو اس دَرَخْت کا پھل کِھلائے گا۔ (معجم کبیر، 18/366، حدیث:935)

جہنّم سے پناہ مانگئے جہنّم میں جہاں گرمی کا عذاب ہے وہیں ٹھنڈک کا بھی عذاب ہوگا لہٰذا سخت سردی میں جہنّم کی سردی سے بچنے کی دُعا کیجئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب سخت سردی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ آج کتنی سخت سردی ہے! "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ زَمْھَرِیْرِ جَھَنَّمَ۔" یعنی اے اللہ (عزَّوجلَّ)! مجھے جہنّم کی زَمْہَرِیر سے بچا۔ اللہ تعالٰی جہنّم سے فرماتا ہے: "میرا بندہ تیری زَمْہَرِیر سے میری پناہ میں آنا چاہتا ہے اور میں نے تیری زَمْہَرِیر سے اسے پناہ دی۔" صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: جہنّم کی زَمْہَرِیر کیا ہے؟ فرمایا: "وہ ایک گڑھا ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا تو سخت سردی سے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔" (البدور السافرۃ، ص418، حدیث: 1395)

غریبوں کی مدد کیجئے سردی کے موسم میں بہت سے لوگ اپنی غربت کی وجہ سے گھر والوں اور بال بچّوں کے لئے سردی سے بچاؤ کے لئے گرم لباس وغیرہ خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے، ایسے میں اگر ہم ان کی مدد کردیں تو اس میں ہمارے لئے اجر و ثواب ہے۔ بلادِ شام میں سے کسی شخص نے خواب میں مشہور تابعی بزرگ حضرت سیِّدُنا صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو جنّت میں دیکھا۔ وہ شخص آپ سے ملنے حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کرکے آپ کے عمل کے بارے میں سوال کیا کہ کس عمل کے سبب جنّت میں داخلہ نصیب ہوا؟ فرمایا: اس کا سبب ایک قمیص ہے جو میں نے ایک شخص کو پہنائی تھی۔ لوگوں نے واقعہ پوچھا تو فرمایا: سردی کی ایک رات میں مسجد سے نکلا تو ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس سردی سے بچاؤ کے لئے کچھ نہیں ہے، میں نے اپنی قمیص اُتار کر اسے پہنا دی۔ (صفۃ الصفوۃ، جز1، 1/106) اگر میسّر ہوں تو خشک میوہ جات اور مفید غذاؤں کا خود بھی استعمال کیجئے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی پیش کیجئے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد علیہ رحمۃ اللہ الصَّمد کی عادت مبارکہ تھی کہ سردیوں کے موسم میں لوگوں کو گائے کے گھی اور شہد سے تیار کردہ حلوہ کھلایا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/448)

* شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

روز کا حساب
Daily Accounting

نیک بننے کا نسخہ

ابو محمد طاہر عطاری*

آج آفس میں کام بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے فارغ ہوتے ہوئے مجھے رات کے بارہ بج گئے، تھکا ہارا آفس سے نکلا اور گاڑی اسٹارٹ کرکے تیزی سے گھر کی طرف چل پڑا، کچھ ہی دیر بعد یاد آیا کہ صبح بچوں کی امّی نے کہا تھا: واپسی پر راشن لیتے آیئے گا" تھکن تو بہت تھی اور اس وقت دُکان کا کُھلا ہوا ملنا مشکل تھا لیکن ہمّت کرکے تلاش کرتا رہا آخر دُور ایک دُکان کھلی نظر آئی، پاس پہنچا تو دیکھا کہ آدھا شٹر بند کئے مالکِ دُکان ڈائری اور کیلکولیٹر (Calculator) سنبھالے کچھ لکھنے میں مصروف تھا، میں نے سلام کرکے سامان کا پوچھا تو کہنے لگا، بھائی! دُکان بند کردی ہے بس کچھ کلوزنگ کررہا ہوں، میں نے کہا: آپ کلوزنگ کس طرح کرتے ہیں؟ تو کہنے لگا بھائی روزانہ صبح سے شام تک دُکان میں کتنی سیل (Sale) ہوئی، کونسا آئٹم (Item) ختم ہوا اور کتنا اُدھار دیا ہے، یہ سب حساب کتاب اِس ڈائری میں لکھتا ہوں تاکہ جن سے لین دین کرنا ہے وہ بھول نہ جاؤں۔ میں معذرت کرتے ہوئے باہر آنے لگا تو اس نے کہا: بھائی! اب اتنی رات گئے آپ کو راشن کہاں سے ملے گا؟ رکئے میں ابھی دیتا ہوں۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے راشن خریدا اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف چل نکلا، راستے میں بار بار ذہن میں یہ خیال آرہا تھا کہ ایک چھوٹی سی دُکان کا حساب کتاب کتنا ہوگا لیکن یہ شخص پھر بھی روزانہ اپنا بیلنس برقرار (Maintain) رکھنے کیلئے نوٹ کرتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اگرچہ یہ حکایت فرضی سہی، لیکن اس حکایت میں ہمارے لئے نصیحت کے کئی مدنی پھول پوشیدہ ہیں، کیونکہ ہماری زندگی بھی تو تجارت کی مانند ہے جیسا کہ علّامہ اسماعیل حقّی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انسان راہِ آخرت میں تاجر (Trader) ہے، اُس کی عمر اس کا مال ہے، اس کا نفع اپنی زندگی کو عبادات اور نیک اعمال میں لگانا اور اس کا نقصان گناہوں اور نافرمانی میں زندگی بسر کرنا ہے اور اس کا نفس اس تجارت میں اس کا شریک ہے۔ (روح البیان، پ7، الانعام، تحت الآیۃ: 62، 3/46) کیا ہم بھی اپنے روزانہ کے کاروبار (یعنی اعمال) کا مُحاسبہ کرتے ہیں کہ آج ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ ایک رِوایت میں ہے: "عقل مند کیلئے چار گھڑیاں ہونی چاہئیں جن میں سے ایک ساعت وہ اپنے نفس کے محاسبہ کیلئے مقرر کرے۔" (شعب الایمان للبیہقی، 4/164، حدیث: 4677 ملخصاً) اس پُرفتن دور میں بھی فکرِ آخرت کی عظیم مدنی سوچ رکھنے والے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُمتِ مُسلمہ کو اپنی آخرت سنوارنے کیلئے عظیم تحفہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمایا ہے جس کے مدنی انعام نمبر 15 میں بھی اِسی فکرِ آخرت اور اپنی زندگی کا مُحاسبہ کرنے کا بیان کچھ یوں ہے: کیا آج آپ نے یکسوئی (مکمل توجہ) کے ساتھ کم از کم بارہ منٹ فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی اِنعامات پر عمل ہوا، رِسالہ میں اُن کی خانہ پُری فرمائی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں کوئی ملازم ہوگا یا سیٹھ، استاد ہوگا یا شاگرد، پڑھا لکھا ہوگا یا اَن پڑھ، چھوٹا ہوگا یا بڑا، باپ ہوگا یا بیٹا، زہے نصیب! کہ ہم چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی وقت مقرر کریں جس میں اپنے روز مرّہ کے اعمال کا جائزہ لیں مثلاً آنکھ سے کیا کیا دیکھا، زبان سے کیا نہ بولنے کا بولا، کان سے کیا کچھ سُنا، اگر نیک اعمال میں کمی ہو تو افسوس کیجئے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزم کیجئے اور اگر نیک اعمال کی کثرت ہو تو اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے اور ان پر استقامت پانے کی دعا کیجئے۔

اللہ پاک ہمیں روزانہ فکرِ مدینہ (اعمال کا محاسبہ) کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

* مجلس مدنی انعامات، باب المدینہ کراچی

باطل کے حمایتیوں کو دعوتِ فکر

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

غیر اسلامی تہوار اور ایّام منانے سے جب اہلِ علم اور دین دار لوگ منع کرتے ہیں تو سیکولر اور لبرل لوگوں کا ایک گروہ اخبار میں لکھنا اور ٹی وی پر بولنا شروع کر دیتا ہے کہ فلاں فلاں دن منانے میں کیا حرج ہے؟ ایسے لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ انہیں اسلام، قرآن، حدیث، دین ایمان کا کچھ پاس ہی نہیں کہ جن چیزوں کو خداوندِ کریم اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت واضح الفاظ میں ناجائز و حرام قرار دیا اور جس کے متعلّق تفصیلی احکام دیئے ہیں ان ہی حرام کاموں کی وہ لوگ وکالت و حمایت کرتے ہیں جو کلمہ پڑھتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں لیکن نہایت دیدہ دلیری سے قرآن و حدیث کو پسِ پشت ڈال کر کھلّم کھلّا اسلامی تعلیمات کا مذاق اُڑاتے اور دینی احکام بتانے والوں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ ان ہی ناجائز رُسومات و افعال میں سے ایک مروّجہ ویلنٹائن ڈے کا منانا ہے۔ قرآن و حدیث کے ماننے والوں کو ان ہی کے مقدّس فرامین کی روشنی میں کچھ سوچنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ہر ملک یا قوم یا مُعاشَرے یا مذہب کی کچھ بنیادیں ہوتی ہیں جن پر وہ چلتے ہیں۔ مذاہبِ عالَم کا مطالَعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر مذہب نے اپنی خاص تہذیب اور معاشَرتی اَسالیب و آداب بیان کئے ہیں۔

ہمارے دینِ اسلام کی بنیاد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت پر ہے اور اس اطاعت میں زندگی کے جملہ شعبوں کے متعلّق رہنمائی ہے۔ اسلامی معاشَرے کے متعلّق ہمارے دین کی جو رہنمائی ہے اس میں ایک بنیادی اُصول شرم و حیا اور پاک دامنی ہے۔ قرآنِ مجید میں سورۂ نور، سورۂ اَحزاب کا مطالَعہ کرلیں، آپ کے سامنے بالکل واضح ہوجائے گا کہ حیا و پاک دامنی کی اسلام میں کیا اَہمیّت ہے اور اسے کس کس انداز میں معاشَرے میں نافذ کرنے کی تاکید ہے۔ اسلام کے مقابَلے میں موجودہ مغربی معاشَرے کی بنیاد شرم و حیا سے دوری اور مادر پدر آزادی پر ہے۔ اسی لئے مغربی معاشرے میں فیشن، جذبات بھڑکانے والے لباس، بدن نہ چھپانے والے ملبوسات، لڑکے لڑکیوں کی دوستیاں، آزادانہ ملاقاتیں، نرم گرم گفتگو، شہوانی انداز، تنہائیوں میں بیٹھنا، باغوں میں اکٹھے جانا، مخلوط تعلیم، اکٹھے سیر و تفریح پر جانا اور تحائف کے لین دین سمیت بیسیوں دیگر چیزیں شامل ہیں لیکن یہ سب اسلامی نہیں بلکہ غیرِ اسلامی معاشَرے کے انداز اور اس کی خصوصیات ہیں۔

مغربی یا کوئی بھی غیر مسلم معاشَرہ جو بھی کرتا ہے وہ ان کا فعل ہے لیکن میں تو بے حیائی کے دن یعنی ویلنٹائن ڈے

*دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

منانے والے مسلمانوں اور اس کی تائید و ترغیب دینے والے مسلمان کہلانے والے لوگوں سے مخاطب ہوں کہ کیا ویلنٹائن ڈے پر دل و دماغ میں گندے خیالات جما کر، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنے والے اجنبی مرد و عورت کو سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نظر نہیں آتا: ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ﴾ ترجمہ: مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر (بدن کا وہ حصہ جو) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں (سوائے شوہروں اور محرموں کے)۔(پ18، النور:31)

اے مسلمان کہلانے والو! کیا تم مسلمان ہو کر اس دن کی تائید کرتے یا مناتے ہو جو تمہارے خدا کی کتاب قرآن کے اس فرمان کے خلاف ہے، ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ ترجمہ: اے نبی! اپنی ازواج، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو پس وہ تکلیف نہ دی جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ22، الاحزاب: 59)

کیا بے حیائی کا دن منانے والے بے عمل اور اس کی ترغیب دینے والے لبرلز کے دلوں پر ان کے خدا کے اس فرمان کا کچھ اثر نہیں کہ فرمایا: ﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ22، الاحزاب:33)

عام ایّام میں اور خصوصاً ویلنٹائن ڈے پر اجنبی مرد و عورت کی ناجائز و حرام دوستانہ ملاقات میں جس نرم انداز سے گفتگو کی جاتی ہے کیا ایسے لوگوں کو خدا کا یہ فرمان کچھ شرم و حیا دلاتا ہے؟ کہ فرمایا: ﴿اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ اگر اللہ سے ڈرتی ہو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔ (پ22، الاحزاب: 32)

گلی محلّے، یا اسکول کالج یا دفتر وغیرہا میں آپس میں دوستیاں کرنے والی لڑکیاں یا عورتیں کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر اپنے سر جھکائیں گی اور اپنے خدا کا حکم مانیں گی کہ مومن عورتوں کے اوصاف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ بیان فرمائے ہیں: ﴿مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾ (مومن پاک دامن عورتیں) نکاح کرنے والیاں، نہ بدکاری کرنے والیاں، نہ پوشیدہ دوستی کرنے والیاں۔ (پ5، النسآء:25)

ویلنٹائن ڈے منانے والے تو اُوپر بیان کردہ آیاتِ قرآنی کو ضرور پڑھیں اور خدا سے ڈریں لیکن اس سے زیادہ وہ سیکولر اور لبرلز اپنے گریبان میں جھانکیں کہ کلمہ تو محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑھتے ہیں لیکن اسی پیارے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دین کے خلاف مغربی معاشرے کی بے حیائی کے کاموں کی مسلمانوں میں ترویج و حمایت میں کالم، مضامین لکھتے اور ٹی وی چینلز پر بیٹھ کر پروگرام کرتے ہیں اور مولویوں کا نام بول کر حقیقت میں اسلام اور اس کی تعلیمات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حتمی فرمان یاد رکھیں کہ شرم و حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے (مسلم، ص45، حدیث:152) اور فرمایا جب تمہاری شرم و حیا ختم ہو جائے تو جو چاہے کرو۔(یعنی بے حیا انسان کو کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی۔)

(بخاری، 2 / 470، حدیث:3483)

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
وضع میں تم ہو نصاریٰ، تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

کیسا ہونا چاہئے؟

وہ جو نسلیں سنوارتے ہیں (قسط:2)

گزشتہ سے پیوستہ

راشد علی عطاری مدنی*

3 غیر نصابی (Extracurricular) تربیتی سرگرمیاں

❁ استاد کو چاہئے کہ صرف پڑھانے کی حد تک نہ رہے بلکہ بچوں کو سیکھنے کے عمل میں مدد دینے کے لئے نصابی اور غیر نصابی دونوں طریقے استعمال کرے۔

❁ استاد کا کردار اور ذمّہ داری صرف تعلیمی ادارے ہی تک محدود نہیں ہوتی، طالبِ علم استاد کا لگایا ہوا وہ پودا ہوتا ہے جس کی حفاظت و پرورش کرنا، دنیا کے سَرد و گرم سے بچانا، آبیاری کرنا، نگہداشت کرنا اور پروان چڑھانا استاد کی ذمّہ داریوں میں شامل ہے۔ اس لئے اسے چاہئے کہ طالبِ علم کی درسگاہ کے علاوہ کی مصروفیات و مَشاغل سے بھی حتَّی الاِمکان واقفیت رکھے تاکہ اسے گھر کا کام (Homework) دینے اور اسباق وغیرہ کی تیاری نہ ہونے یا کمی ہونے کی صورت میں مناسب انداز میں نصیحت کرسکے، طَلَبہ کو صرف کتاب پڑھا دینا اور نصاب مکمل کروادینا حقیقی کامیابی نہیں، اصل کامیابی یہ ہے کہ نصاب کے ساتھ ساتھ کتابِ زندگی بھی پڑھائے، دنیا میں جینے اور کامیاب رہنے کے اسلامی اُصول بھی سکھائے۔

❁ بچے کی تربیت میں والدین اور استاد دونوں ہی کا اہم حصّہ ہوتا ہے، استاد کو چاہئے کہ کبھی بھی یہ نہ سوچے کہ یہ میرے پاس پڑھنے آئے ہیں، کتاب پڑھاؤں، سبق سنوں اور واپس بھیج دوں، تربیت ماں باپ خود کریں۔

❁ بچوں کی تربیت کے ہر پہلو کو ملحوظِ خاطر رکھنے کیلئے مرد اَساتذہ بچوں کے والد اور خواتین ٹیچرز والدہ سے رابطہ رکھیں اور ان کی خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہر ہر بات کی شکایت کرنے کے بجائے خامیوں کو دور کرنے کی سچی نیّت سے مُشاورت کریں اور بچوں میں علم حاصل کرنے کی لگن پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

❁ ایک اچھا استاد اپنے طالب علموں کے دلوں میں اپنے مقصد اور نصبُ العین سے لگن پیدا کرتا ہے اور ان کو بے کار مَشاغِل سے اجتناب کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ایک کامیاب استاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو محنت کا عادی بنائے اور انہیں سمجھائے کہ کاہلی، سستی، وقت کے زِیاں اور کام کو ٹالنے کی عادت سے تعلیمی معیار گرتا ہے جو ایک قوم کا مجموعی نقصان ہے۔

4 طلبہ کی صلاحیت و میلانِ طبعی کی پَرَکھ

❁ اچھے استاد کے اوصاف میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنے طلبہ کو پریشانی اور ناکامی کی صورت میں حوصلہ دے اور مزید محنت سے کام لینے کی نصیحت کرے اور اچھے مشورے دے، ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے انٹر میڈیٹ کے امتحانات دیئے، جب رزلٹ آیا تو عربی کے مضمون میں فیل تھا، بہت پریشانی ہوئی کہ پسندیدہ مضمون میں ہی فیل ہوگئے! اتفاق سے میرے بہت ہی شفیق و مکرم استاد محترم ہمارے شہر میں مدنی قافلے میں تشریف لائے ہوئے تھے، ان سے شرفِ ملاقات پایا، صورتِ حال عرض کی تو انہوں نے حوصلہ دیا اور قریبی بیکری پر لے جاکر مٹھائی وغیرہ کھلائی اور فرمایا کہ پریشان نہیں ہوں، بورڈ آفس (Board Office) جائیں اور اپنے پیپر ری چیک کروائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر ہوگا۔ میں

*ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

نے ہمت کی اور بورڈ آفس پہنچا، شکایت درج کروائی، ایک ہفتے کا وقت ملا، ہفتے بعد جب دوبارہ گیا تو بورڈ آفس میں موجود ایک سیّد صاحب (جنہیں شکایت درج کروائی تھی انہوں) نے بڑے پُرجوش انداز میں یہ کہتے ہوئے: "ارے حافظ صاحب! کہاں رہ گئے آپ، مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت نمبر آئے ہیں آپ کے!" نیا رزلٹ کارڈ میرے ہاتھ میں تھمادیا، میں نے دیکھتے ہی اللہ کریم کا شکر ادا کیا کہ میرے عربی کے مضمون میں 92 فیصد نمبر تھے۔

❁ طالبِ علم کو اس کی ذہنی اِسْتِعداد، میلانِ طبع اور شوق و لگن کے اعتبار سے نیک مشورہ و راہنمائی دینا بھی ایک اچھے استاد کے اعلیٰ ترین اوصاف بلکہ ذمّہ داریوں میں سے ہے۔ ایک جامع مسجد کے امام و خطیب مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں حفظِ قراٰن کے بعد کالج میں داخلہ (Admission) لینے گیا، فیس جمع کروانے لائن میں کھڑا تھا کہ قاری صاحب کا فون آگیا، صرف ایک جملہ کہا اور لائن کٹ گئی: "بیٹا! میں نے تو سوچا تھا کہ آپ درسِ نظامی کریں گے" قاری صاحب دورانِ حفظ میرا ذہنی میلان ملاحظہ فرما چکے تھے، اسی لئے ایسی نصیحت کی چنانچہ اسی ایک جملے نے میری دنیا بدل دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے درسِ نظامی میں داخلہ لے لیا اور تکمیل کے بعد مسجد میں امامت و خطابت اور خدمتِ دین کے ایک اہم شعبہ میں مصروف ہوں۔

❁ باقاعدہ تعلیم کے اختتامی سال طلبہ عملی زندگی میں جانے کے لئے شعبہ جات کا انتخاب کر رہے ہوتے ہیں۔ اس موقع پر طلبہ کو درست راہنمائی کی اَشد ضرورت ہوتی ہے، ایک شفیق و تجربہ کار استاد پر لازم ہے کہ طلبہ کو ان کی صلاحیتوں اور طبعی میلان کے مطابق درست شعبہ کی طرف راہنمائی کرے۔ دعوتِ اسلامی کے علمی شعبہ "المدینۃُ العلمیۃ" کے ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں جامعۃُ المدینہ میں درجۂ خامسہ میں پڑھتا تھا، ایک دن ذہن میں ایک سوال آیا اور اس کے بارے میں مطالعہ شروع کیا لیکن مناسب جواب نہ مل سکا، بالآخر اپنے مطالعہ کی روشنی میں ایک سوالنامہ ترتیب دیا اور اپنے استاد صاحب کو پیش کیا، استاد صاحب نے تحریر دیکھی تو جو پہلی نصیحت کی وہ یہ تھی کہ آپ "المدینۃُ العلمیۃ" میں انٹری ٹیسٹ دیں۔ میرا فی الحال کسی بھی کام کا ارادہ نہ تھا، دوسرے اور تیسرے دن بھی استاد صاحب نے یہی ذہن بنایا، چنانچہ میں نے "المدینۃُ العلمیۃ" میں ٹیسٹ دیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کامیاب ہونے کے بعد تاحال خدمتِ دین کے اس اہم شعبہ میں مصروف ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آخرالذکر سچی حکایات سے مقصود صرف یہ ہے کہ ایک اچھا استاد ہر قدم اور ہر موڑ پر اپنے طلبہ کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

آئندہ قسط میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تعلیم بیان کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ایک گلاس نیم گرم پانی پینے کا فائدہ

سردی کے موسم میں اگر بے احتیاطی کی جائے تو بسا اوقات کھانسی، نزلہ اور بُخار جیسے اَمراض لاحق ہوجاتے ہیں لہٰذا احتیاطی تدابیر ضَرور اختیار کیجئے، پینے میں نیم گرم پانی کا استعمال کیجئے، چنانچہ حضرت سیّدُنا ابوعبدُاللہ محمد بن مفلح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص موسمِ سرما میں روزانہ ایک گلاس گرم پانی پی لیا کرے وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (الآداب الشرعیۃ لابن مفلح، ص754) اسی طرح وُضو و غسل میں گرم پانی استعمال کیجئے، جُرابیں، موزے، سویٹر اور گرم لباس کا استعمال کیجئے۔

وِلایت ایک قُربِ خاص ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے بَرْگُزیدہ[1] بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔ وِلایت وَہْبی شے[2] ہے، نہ یہ کہ اَعمالِ شاقّہ[3] سے آدمی خود حاصل کرلے، البتّہ غالباً[4] اعمالِ حَسَنہ اِس عطیۂ اِلٰہی کے لئے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے۔ (بہارِ شریعت،1/264ملخصاً)

اولیاءُ اللہ کی اقسام اولیاءُ اللہ دو قسم کے ہیں: 1 تَشْرِیعی ولی اور 2 تَکْوِینی ولی۔ 1 تَشْرِیعی ولی یعنی "اللہ سے قُرب رکھنے والے اولیاء" حضور کی اُمّت میں بے شُمار ہیں جہاں چالیس صالح مسلمان جمع ہوں وہاں ایک دو ولی ضَرور ہوتے ہیں۔ 2 تَکْوِینی ولی وہ کہ جنہیں عالَم میں تَصَرُّف کا اختیار دیا گیا ہو، ان کی مخصوص جماعت ہے جیسے غوث، قُطب، اَبْدال وغیرہ ان کی مختلف اقسام ہیں اور یہ تمام قِیامت کے ڈَر اور رَنج سے یا دنیا کے مُضِر خوف و غم سے محفوظ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،8/517، نور العرفان، پ11، یونس، تحت الایۃ:62ملخصاً)

عُلَمائے کرام نے تکوینی اولیائے کرام کی مختلف اقسام و تعداد بیان کی ہے۔ حصولِ برکت کے لئے ان میں سے آٹھ کا مختصر ذِکر ملاحظہ فرمایئے: **قُطب** اس سے مراد وہ عظیم انسان ہے جو زمانہ بھر میں صرف ایک ہی ہو، اسی کو "غوث" بھی کہتے ہیں۔ "قطب" اللہ پاک کا نہایت مُقرّب اور اپنے زمانے کے تمام اولیا کا آقا ہوتا ہے۔ **اَئِمّہ** یہ ہر دور میں صرف دو ہوتے ہیں۔ ایک کا صفاتی نام "عبدُ الرّب" اور دوسرے کا صفاتی نام "عبد المَلِک" ہوتا ہے۔ یہ دونوں قُطب کے وزیر ہوتے ہیں اور یہی اس کے انتقال کے بعد اس کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ **اَوْتاد** یہ ہر دَور میں صرف چار حضرات ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ پاک مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کی حفاظت فرماتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی ولایت ایک جہت[5] میں ہوتی ہے۔ ان کے صفاتی نام یہ ہیں: عبد الحیّ، عبد العلیم، عبد القادر اور عبد المرید۔ **اَبدال** یہ سات سے کم و بیش نہیں ہوتے۔[6] اللہ پاک نے انہیں اَقالیمِ سبعہ[7] کی حفاظت کی ذمّہ داری عطا فرمائی ہے۔ ہر بَدَل[8] کی ایک اِقْلیم[9] ہوتی ہے جہاں اس کی وِلایت کا سکّہ چلتا ہے۔ **نُقَبا** ہر دور میں 12 نقیب ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر نقیب آسمان کے 12 بُرجوں میں سے ایک ایک بُرج کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔ شیطان اور اس کے ان پوشیدہ مُعامَلات کو بھی جانتے ہیں جن کو شیطان خود نہیں جانتا۔ اللہ پاک نے انہیں یہ شان عطا فرمائی ہے کہ کسی شخص کے زمین پر لگے پاؤں کے نشان ہی کو دیکھ کر انہیں اس کے بد بخت اور خوش بخت ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔ **نُجَبا** ہر دور میں آٹھ سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے۔ ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ حال کا ان پر غلبہ ہوتا ہے اور اس غلبہ کو صرف وہ اولیاءِ عُظّام پہچان سکتے ہیں جو مرتبہ میں ان سے اوپر ہوتے ہیں۔ **رِجالُ الغیب** یہ حضرات 10 سے کم و بیش (یعنی کم اور زیادہ) نہیں ہوتے۔ ہمیشہ ان کے احوال پر انوارِ الٰہی کا نُزول رہتا ہے لہٰذا یہ اہلِ خشوع ہوتے ہیں اور سرگوشی میں بات کرتے ہیں۔ یہ مَسْتُوْر (یعنی نظروں سے اوجھل) رہتے ہیں۔ اَہْلُ اللہ جب بھی لفظ رجالُ الغیب استعمال فرماتے ہیں تو ان کا مطلب یہی حضرات ہوتے ہیں۔ کبھی اس لفظ سے نگاہوں سے اوجھل انسان اور کبھی مومن جنّ بھی مراد لئے جاتے ہیں نیز کبھی اُن لوگوں کو بھی رجالُ الغیب کہہ دیا جاتا ہے جنہیں علم اور رزق خزانۂ غیب سے عطا ہوتا ہے۔ **رَجَبی** یہ ہر دور میں 40 ہوتے ہیں۔ انہیں رجبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مقام کا حال صرف ماہِ رجب کی پہلی تاریخ سے آخری تاریخ تک طاری ہوتا ہے۔ البتّہ! بعضوں پر اس کیفیت کا کچھ اثر پورے سال رہتا ہے۔ (جامع کرامات اولیاء،1/69تا74ملخصاً)

---

(1) یعنی پسندیدہ (2) یعنی اللہ پاک کی طرف سے عطا کردہ انعام (3) سخت مشکل اعمال (4) اکثر اوقات (5) یعنی زمین کی ایک سَمت (6) ابدال سے مراد "بُدَلاء" ہیں کیونکہ عام ابدال کی تعداد 40 بلکہ 70 بھی بیان ہوئی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،30/87) (7) یعنی پوری آباد دنیا (8) بُدَلاء کی واحد (9) یعنی آباد زمین کا ساتواں حصّہ۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

بسنت منانے کا جنون

محمد آصف عطاری مدنی*

پتنگ اڑانے کے ساتھ مخصوص تہوار بسنت کا آغاز سزائے موت پانے والے غیر مسلم کی یادگار سے ہوا اور ہر گزرتا سال اس کی گندگیوں، ناپاکیوں میں اضافہ ہی کرتا چلا گیا، پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ موٹر سائیکل پر بیٹھے ننھے بچوں کے گلوں پر دھاتی ڈور پھرنے لگی، بجلی کے کرنٹ سے نوجوان کوئلہ بنے، والدین کے بڑھاپے کا سہارا چھنا، کسی کا سُہاگ اُجڑا، کسی کے سَر سے کفالت کرنے والے بڑے بھائی کا سایہ اُٹھا، گلی گلی میوزک ہال بنی اور بڑے بڑے گھروں ہوٹلوں کی چھتیں ناچنے والیوں کے ٹھکانے، بدکاریوں میں اضافہ ہوا تو زبردستی بھی عصمتیں برباد کی گئیں، شرابیں پی کر ہوائی فائرنگ کرنے والوں کی گولیاں صحن میں سونے والوں کے جسم میں انگارا بن کر اُتریں اور انہیں قیدِ حیات سے آزاد کرگئیں، چھتوں سے گرنے والے پہلے اسپتال پھر قبرستان پہنچے تو کچھ لوگوں کو ہوش آیا اور اس خونی تہوار "بسنت" پر قانونی پابندی لگ گئی، پتنگ بنانا، بیچنا، اُڑانا جرم قرار پایا تو کچھ سکون ہوا۔ اس پابندی کو آٹھ نو سال ہونے کو آئے اپنی ذہنی آوارگی کو تسکین دینے والے ہر مرتبہ بسنت پر پابندی ختم ہونے کا شوشا چھوڑتے ہیں، کبھی "ثقافتی تہوار"، کبھی "خوشیاں بکھیرنے" اور کبھی "محرومیوں کا مداوا" کرنے کے نام پر بے سروپا دلائل کا شور مچا دیتے ہیں، "خیر کے مقابلے میں شر تیزی سے پھیلتا ہے" کے مصداق مَن چلے اور ناسمجھ کم عمر نوجوان خوشیوں کے نام پر پتنگ بازی شروع کردیتے ہیں، اب ڈور سے اپنا ہاتھ کٹے یا کسی کا نھا گلا، پولیس پکڑے یا چھت سے گر کر ٹانگ ٹوٹے، بجلی کے ٹرانسفارمر دھماکے سے اُڑیں یا بے ہنگم گانوں کے شور سے کسی کی نیند خراب ہو، پڑھائی برباد ہو یا صحت! ان پر ایسا شیطانی جنون سوار ہوتا ہے کہ بسنت منانے کو اپنی زندگی موت کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں، ہماری زندگی شریعت کے احکام کے مطابق گزرے اسی میں ہماری دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔ ہماری خوشیاں بھی شریعت کے دائرے میں ہوں اور غم کے لمحات بھی نورِ شریعت میں گزریں۔ بسنت منانے سے جُڑے ہر فرد سے خیر خواہی کے جذبے کے تحت گزارش ہے کہ بسنت کے اجزائے ترکیبی میں سے کوئی شے بتادیں جس کی اجازت ہمارا اسلام دیتا ہو، پتنگ بازی ناجائز، ڈور لُوٹنا جائز نہیں، ساز و آواز پر مشتمل موسیقی سننا ناجائز، پتلی دیواروں پر کھڑے ہونا اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی اسلام میں اجازت نہیں، بلند چھتوں پر چڑھ کر دوسروں کے گھر میں جھانکنے کی اجازت نہیں، عورتوں لڑکیوں کا بے پردہ اونچی چھتوں پر چڑھنا، بوکاٹا کے نعرے لگانا، لڈیاں ڈالنا کہاں جائز لکھا ہے، دھاتی اور تیز دھار ڈور جب کسی کے گلے پر پھرتی ہے تو اس کے دوسرے سرے پر موجود شخص دنیا میں چاہے نہ پکڑا جاسکے، کیا آخرت میں بچ سکے گا؟ شراب نوشی، بدکاری کے حرام ہونے سے کون واقف نہیں! پھر یہ بتائیے کہ کیا یہ سب کچھ ایک دن کے لئے ہوتا ہے؟ بلکہ کئی ہفتے پہلے سے اس بسنت کی تیاری شروع ہوجاتی ہے، اور کئی دن بعد تک بچا ہوا سامانِ گناہ کام آتا رہتا ہے، ایک دن کم دکھائی دیا تو آوارہ ذہن کے لوگوں نے بسنت نائٹ بھی منانا شروع کردی، قانون اگر اس کی اجازت دے بھی دے تو کیا شرعاً یہ سب کچھ جائز ہوجائے گا؟ ذرا سوچئے! کہ پہلے نمازیں چھوڑنے، روزے نہ رکھنے اور دیگر گناہوں کا انبار سر پر ہوتے ہوئے گناہوں کا پُلندا بسنت کے نام پر اپنے کندھوں پر رکھ لینا آپ کے خسارے میں اضافہ کرے گا یا کمی! یاد رکھئے! دنیا اسی کی کامیاب ہے جو اپنے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتا ہے اور آخرت میں بھی وہی کامیاب ہے جس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راضی کرلیا۔ ایک راستہ جنّت کی طرف جاتا ہے اور دوسرا جہنّم کو، فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کس راہ پر چلنا ہے۔ اللہ پاک ہمیں جنّت میں لے جانے والے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

*مُدیر (Chief Editor)
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

(قسط:02)

کاشف شہزاد عطاری مَدَنی*

ایمان کی جان سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت و اُلفت ایمان کی جان ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، 1/17، حدیث:15)

بحکمِ احادیث ایمان یہ ہے
کہ ہو سب سے بڑھ کر محبّت نبی کی

عشقِ رسول میں اضافے کا نسخہ اگرچہ ہر مسلمان کے دل میں فطری طور پر رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت موجود ہوتی ہے لیکن کوشش کرکے اس محبت میں اضافہ کرنا بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ محبت و عشقِ رسول کی لازوال دولت پانے اور بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل و کمالات اور خصائص کی معرفت حاصل کی جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے دل میں عشقِ مصطفےٰ کی ایسی لازوال شمع روشن ہوگی جس کی روشنی ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ قبر و آخرت کو بھی جگمگا دے گی۔

عشقِ سرکار کی اِک شمع جلالو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

آیئے! اپنے دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے کی نیت سے اپنے پیارے نبی، مَکّی مَدَنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل و خصائل کا مطالعہ کیجئے لیکن ٹھہریئے! اس سے پہلے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیجئے:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خصائصِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام نبیوں سے پہلے پیدا کیا گیا اور سب کے بعد دنیا میں بھیجا گیا۔ (مواہب لدنیہ، 1/33)

فتحِ بابِ نُبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(2) غیر معمولی رعب و دبدبہ، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ یعنی ایک مہینے کی مَسافت تک رعب و دبدبے کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ (بخاری، 1/133، حدیث: 335) یعنی جو دشمن مجھ سے جنگ کرنے آئیں ابھی وہ ایک ماہ کے راستہ پر مجھ سے دور ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں میری ہیبت چھا جاتی ہے، اگرچہ وہ جنگ کریں مگر مرعوب ہو کر، یہ معجزہ کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/9)

جس کے آگے کِھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

(3) کثیرُ الاَسْماء (یعنی بہت زیادہ ناموں والا) ہونا۔ کسی کے ناموں کا زیادہ ہونا اس کے شَرَف و فضیلت کی دلیل ہوتا ہے۔ (خصائص کبریٰ، 1/132) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں کا شمار نہیں کہ اس کی شانیں غیر محدود ہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرتِ اَسما شرفِ مُسَمّٰی سے ناشی ہے (یعنی کسی کے ناموں کا زیادہ ہونا اس کی بزرگی اور فضیلت کی وجہ سے ہوتا ہے)، آٹھ سو سے زائد مَواہب وشرحِ مَواہب (یعنی علّامہ احمد بن محمد خطیب قَسطلّانی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی کی کتاب اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِيَّه (1/36) اور علّامہ محمد بن عبدُالباقی زُرقانی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی کی تحریر کردہ اس کی شرح (4/171)) میں ہیں، اور فقیر (یعنی امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تقریباً چودہ سو پائے، اور حَصْر (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام ناموں کو شمار کرنا) ناممکن۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/365)

حُور و غلماں و جناں کیوں نہ ہوں میرے مُشتاق
ہے وظیفہ مِرا اَسمائے رسولِ عربی[1]

(4) اللہ پاک کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا جبرائیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ان کی اصل صورت میں ملاحظہ فرمایا۔ (اَنموذج اللبیب فی خصائص الحبیب مع شرح، ص30)

فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی

(5) مختصر الفاظ میں طویل مضامین کا بیان۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم ہے: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ یعنی مجھے جَوامِعُ الْکَلِم عطا کئے گئے۔ (مسلم، ص210، حدیث:1167) جَوَامِعُ الْكَلِم اس کلام کو کہتے ہیں جس کی عبارت مختصر اور معانی میں بہت تفصیل ہو۔ اللہ پاک نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے لئے ایک یا دو جملوں میں ان مَضامینِ کثیرہ کو جمع فرما دیا جو آپ سے پہلے متعدد آسمانی کتابوں میں لکھے ہوئے تھے۔

(عمدۃ القاری، 10/294)

میں نِثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

(6) دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی لیکن حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم تمام مخلوق انسان وجنّات بلکہ فرشتوں، حیوانات اور جَمادات (یعنی بے جان چیزوں) سب کی طرف مَبْعُوث ہوئے۔ جس طرح انسان کے ذمّہ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) کی اِطاعت فرض ہے یوں ہی ہر مخلوق پر حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/61 بتغیر)

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ترجمۂ کنزالعرفان: اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (پ22، سبا:28) فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم ہے: اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔

(مسلم، ص210، حدیث:1167)

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و مَلَک
اس جہانگیر بِعثت پہ لاکھوں سلام

(7) نیند کی حالت میں مبارک آنکھیں سوجاتیں لیکن مقدّس دل بیدار رہتا۔ (خصائص کبریٰ، 1/118)

دلِ پاک بیدار اور چشم خُفتہ
نرالا تھا عالَم میں سونا تمہارا[2]

(8) رحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم جب گفتگو فرماتے تو مبارک دانتوں کی کھڑکیوں سے نور کی شُعائیں برآمد ہوتیں۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/362، حدیث:5797) یہ نور دن میں بھی دیکھا جاتا تھا مگر رات میں تو دانتوں کے اس نور سے سُوئی تلاش کرلی جاتی تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/62)

ہے چمک تیرے دُرِّ دَنداں میں جیسی پانی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یارسول[3]

---

(1) غلماں: جنتیوں کے نوعمر خادم۔ جناں: جنّتیں۔ مُشتاق: طلب گار۔
(2) دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی معاملہ تھا۔ (بخاری، 2/492، حدیث:3570) چشم خُفتہ: آنکھ سوئی ہوئی۔ (3) دُرِّ دنداں: موتیوں جیسے دانت۔ آب داری: چمک دمک۔

نوجوانوں کے مسائل

ابو رجب عطاری مدنی*

کئی سال کے بعد میں اپنے دوست سے ملنے اس کے آفس گیا۔ اس نے مجھے کرسی پیش کی اور ایک فائل پر کچھ دیر غور کرنے کے بعد اپنا نوٹ لکھا، پھر خود اُٹھا اور وہ فائل دوسرے کمرے میں اپنے ایک جونیئر کو دے آیا۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ جونیئر کو یہیں بلا کر فائل کیوں نہ دے دی؟ کہنے لگا: اپنا وقت بچانے کے لئے! کیونکہ میں خود گیا تو ایک آدھ منٹ لگا لیکن اگر اسے بُلاتا تو وہ آتا میری مرضی سے اور جاتا اپنی مرضی سے، جس سے میرا کافی وقت ضائع ہو جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس فرضی حکایت سے وقت کی اہمیت معلوم ہوئی۔ وقت کی دولت امیر غریب، سُست چُست سب کو یکساں ملتی ہے، کسی کا منٹ 70 سیکنڈ یا گھنٹا 65 منٹ کا نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک کے لئے ایک منٹ 60 سیکنڈ، ایک گھنٹا 60 منٹ اور ایک دن 24 گھنٹے پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ کوئی کم وقت میں زیادہ کام کرلیتا ہے اور دوسرا وقت کی کمی کا رونا روتا رہتا ہے! فرق اتنا ہے کہ جو شخص اپنے سیکنڈز ضائع کرتا ہے اس کے منٹ بے کار ہونے لگتے ہیں اور جو ایک منٹ کی قدر نہیں کرتا روزانہ کی بنیاد پر کئی گھنٹے ضائع کر بیٹھتا ہے، اس کے برعکس جو اپنا ایک ایک منٹ بچاتا ہے اس کا وقت ضائع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یوں وہ زیادہ کام کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ وقت کس طرح ضائع ہوتا ہے؟

موبائل فون کا کثرت سے استعمال

ایک وقت تھا کہ موبائل فون مہنگا تھا اور اس کی سِم (Sim) بھی! اور کال سننے کے بھی پیسے لگتے تھے تو لوگوں کا وقت کم ضائع ہوتا تھا۔ اب موبائل سستا، سِم تقریباً فری اور ہزاروں منٹ کے پیکج کم ترین ریٹ پر دستیاب ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے اب ضروری فون کالز کے ساتھ ساتھ گھنٹوں لمبی لمبی گفتگو بھی کی جاتی ہے، فون کرنے والا سمجھتا ہے کہ مجھے یہ گفتگو بہت سستی پڑی لیکن اس طرف توجہ نہیں جاتی کہ کتنا قیمتی وقت ضائع ہوگیا۔ پھر یہ گفتگو کتنی فضول، کتنی گناہوں (مثلاً غیبت و تہمت اور چغلی) پر مشتمل اور کتنی جائز ہوتی ہے! اس کا اندازہ بھی وہی کرسکتا ہے جو علمِ دین سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ حسّاس (Sensitive) بھی ہو۔ یاد رکھئے کہ فون کال سستی ہو یا مہنگی! آپ کا وقت انمول ہے کیونکہ جو لمحہ گزر گیا وہ لاکھوں روپے دے کر بھی واپس نہیں لیا جاسکتا۔

گپ شپ ملازمت یا تجارت سے فارغ ہو کر فریش ہونے کے نام پر گپ شپ کی محفلیں سجانا اکثر لوگوں کے معمولات (Routine)

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

میں شامل ہوتا ہے، جس میں امیر ہونے کے ناقابلِ یقین طریقے بیان ہوتے ہیں، سیاسی تبصرے ہوتے ہیں، مختلف ذائقوں کے"خیالی پلاؤ" پکتے ہیں پھر شُرکا خالی ہاتھ جھاڑ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوجاتے ہیں۔ اگر روزانہ ایک گھنٹا بھی گپ شپ ہو تو ہفتے میں سات، مہینے میں 30 اور سال میں کم و بیش 365 گھنٹے بنتے ہیں۔

ہوٹلنگ گھر پر کھانا پکانے کی سہولت ہونے کے باوجود فیملی یا دوستوں کے ساتھ چھٹی کے دن ہوٹل میں کھانا کھانے کی عادت بھی بعضوں میں ہوتی ہے۔ گھر پر کھانے میں شاید آدھا گھنٹا لگتا ہو لیکن ہوٹلنگ میں دو سے اڑھائی گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ پھر گھر میں پکا ہوا کھانا تحفظِ صحت کے پیشِ نظر اچھے آئل، ستھری پیاز اور لہسن اور معیاری مرچ وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ ہوٹلوں میں پکنے والا کھانا چٹ پٹا اور مزیدار تو ہوتا ہے لیکن اس میں شامل چیزیں کتنی معیاری یا غیر معیاری ہوتی ہیں! کبھی غور کریں تو پتا چلے، پھر ہوٹل والوں کو تو اپنا کھانا بیچنے سے مطلب ہوتا ہے آپ کی صحت کی پرواہ تھوڑی ہوتی ہے!

30 سال سے اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھایا امام بخاری و امام مسلم رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہما کے استاذِ محترم حضرت سیّدُنا عبید بن یعیش رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے: 30 سال تک میری یہ حالت رہی کہ میں رات کا کھانا اپنے ہاتھ سے نہیں کھاتا تھا بلکہ میری ہمشیرہ مجھے اپنے ہاتھوں سے لقمے کھلاتی تھیں اور میں اس دوران لکھتا رہتا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، 9/614)

انٹرنیٹ وقت تب بھی ضائع ہوتا تھا جب انٹرنیٹ نہیں تھا، اب جس کے پاس نیٹ کی جتنی اسپیڈ ہوتی ہے اتنی تیزی سے اس کا وقت ضائع ہونے کا چانس بڑھ جاتا ہے، کافی لوگوں کو اس کا تجربہ ہوگا کہ ایک چیز کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے نیٹ کھولا تو تہہ در تہہ اُترتے چلے گئے اور گھنٹوں گزر گئے مگر وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا، جب ہوش آیا تو پتا چلا کہ ہمارا کام تو دو تین منٹ کا تھا۔

شوقیہ شاپنگ غریب آدمی تو روزانہ یا ماہانہ کی بنیاد پر کماتا، خریدتا اور کھاتا ہے، لیکن جس کے پاس پیسے زیادہ ہوتے ہیں وہ آئے دن شاپنگ کے نام پر خریداری کو بھی تفریح بنالیتا ہے، اس کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ مجھے کیا کیا خریدنا ہے اور نہ یہ پرواہ کہ کتنی رقم خرچ ہوگی، ایسے لوگ کسی بڑے سپر اسٹور میں داخل ہوتے ہیں اور جو پسند آیا اسے خریدنے کی کوشش کرتے ہیں، اسٹور والے بھی سیانے ہوتے ہیں وہ شروع شروع میں دلچسپ آئٹم رکھتے ہیں تاکہ گاہکی بڑھے، گھریلو راشن کہیں کونے کھانچے یا تہہ خانے میں ہوتا ہے۔ اگر گھر سے ہی اشیائے ضرورت کی لسٹ بنالی جائے اور اس کی پابندی کی جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ رقم بھی بچ سکتی ہے۔ علّامہ ابن الحاج مکی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ضروریاتِ زندگی کے سامان کی خریداری کے لئے جانے سے قبل گھر میں تھوڑا ٹھہرنا چاہئے تاکہ "اس کے گھر والے" اچھی طرح سوچ لیں کہ کن کن چیزوں کی ضرورت ہے اور ایک ہی دفعہ بازار جاکر وہ چیزیں خرید لی جائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ گھر والے بعد میں مزید ضروری سامان کا مطالبہ کریں اور اسے بار بار بازار کے چکر لگانے پڑیں کیونکہ اس طرح یہ حصولِ علم (کی مجلس میں شرکت) وغیرہ نیک اعمال جو کہ بازار کے چکر لگانے سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں ان سے محروم ہوجائے گا۔ (المدخل، 1/292)

دعوتوں میں شرکت جن کا حلقۂ احباب (فرینڈ سرکل) وسیع ہوتا ہے، انہیں شادی، ولیمے وغیرہ کی دعوتوں میں زیادہ شرکت کرنا پڑتی ہے۔ دعوت بتائے گئے وقت پر شروع ہوجائے یہ بہت کم ہوتا ہے، دس بجے کا وقت دیا گیا ہے تو بارہ بجے شروع ہوگی، پھر ختم ہوتے ہوتے دو بج جاتے ہیں، کب شُرکا گھر پہنچیں گے؟ کب سوئیں گے؟ نمازِ فجر کا کیا ہوگا؟ اگلے دن نوکری یا کاروبار سے چھٹی ہوجائے گی! ان سب باتوں کی پرواہ میزبان کو ہونا دشوار ہے، حیرت اس پر ہے کہ شُرکا کی توجہ بھی اس جانب نہیں ہوتی انہیں تو اس وقت دعوت کے سوا کچھ دکھائی نہیں پڑتا۔ اس طرح کی ایک دعوت چار سے پانچ گھنٹے صرف کروادیتی ہے، حالانکہ اصل مقصد آدھے گھنٹے میں پورا ہوجاتا ہے۔

ملاقاتیں ہم معاشرے سے کٹ کر نہیں

رہ سکتے لیکن ہر ملاقات ضروری نہیں ہوتی، اگر ہم اپنی غیر ضروری ملاقاتوں پر قابو پالیں تو بھی ماہانہ کئی گھنٹے بچ سکتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، تاریخ اور دیگر علوم و فنون پر سینکڑوں کتابیں لکھنے والے بزرگ امام ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میں لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہوں تو بھی مناسب نہیں کہ اس سے اُنس و محبت کا تعلق بالکل ختم ہو جاتا ہے، اور اگر اُن سے لَایعنی ملاقاتوں کا سلسلہ قائم رکھوں تو اس میں وقت کا ضیاع اور نقصان ہے، اس لئے میں نے یہ طریقہ اپنالیا ہے کہ اوّلاً تو ملاقاتوں سے بچنے کی اپنی سی کوشش کرتا ہوں اور اگر کسی کی ملاقات کے بغیر چارانہ ہو تو بات نہایت ہی مختصر کرتا ہوں، مزید یہ کہ ایسے وقت کے لئے اس قسم کے کام چھوڑ رکھتا ہوں جن میں زیادہ توجہ کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے قلم کی نوک بنانا، کاغذ کاٹنا اور دیگر اس قسم کے ہلکے پھلکے کام ملاقات کے وقت کرلیتا ہوں، اس طرح ملاقات بھی ہو جاتی ہے، اور یہ کام بھی مکمل ہو جاتے ہیں، یوں زندگی کی قیمتی گھڑیاں صرف گفتگو میں ضائع نہیں ہوتیں۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء، ص58)

پیارے اسلامی بھائیو! اس کے علاوہ سیر و تفریح، کم اہم کام میں مصروفیت، بستر پر بے کار پڑے رہنا، درجنوں ایسی باتیں ہیں جو وقت کو ضائع کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ جو وقت گزر گیا اسے ہم واپس نہیں لاسکتے، جو وقت موجود ہے اسے بچالیجئے تو آنے والا وقت بہتر گزرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ ہم کیسے نادان ہیں کہ اگر کوئی ہمارا مال چھین لے تو ہمیں غصّہ بھی آئے، افسوس بھی ہو لیکن کوئی ہمارا وقت بے کار میں لے جائے تو ہمیں نقصان کا احساس بھی نہ ہو حالانکہ وقت مال سے کہیں زیادہ قیمتی ہے کیونکہ مال جانے کے بعد مل سکتا ہے وقت چلا گیا تو ہاتھ نہیں آئے گا۔ اللہ پاک ہمیں وقت کا قدر دان بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

ایڑیوں کی حفاظت

FRIST AID

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

جب ایڑیوں کی جِلد موٹی اور خشک ہو جائے تو اس میں نرمی اور لچک ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ جِلد پھٹنا شروع ہو جاتی ہے، ایڑیوں میں درد ہوتا ہے اور بَسا اوقات خون بھی رِستا ہے۔ **ایڑیاں پھٹنے کی وجوہات** زیادہ دیر ننگے پیر چلنا یا ہوائی چپل کا زیادہ استعمال، سخت جگہ پر زیادہ دیر کھڑے ہو کر کام کرنا، پیروں کی صفائی کا خیال نہ رکھنا، جسم میں مختلف وٹامنز، مِنرل اور زنک وغیرہ کی کمی، وزن کی زیادتی، مختلف بیماریاں مثلاً شوگر (Diabetes)، تھائرائڈ (Thyroid)، ڈاؤن سنڈروم (Down Syndrome)، ڈرمیٹائٹس (Dermatitis)، گردے کی بیماریاں (Kidney diseases)، لمفوما (Lymphoma) سوریاسس اور اگزیما (Psoriasis and eczema) وغیرہ۔ **احتیاطیں** مناسب سائز کے ہوادار جوتوں کا استعمال کریں۔ روزانہ کم از کم دو لیٹر پانی پئیں۔ پیروں کو زیادہ دیر گیلا رہنے سے بچائیں۔ پاؤں کو نیم گرم پانی سے دھوئیں، زیادہ گرم پانی استعمال نہ کریں۔ **علاج** 1 اپنے پاؤں کی ایڑی کو نرم کرنے کے لئے گلیسرین (Glycerin) یا پیٹرولیم جیلی (Petroleum Jelly) کا استعمال کریں۔ پیر کو نیم گرم پانی سے دھو کر اچھی طرح گلیسرین یا پیٹرولیم جیلی سے مساج کریں اور پھر موزے پہن لیں۔ 2 نیم گرم لیموں ملے پانی میں بیس منٹ تک پاؤں بھگو کر رکھیں، اس سے ایڑی کی سخت جلد نرم ہو گی۔ 3 روزانہ کھُردرے پتھر (Pumice stone) سے ایڑی کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کریں۔ پھٹی ہوئی ایڑیاں اگر زیادہ تکلیف دینے لگیں یا ان سے خون آنے لگے تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

* مستشفیٰ (کلینک) فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ، کراچی

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

نماز کا ثواب

ارشادِ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفَّار: اگر تم جان لو کہ دو رکعت نفل نماز کا ثواب کتنا ہے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے بھی بڑا سمجھو اور فرض نماز کا اجر تم جتنا بیان کرسکتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/421، رقم: 7596)

علم کے خزانے کیسے حاصل ہوئے؟

ارشادِ حضرت سیِّدُنا امام حُلْوانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی: میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کے ذریعے حاصل کیا، وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بغیر وُضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ (البحر الرائق، 1/350)

عبادت کی بنیاد

ارشادِ حضرت سیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی: ہر عبادت کی بنیاد علم پر ہے۔ (منہاج العابدین، ص16)

دولت کی مستی سے پناہ مانگو!

ارشادِ حضرت سیِّدُنا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی: دولت کی مَستی سے خدا کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص18)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

عطار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

زیتون کے تیل کا فائدہ

کولیسٹرول کے مریضوں کے لئے زیتون شریف کا تیل استعمال کرنا فائدہ مند ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4ذوالقعدۃ الحرام 1435ھ)

کان بجنے کا سبب

کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آوازِ جانگداز (اُمّتی اُمّتی) اس معصوم عاصی نواز (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے (کبھی کبھار) ہم (میں) سے کسی غافل و مدہوش کے گوش (کان) تک پہنچتی ہے، روح اسے اِدراک کرتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/712)

تھکاوٹ کا علاج

تھکاوٹ ہو جائے تو کیلا کھا لیجئے۔ کہا جاتا ہے کہ دو کیلے کھانے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5ربیع الاول 1439ھ)

خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا تکبر ہے

علماء و سادات کو یہ ناجائز و ممنوع ہے کہ آپ اپنے لئے سب سے اِمتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبّر ہے اور تکبّر مَلِک جبّار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/719)

اخلاص کی برکت

رِیاکاری سے بچتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ نیک اَعمال کرنے کی عادت بنایئے کہ مخلص شخص 1000 پردوں میں چُھپ کر بھی نیک کام کرے، اللہ پاک اسے لوگوں میں مشہور فرما دیتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 25ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

علماء کا دیگر مسلمانوں سے زیادہ احترام کیوں؟

علماء سادات کو ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ نے اِعزاز و اِمتیاز بخشا تو ان کا عام مسلمانوں سے زیادہ اِکرام امرِ شرع کا اِمتثال (یعنی عزت کرنا حکمِ شریعت پر عمل کرنا) اور صاحبِ حق کو اس کے حق کا اِیفا (حقدار کو اس کا حق پہنچانا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/718)

احکامِ تجارت

Rulings of Trade

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

اِجارہ کے وقت میں کوئی اور کام کرنا

کیا فرماتے ہیں عُلَمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک محکمہ میں مسجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری تھا، مکمّل کام ٹھیکے پر کروایا جارہا تھا، مسجد کے دوسرے فلور پر جانے کے لیے سیڑھی بنائی گئی، ٹھیکیدار نے سیڑھی کو پانی نہیں لگوایا، جب وہاں کے ذمّہ دار نے سیڑھی کو دیکھا تو اس نے ٹھیکیدار کو کہا کہ ”اس سیڑھی کو پانی لگوائیں ورنہ یہ خراب ہوجائے گی“، تو ٹھیکیدار نے جواباً کہا:”آپ کسی سے پانی لگوالیں، میں ایک ہزار روپے اجرت دے دوں گا“، پھر ٹھیکیدار نے اس محکمہ کے خادم سے اس کے اجارہ ٹائم میں پانی لگوایا اور اسے ایک ہزار روپے اجرت دیدی، حالانکہ اس خادم کا محکمہ میں جس کام پر اجارہ تھا وہ موجود تھا اس کو چھوڑ کر اس نے پانی لگایا۔ شرعی رہنمائی درکار ہے کہ 1 خادم کا وقتِ اجارہ میں سیڑھی کو پانی لگانے کا کام کرنا اور ہزار روپے اجرت لینا کیسا تھا؟ 2 اگر وہ اجرت کا حقدار نہیں ہے تو کیا یہ رقم خادم سے لے کر ٹھیکیدار کو واپس دی جائے یا مسجد کے فنڈ میں ڈال دیں؟ 3 خادم نے جتنا وقت سیڑھی کو پانی لگانے کا کام کیا اس کی اتنے وقت کی کٹوتی ہوگی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1 تا 3)صورتِ مسئولہ میں اس محکمہ کا خادم اجیرِ خاص ہے۔ اس کے لیے دورانِ اجارہ ٹھیکیدار سے سیڑھی کو پانی لگانے کا اجارہ کرنا، ناجائز و حرام تھا، البتّہ جب اس نے پانی لگا دیا تو وہ اجرت کا مستحق ہوگیا، لہٰذا جو اجرت ٹھیکیدار نے اسے دی وہ اسی کا حق ہے، وہ نہ تو ٹھیکیدار کو واپس دی جائے گی اور نہ ہی مسجد فنڈ میں ڈالی جائے گی، نیز خادم کے لیے لازم ہے کہ اس گناہ سے توبہ کرے اور جتنا وقت دورانِ اجارہ سیڑھی کو پانی لگایا اتنے وقت کا صحیح تعیّن کرکے اپنی اجرت سے کٹوتی کروائے۔

اس میں تفصیل یہ ہے کہ اجیرِ خاص (یعنی جو شخص خاص وقت میں خاص شخص کا اجیر ہو اس) پر لازم ہوتا ہے کہ وہ وقتِ اجارہ میں مُستاجر (جس کا ملازم ہے اس) کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے مطابق اچّھے طریقے سے کام سرانجام دے، اس دوران وہ اپنا ذاتی یا کسی اور کا کام یا دوسری جگہ اجارہ نہ کرے، اگر وہ کرے گا تو گنہگار ہوگا، اگر اس دوران وہ دوسری جگہ اجارہ کرے تو پہلے مقرّرہ کام میں سے جتنا وقت کام ترک کیا اتنے وقت کی کٹوتی کروانا بھی لازم ہوگا، البتّہ اس صورت میں دوسری جگہ جو کام کیا، اس کی اجرت کا اجیر مستحق ہوجاتا ہے۔

اجیرِ خاص کی تعریف کے متعلّق دُرِّ مختار مع رد المحتار میں ہے: ترجمہ: اجیرِ خاص کا دوسرا نام اکیلے شخص کا اجیر ہے، اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو وقتِ خاص میں کسی ایک کا کام کرے، اور یہ مدّتِ

*دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

اجارہ میں تسلیمِ نفس کے ساتھ اجرت کا حق دار ہوگا اگرچہ (مستاجر کی طرف سے کام نہ ملنے کی صورت میں) کام نہ کرے، مثلاً کسی کو ایک ماہ تک خدمت یا بکریاں چرانے کے لیے معیّن اجرت کے بدلے میں اجیر رکھنا۔ (درمختار، 9/117)

اجیرِ خاص کا بوقتِ اجارہ کسی دوسرے کا کام کرنے کے متعلّق درِّ مختار میں ہے: ترجمہ: اجیرِ خاص کو جائز نہیں کہ دوسروں کا کام کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اتنی رقم اس کی تنخواہ سے کاٹ لی جائے گی۔ (درمختار، 9/119)

محیطِ برہانی میں ہے: ترجمہ: جو شخص من کلّ الوجوہ اجیرِ خاص ہو یعنی خاص مدّت تک اس سے عقدِ اجارہ کیا گیا اور اس نے اسی مدّت میں دوسرے سے بھی ایسے کام پر اجارہ کر لیا کہ دونوں کام ایک ساتھ کرنا ممکن نہیں مثلاً کسی دن ایک درہم کے بدلے میں کھیتی کی کٹائی یا خدمت کرنے پر اجارہ کیا پھر جس سے اجارہ کیا تھا اس کے علاوہ کسی کے لیے کچھ وقت کھیتی کی کٹائی یا خدمت کرنے میں وقت صرف کیا تو پہلی جگہ سے پوری تنخواہ کا مستحق نہیں ہوگا (بلکہ جتنا ٹائم دوسری جگہ صرف کیا پہلی جگہ سے اتنی کٹوتی کروانی ہوگی) اور گناہ گار بھی ہوگا۔

(محیط برہانی، 9/331)

امامِ اہلِ سنّت سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: اجیرِ خاص پر وقتِ مقرّرہ معہود میں تسلیمِ نفس لازم ہے، اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ ہو۔۔۔۔ بہرحال جس قدر تسلیمِ نفس میں کمی کی ہے اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/506)

بہارِ شریعت میں ہے: اجیرِ خاص نے اگر دوسرے کا کام کیا تو جتنا کام کیا ہے اُسی حساب سے اُس کی اُجرت کم کردی جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ:14، 3/161)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تقریر کی اجرت لینا

کیا فرماتے ہیں عُلَماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ جو مقرّر پیسے طے کر کے آئے اور پیسے نہ ملنے پر نہ آئے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ ایسے مقرّر کا وعظ و نصیحت سننا چاہئے کہ نہیں؟ ایسے مقرّر کا وعظ سننا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فی زمانہ مقرّر کا تقریر و بیان کی اجرت لینا جائز ہے اور جو مقرّر طے کر کے اجرت لیتا ہے اس کا وعظ و بیان سننا جائز ہے بشرطیکہ صحیح العقیدہ سنّی ہو۔ امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین و ملّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ”اصل حکم یہ ہے کہ وعظ پر اجرت لینی حرام ہے۔ درِّ مختار میں اسے یہود و نصاریٰ کی ضلالتوں میں سے گنا مگر ”کم مّن احکام یختلف باختلاف الزّمان، کما فی العٰلمگیریۃ“ (بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں جیسا کہ عالمگیریہ میں ہے۔) کلیہ غیرِ مخصوصہ کہ طاعات پر اُجرت لینا ناجائز ہے ائمہ نے حالاتِ زمانہ دیکھ کر اس میں سے چند چیزیں بضرورت مستثنٰی کیں: امامت، اذان، تعلیمِ قرآنِ مجید، تعلیمِ فقہ، کہ اب مسلمانوں میں یہ اعمال بلانکیر معاوضہ کے ساتھ جاری ہیں، مجمع البحرین وغیرہ میں ان کا پانچواں وعظ گنا و بس۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں، میں چند چیزوں پر فتویٰ دیتا تھا، اب ان سے رجوع کیا، ازانجملہ میں فتویٰ دیتا تھا کہ عالم کو جائز نہیں کہ دیہات میں دورہ کرے اور وعظ کے عوض تحصیل کرے مگر اب اجازت دیتا ہوں، لہٰذا یہ ایسی بات نہیں جس پر نکیر لازم ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/538)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”بعض عُلَماء نے وعظ کو بھی ان امورِ مستثنٰی میں داخل کیا جن پر اس زمانہ میں اخذِ اجرت (اجرت لینا) مشائخِ متاخرین نے بحکمِ ضرورت جائز رکھا“۔

(فتاویٰ رضویہ، 19/435)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بزرگوں کے پیشے

امام بُخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ذریعۂ معاش

عبدالرحمٰن عطاری مدنی*

تعارف حضرت سیّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کا اسمِ گرامی محمد، کُنْیَت ابوعبداللہ اور والد کا نام اسماعیل ہے، آپ کی ولادت ازبکستان کے مشہور شہر بُخارا میں ہوئی، اس لئے آپ کو بُخاری کہا جاتا ہے۔ آپ اُمّتِ محمدیّہ کے بہت بڑے عالِم، مُحدّث، فقیہ، مجتہد تھے۔ آپ کے والد بھی بڑے عالِم اور حضرت سیّدُنا حمّاد بن زید اور سیّدُنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے شاگرد تھے اور والد صاحب کی کمائی اتنی پاکیزہ تھی کہ انہوں نے مرتے وقت ارشاد فرمایا: میرے علم کے مطابق میرے مال میں حرام اور شُبہ کا ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ والدۂ محترمہ مُستَجابُ الدَّعوات (یعنی جو دُعائیں مانگتیں، قبول ہوجاتی) تھیں۔ امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے کئی کُتُب تصنیف فرمائی ہیں جن میں سب سے زیادہ مقبول "صحیح بخاری" ہے، آپ نے اس کتاب کو تقریباً 16 سال میں مکمل فرمایا۔ امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کی ولادت 13 شوّالُ المکرّم 194ھ کو جمعۃُ المبارک کے دن ہوئی اور تقریباً 62 سال کی عمر میں 256ھ کو ہفتے کی رات وِصال فرمایا۔ آپ کی قبرِ مبارک کی مٹّی سے بہت عرصے تک خوشبو آتی رہی اور لوگ اسے برکت کے لئے لے جاتے رہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 11/1، تاریخ بغداد، 2/6، سیر اعلام النبلاء، 10/284، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 2/233، فتح الباری، 1/454)

ذریعۂ معاش امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کاشتکار اور تاجر تھے اور منقول ہے کہ والد کی وِراثت میں آپ کو بہت سا مال ملا جسے مُضارَبت[1] کے طور پر دیا کرتے تھے۔ (مصابیح الجامع للدمامینی، 5/49، فتح الباری، 1/454)

نیت بدلنا پسند نہیں کیا حضرت سیّدُنا بَکْر بن منیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کے پاس سامان بھیجا، شام کو آپ کے پاس کچھ تاجر آئے اور 5000 درہم کے نفع پر وہ سامان خریدنا چاہا تو آپ نے فرمایا: آج کی رات ٹھہر جاؤ، دوسرے دن تاجروں کا دوسرا گروہ آیا، انہوں نے 10 ہزار درہم کے نفع سے خریدنے کی پیش کش کی، امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے فرمایا: کل جو تاجر آئے تھے، میں نے ان کو فروخت کرنے کی نیّت کرلی ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں ہی سامان بیچا اور ارشاد فرمایا: میں اپنی نیّت بدلنا پسند نہیں کرتا۔ (تاریخ بغداد، 2/12)

ہر ماہ 500 کی آمدنی طلبِ علم میں خرچ امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھے ہر ماہ 500 درہم آمدنی ہوتی تھی اور میں وہ سب کی سب علم کی طلب میں خرچ کردیتا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/309)

ککڑی بہت پسند تھی حضرت سیّدُنا محمد بن ابو حاتم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کا ایک زمین کا ٹکڑا تھا جس کا آپ ہر سال 700 درہم کرایہ لیا کرتے تھے، کرایہ دار بعض اوقات امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کے لئے ایک یا دو ککڑیاں لایا کرتا تھا کیونکہ امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کو پکی ہوئی ککڑی بہت پسند تھی اور آپ اس کو خربوزے پر ترجیح دیتے تھے، امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی اس شخص کو ککڑی لانے کے سبب ہر سال 100 درہم دیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/308)

اللہ پاک ہمیں امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کی سیرت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی کمائی راہِ خدا میں اور حاجت مندوں پر خرچ کرنے کی سعادت نصیب کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مُضارَبت تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے جس میں ایک شخص کی طرف سے مال ہوتا ہے اور دوسرے شخص کی طرف سے کام۔ (بہار شریعت، 3/1، ملخصاً)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

حوصلہ اَفزائی اور حوصلہ شکنی

ابو صفوان عطاری مدنی*

کسی بھی کاروبار (Business) کی ترقّی کا اِنْحِصار اس میں کام کرنے والے مُلازمین پر ہوتا ہے، اگر مالک اپنے ملازمین کا خیال رکھے اور ملازمین بھی اچھے طریقے سے اپنا کام سر انجام دیں تو کاروبار اور ملازمین دونوں ہی ترقّی کے زِینے طے کریں گے۔ **حوصلہ اَفزائی ہر کسی کو اچھی لگتی ہے** بعض مالکان (Owners) مال و دولت کے غُرور اور بد خُلق و حوصلہ شکن رویے سے ملازمین کی غلطی پر ان کے دل کا شیشہ چکنا چور کر دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! حوصلہ اَفزائی ہر کسی کو اچّھی لگتی ہے چاہے ڈھنگ سے کام کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو، اگر کسی کے کام پر مُثبت اور تعمیری تنقید بھی اچھے انداز میں نہ کی جائے تو بھی وہ دل ہی دل میں تنقید کرنے والے کو بُرا جانتا ہے۔ **ملازمین کو ان کی غلطی پر سمجھانے کا انداز** ملازمین (Employees) کو ان کی غلطی پر سمجھانے کے لئے یہ انداز اپنایا جائے کہ پہلے ان کے کام کی خوبیاں شمار کروا کر حوصلہ اَفزائی کر دی جائے پھر خامیوں اور اِصلاح طلب پہلوؤں پر مناسب الفاظ میں اظہارِ خیال کر دیا جائے۔ بعض مالکان حکمتِ عملی سے کام نہیں لیتے اور جارِحانہ انداز میں تنقید کا نشانہ بنا کر اُن کے دل میں اپنے لئے بُغض و عداوت کا بیج بوتے رہتے ہیں، ایسوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور و فکر کی سخت حاجت ہے۔ **حوصلہ شکنی کاروبار کے لئے نقصان دہ** حوصلہ شکنی سے ملازم کے دل میں مالک کی عزت و احترام میں کمی آجاتی ہے۔ اس کے اندر اِحساسِ مَحرومی پیدا ہوتا ہے، خود اِعتمادی کا چَراغ بُجھ جاتا ہے اور وہ سپُرد کیا ہوا کام بحُسن وخُوبی بَروقت اَنجام دینے سے قاصر رہتا ہے بلکہ تَناؤ (Stress) کا شکار ہو کر مزید غلطیاں کرنے لگتا ہے اور یہ چیز کاروبار کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ لہٰذا ان کی اس طرح حوصلہ اَفزائی کریں کہ وہ سپُرد کئے ہوئے کاموں کو خُود اعتمادی اور عُمدگی سے انجام دے سکیں۔ **دلجوئی کاروبار کی ترقّی کا باعث** اگر کاروبار کو آگے لے کر چلنا ہے تو ملازمین کی چھوٹی موٹی غلطیاں (Mistakes) نظر انداز کر دیں، اگر ان سے اس طرح کے جملے کہیں گے کہ فلاں مُعاملے میں بالکل کورے ہو، تمہارے اندر اس کام کو کرنے کی صلاحیّت ہی نہیں ہے، اس سے ان کا دل ٹوٹ جائے گا اور وہ بے دِلی کے ساتھ کام کریں گے، جبکہ اس کے برعکس دلجوئی کرتے ہوئے اس طرح کہیں گے کہ یہ کام زیادہ مشکل نہیں ہے، تم یہ کام کر سکتے ہو، اس سے ان کا دل کھلے گا اور وہ اپنی غلطیوں پر نظرِ ثانی کر کے اِصلاح کی کوششوں میں لگ جائیں گے اور یوں کاروبار چمک اٹھے گا۔ کاروبار میں اضافہ اگرچہ مالک کے زَرخیز دماغ کا نتیجہ ہو سکتا ہے لیکن اس کی ترقّی میں ملازمین کا بہت عمل دخل ہوتا ہے، اس لئے مختلف مَواقع پر ملازمین کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں تاکہ وہ دل جَمعی کے ساتھ کاروبار کو ترقّی دینے میں مصروف رہیں۔ **ملازمین سے مرضی کے مطابق کام لینے کا طریقہ** اگر ملازمین سے اپنی مَرضی کے مُطابق کام لینا چاہتے ہیں تو ان سے صرف سختی اور ڈانٹ ڈَپَٹ والا راستہ اپنانے کے بجائے پیار و مَحبّت، نرمی اور حوصلہ افزائی والا رویّہ اپنائیے، آدمی جو بھی کام کرتا ہے وہ حوصلے کے ذریعے کرتا ہے کہ حوصلہ ہی آدمی کو آگے بڑھاتا ہے اور اسی حوصلے کی بنیاد پر محنت اور لگن کے ساتھ ملازمین اپنی ذِمّہ داریاں پوری کریں گے، عقلمند مالک وہی ہے جو ملازمین کی حوصلہ افزائی کرتا رہے اور اپنا کام نکالتا رہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے ملازمین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور شفقت بھرا نرم انداز اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے لئے

حضرت سیّدَتُنا رُبَیِّع بنتِ مُعَوَّذ انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

ابو محمد عطّاری مدنی*

جن خوش قسمت اور حوصلہ مند خواتین نے شجرِ اسلام کی آبیاری کے لئے بے مثال قربانیاں پیش کیں، مَصائب برداشت کئے، مشکل حالات میں بھی ثابت قَدَمی کا مُظاہرہ کیا، ان بلند ہمّت خواتین میں ایک حضرت سیِّدَتُنا رُبَیِّع رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی ہیں۔ **تعارف** آپ کا نام رُبَیِّع بنتِ مُعَوَّذ بن عَفْراء انصاریہ ہے اور والدہ کا نام اُمِّ یزید بنتِ قَیس ہے۔ آپ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے بنی نَجّار سے ہے۔ (الاصابۃ، 7/132) آپ کے والد حضرت سیِّدُنا مُعَوَّذ رضی اللہ تعالٰی عنہ وہ بدری صحابی ہیں جنہوں نے دشمنِ اسلام ابوجہل کو جہنم واصل کرنے میں حصّہ لیا نیز غزوۂ بدر ہی میں جامِ شہادت نوش کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 2/359) **تقریبِ نکاح** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کی شادی کی تقریب میں خاتم الانبیاء، محبوبِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود تشریف لائے۔ (الاستیعاب، 4/396) آپ کا نکاح جلیلُ القدر بدری صحابی حضرت سیِّدُنا ایاس بن بُکَیْر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہوا۔ ان سے آپ کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام محمد بن ایاس ہے۔ (طبقات ابن سعد، 8/329) کُتبِ سِیرت و تاریخ میں حضرت سیِّدَتُنا رُبَیِّع بنتِ مُعَوَّذ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے فضائل و کمالات بیان کئے گئے ہیں چنانچہ **بیعتِ رضوان کی سعادت** جن خوش نصیبوں نے بیعتِ رضوان کی سعادت پائی اور زبانِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جہنم سے آزادی کی بشارت پائی۔ (مسند احمد، 5/123، حدیث: 14784 ماخوذاً) ان میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا اسمِ گرامی بھی شامل ہے۔ **مجاہدین کی خدمت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ کئی غزوات میں شرکت کی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا خود فرماتی ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ غزوات میں مجاہدین کو پانی پلانے اور زخمیوں کے علاج مُعالجے کی خدمات سرانجام دیتیں۔ (بخاری، 2/276، حدیث: 2882 ملخصاً) **سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کرم نوازی** ایک بار آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں کچھ ہدیہ بھیجا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسَّلام نے اسے قبول فرمایا اور بدلے میں آپ کو مُٹھی بھر سونا عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کا زیور بنوا لینا۔ (الاستیعاب، 4/396) **نعتِ رسولِ پاک کا دلنشین انداز** ایک بار آپ سے کسی نے کہا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کیجئے تو آپ نے نہایت خوبصورت انداز میں حسنِ مصطفےٰ کا نقشہ یوں کھینچا: لَوْ رَاَیْتَہٗ لَرَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً اگر تم سرکار کی زیارت کرتے تو گویا طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھتے۔ (الاصابۃ، 7/133) **وصالِ مبارک** آپ کا وصالِ مبارک عبدالملک کے دورِ حکومت میں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/198) ایک قول کے مطابق آپ حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ حکومت تک زندہ رہیں۔ (اعلام للزرکلی، 3/15)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

طالبات کا ایامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیت سے قرآنِ عظیم پڑھنا

سوال کیا فرماتے ہیں عُلَمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدرسۃُ المدینہ لِلبَنات کے حفظِ قرآن کی بالغات طالبات ایامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیت سے قرآنِ عظیم پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایامِ مخصوصہ میں سبق یاد کرنے کی نیت سے بھی قرآنِ عظیم نہیں پڑھ سکتیں کہ ان دنوں میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنا حرام ہے البتّہ قرآن دیکھ اور سُن سکتی ہیں، لہٰذا عُذر کے دنوں میں اپنی منزل کو دیکھ لیا کریں یا کسی سے سُن لیا کریں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا خالو یا نابالغ بھائی کے ساتھ سفر کرنا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ 1 کیا بالغہ عورت اپنے نابالغ بھائی جس کی عمر دس سال ہے اور وہ سمجھ دار بھی ہے اس کے ساتھ سفرِ شرعی کر سکتی ہے؟ 2 کیا عورت اپنے خالو کے ساتھ سفرِ شرعی کر سکتی ہے جبکہ خالو سے مزید کوئی نسبی یا رضاعی رشتہ نہ ہو؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 شریعتِ مُطہّرہ کے اصولوں کی روشنی میں عورت کے لئے تین دن (یعنی 92کلومیٹر) کی راہ کے سفر میں شوہر یا عاقل بالغ یا کم از کم مُراہِق (قریبُ البلوغ) مَحرَم، قابلِ اعتماد غیر فاسق کا ساتھ ہونا ضروری ہے اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز و حرام و سخت گناہ ہے لہٰذا صورتِ مسئولہ (پوچھی گئی صورت) میں اس عورت کا اپنے دس سالہ بھائی کے ساتھ سفرِ شرعی کرنا ناجائز ہے کہ دس سالہ بچّہ نابالغ ہے مُراہِق بھی نہیں کہ مراہق کے لئے عُلَمائے کرام نے بارہ سال عمر بیان فرمائی ہے۔

2 شریعتِ مطہّرہ میں خالو کا حکم مثلِ اجنبی ہے لہٰذا عورت اس کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاولیٰ 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "محمد فصیح عطاری (زم زم نگر، حیدرآباد) عثمان عطاری (گجرات) محمد ارسلان عطاری (گوجرانوالہ)" انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے۔ **درست جوابات** (1) کھجور کا درخت (2) جنگِ موتہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) حیدر بن عامر (مرکز الاولیاء، لاہور) (2) محمد نذیر عطاری (خیر پور میرس) (3) عبدالغفور (راولپنڈی) (4) محمد یامین (باب المدینہ، کراچی) (5) غلام رسول (زم زم نگر، حیدرآباد) (6) بنتِ محمد ہارون (ٹھٹھہ) (7) محمد جہانگیر عطاری (مدینۃ الاولیاء، ملتان) (8) اُمِّ فیضان عطاریہ (باب المدینہ، کراچی) (9) مقصود (حب چوکی) (10) محمد اقبال عطاری (ساہیوال) (11) محمد امین عطاری (نوشہرو فیروز) (12) محمد احمد وقاص (مظفر گڑھ)

*دارالافتاء اہلِ سنت، مرکز الاولیاء لاہور

کھانا فریز کرنے کی احتیاطیں

کھانا جہاں ہمارے پیٹ کی آگ بُجھاتا ہے وہیں جسمانی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے لیکن گلی محلوں اور چوکوں پر یہاں تک کہ کچرا کونڈیوں پر بھی ضائع ہوتا دکھائی دیتا ہے لہٰذا ضرورت کے مطابق ہی کھانا پکانا چاہئے، پھر بھی اگر بچ جائے اور اسے کچھ وقت کے لئے محفوظ کرنا ہو تو فریز کرکے اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے حوالے سے چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے۔

کھانا فریز کرنے کی چند احتیاطیں (1) فریزر میں گرم کھانا رکھنے سے احتیاط کیجئے کہ گرم اشیاء رکھنے سے اس کا دَرَجۂ حرارت بڑھ جاتا اور بجلی زیادہ خَرچ ہوتی ہے (2) بہت سارا کھانا ایک ساتھ رکھنے سے احتیاط کیجئے کہ مکمل طور پر ٹھنڈا نہیں ہوپاتا اور جلد خراب ہوجاتا ہے (3) کھانے کو پلاسٹک کے چھوٹے سائز کے ڈبوں میں فریز کرنا چاہئے کیونکہ ڈبے کا سائز جس قدر بڑا ہوگا اسی قدر اشیاء کے جمنے کا عمل سُست ہوگا نتیجۃً کھانا جلد خراب ہوگا (4) فریز کی گئی تمام خوراک کی فہرست بناکر اسے فریزر پر چسپاں کر دیجئے یا پھر کچن میں لگا لیجئے، ہر بار نئی اشیاء رکھنے سے پہلے ان کو فریز کرنے کی تاریخ ضرور لکھ لیجئے اور ساتھ ہی تھوڑے تھوڑے عرصے بعد معائنہ کرتے رہئے تاکہ غیر ضروری یا ناقابلِ استعمال خوراک سے فریزر بھرا نہ رہے (5) سبزیوں کو ریفریجریٹر میں رکھنے سے پہلے نہ دھوئیے اور نہ ہی انہیں کاغذ کی تھیلیوں میں بند کرکے رکھئے کیونکہ اس طرح کاغذ ریفریجریٹر کی نمی جذب کرلیتا ہے اور کھانے کی چیزوں سے چپک جاتا ہے (6) اس اصول کو اپنی زندگی کا حصّہ بنالیجئے کہ بچ جانے والا کھانا صرف ایک بار استعمال کیجئے۔ مثال کے طور پر پگھلی ہوئی آئسکریم کو دوبارہ فریز نہ کیجئے، کیونکہ ایک بار پگھلنے کے بعد اس میں بیکٹیریا کی اَفزائش ہونے لگتی ہے۔ فریز کی ہوئی ہر قسم کی غذا کو صرف ایک بار پکایا یا گرم کیا جائے، کیونکہ انہیں دوبارہ فریز کرکے کھانے سے پیچیدہ اَمراض کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

کھانا فریز کیجئے مگر! کھانا فریز کرنے کے مدنی پھول اپنی جگہ مگر ہمیں شریعتِ مُطَہَّرہ کے مزاج کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہئے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، 9/779) حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مومن ایک ننھّی سی بکری کی طرح ہے جس کو مٹھی بھر خُشک کھجور، ایک مٹھی جَو اور ایک گھونٹ پانی کافی ہے اور منافق ایک درندے کی طرح ہڑپ ہڑپ کھاتا اور نگلتا ہے۔ اس کا پیٹ اپنے پڑوسی کی خاطر نہیں سُکڑتا اور وہ اپنے بھائی پر اپنی کسی چیز کا ایثار نہیں کرتا۔ (قوت القلوب، 2/324) امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: کاش ہمارے اندر بھی جذبۂ ایثار پیدا ہو جائے۔ ہائے ہائے! ہم تو ٹھونس ٹھونس کر پیٹ بھر لینے کے بعد بچا ہوا کھانا بھی ایثار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے بلکہ آئندہ کھانے کیلئے اُس کو فریزر میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ کاش! ایثار کا عظیمُ الشّان ثواب حاصل کرنے کا ہمارا بھی ذہن بن جاتا۔ (پیٹ کا قفلِ مدینہ، ص789)

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کی قدر کرنے والے اور دیگر عاشقانِ رسول کا خیال کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُمِّ نور عطاریہ

شانِ صدیقِ اکبر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

ابو النّخبین عطّاری مدنی*

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ماہِ وصال جُمادَی الاُخریٰ کی مناسَبت سے آپ کے فضائل پر مشتمل 12 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مَدَنی گلدستہ پیشِ خدمت ہے۔

باغِ جنّت کے پھول لایا ہوں
میں حدیثِ رسول لایا ہوں

1. اے ابو بکر! بے شک میری امّت میں سے تم پہلے شخص ہو جو جنّت میں داخل ہو گے۔ (ابوداؤد،4/280، حدیث: 4652)
2. جس قوم میں ابو بکر موجود ہوں تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ کوئی اور ان کی امامت کرے۔ (ترمذی، 5/379، حدیث: 3693)
3. (اے ابو بکر!) تم آگ سے اللہ تعالٰی کے آزاد کردہ ہو۔ (ترمذی، 5/382، حدیث:3699)
4. مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا۔ (ابن ماجہ، 1/72، حدیث:94)
5. (اے ابو بکر!) تم میرے حوضِ کوثر اور غار کے ساتھی ہو۔ (ترمذی، 5/378، حدیث: 3690)
6. اگر میں کسی کو خلیل[1] بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور دوست ہے۔ (مسلم، ص998، حدیث: 6172)
7. ہم نے ابو بکر کے سوا سب کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے البتّہ ان کے احسانات کا بدلہ اللہ کریم قیامت کے دن خود عطا فرمائے گا۔ (ترمذی،5/374، حدیث:3681)
8. بے شک تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنی جان ومال سے میرے ساتھ حسنِ سلوک ابو بکر نے کیا ہے۔ (ترمذی، 5/373، حدیث: 3680)
9. جسے دوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا ہو وہ ابو بکر کو دیکھ لے۔ (معجم اوسط،6/456،حدیث:9384)
10. حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بارگاہِ رسالت میں سوال کیا: کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ ارشاد ہوا: ہاں! عمر (کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں)۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: حضرت ابو بکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عمر کی تمام نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی مثل ہیں۔ (مشکوٰۃ،2/423،حدیث: 6068)
11. بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: لوگوں میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ۔ دوبارہ عرض کی گئی: مَردوں میں سے کون؟ ارشاد ہوا: ان کے والد (یعنی ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ)۔ (بخاری، 2/519، حدیث:3662)
12. نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ حاضرین سے روزہ، نمازِ جنازہ، مسکین کو کھانا کھلانے اور مریض کی عِیادت سے متعلّق سوال کیا کہ آج کس نے یہ اعمال کئے ہیں؟ حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر مرتبہ عرض کرتے: میں نے یہ عمل کیا ہے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ تمام اوصاف فقط اسی شخص میں جمع ہوں گے جو جنّتی ہو گا۔ (مسلم، ص398، حدیث: 2374)

رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صدّیقِ اکبر کا

[1] خلیل یعنی ایسا دوست کہ دل میں اس کے سوا دوسرے کی جگہ نہ ہو۔ (مظاہر اشعر ...، ص224)

*ماہنامہ فیضان مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

پہلے امیرِ مکہ حضرت سیِّدُنا عَتّاب بن اَسِید رضی اللہ تعالٰی عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

سن 8ہجری ماہِ رمضان میں فتحِ مکّہ کے بعد نورِ ایمان مکّۂ مکرمہ زادھَااللہُ شرفاًوَّ تعظیماً کے گھر گھر میں داخل ہوچکا تھا، لوگ جوق دَر جوق آکر رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کرنے لگے، مختلف روایات کے مطابق 17، 18، یا19 دن مکّۂ معظّمہ میں گزار کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مقامِ حُنَین کی جانب کُوچ فرمایا۔ اس وقت ایک ایسی قابلِ اعتماد ہستی اور جانثار ساتھی کی ضَرورت پیش آئی جو یہاں کے نظم و نَسق اور انتظامی مُعاملات سنبھالنے کی صلاحیتوں سے مالا مال ہو۔ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ انتخاب ایک ایسے صَحابی پر جا ٹھہری جو مذکورہ صِفات سے مُتَّصِف ہونے کے ساتھ ساتھ متّقی، صالح، مسلمانوں کے مدد گار اور مکّۂ مکرمہ زادھَااللہُ شرفاًوَّ تعظیماً کے رہائشی بھی تھے۔ (طبقات ابن سعد، 2/102تا104، زرقانی علی المواہب، 3/485) چنانچہ اس ہستی کو مکّۂ مکرمہ زادھَااللہُ شرفاًوَّ تعظیماً کا امیر مقرّر کرتے ہوئے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں مکّے والوں پر امیر بنایا، یہ دیکھ کر اہلِ مکّہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ نے ایک سخت مزاج دیہاتی کو ہم پر امیر مقرّر کردیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے رات خواب میں دیکھا کہ یہ جنّت کے دروازے کے پاس آئے اور اس کے کُنڈے کو پکڑ لیا پھر اسے زور سے ہلایا تو ان کے لئے دروازہ کھول دیا گیا پھر یہ اس میں داخل ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے سبب اسلام کو معزّز کیا ہے جب کوئی مسلمانوں پر ظلم کرنا چاہے گا تو اِن کی حمایت مسلمانوں کے ساتھ ہوگی۔ پیارے اسلامی بھائیو! فتحِ مکّہ کے بعد مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہُ شرفاًوَّ تعظیماً کے سب سے پہلے امیر بننے کا شرف پانے والی شخصیت حضرت سیِّدُنا عَتّاب بن اَسِید اُموی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تھی، اس وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمرِ مبارک مختلف روایات کے مطابق 18 یا 21 سال تھی۔ (سیرت حلبیہ، 3/149تا150)

قبولِ اسلام دولتِ ایمان سے سرفراز ہونے سے پہلے آپ اسلام کو سخت ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ جب فتحِ مکّہ کے بعد ظہر کی نماز کا وقت آیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے حضرت سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ کی ایمان افروز صَدا بلند ہوئی اور حرم کے حِصار اور کعبہ کے دَرودیوار پر ایمانی زندگی کے آثار نمودار ہوئے تو آپ کی غیرت کی آگ بھڑک اُٹھی اور یہ الفاظ زبان سے نکلے: خدا نے میرے باپ کی لاج رکھ لی کہ اس آواز کو سُننے سے پہلے ہی اسے دنیا سے اُٹھالیا۔ (سیرت حلبیہ، 3/145 مفہوماً) مگر سیِّدِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فیضِ صحبت سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دل میں نورِ ایمان کا سورج چمک اُٹھا اور صادقُ الایمان مسلمان بن گئے۔

قبیلہ و کُنْیت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ قرشی، اُمَوی ہیں جبکہ کُنْیت "ابو عبد الرَّحمٰن" یا "ابو محمد" تھی۔ (اسد الغابہ، 3/575)

مکّے کے پہلے امام مکّۂ معظّمہ میں لوگوں کو باجماعت نماز پڑھانے کے لئے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ ہی کا چناؤ ہوا اس طرح آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مکّۂ مکرمہ زادھَااللہُ شرفاًوَّ تعظیماً میں باجماعت نَماز پڑھانے والے پہلے امام مقرّر ہوئے اس دوران دینی احکام اور فقہی مسائل سکھانے کی ذِمّہ داری حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تھی۔

نمازِ باجماعت کا اہتمام آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ منافقین پر سختی اور مومنوں پر نرمی کیا کرتے تھے اور فرماتے: خدا کی قسم! میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ نَماز میں جماعت سے پیچھے رہنے والے کی گردن اُڑادوں گا کیونکہ باجماعت نَماز سے پیچھے رہنے والا منافق ہوتا ہے۔ (سیرت حلبیہ، 3/149) یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی تھی کہ دورِ رسالت میں نَماز سے کوئی مسلمان دُور نہیں رہتا تھا جبکہ منافقین ہی نَماز میں

*مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

حاضری سے کتراتے تھے۔ **فضائل و مناقب** فتحِ مکّہ سے پہلے ایک رات سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ ارشاد فرمایا: مکّہ میں قُریش کے چار افراد ایسے ہیں کہ میں جنہیں شِرک سے دُور سمجھتا ہوں اور ان میں اسلام کی رغبت پاتا ہوں، ان میں سے ایک عَتّاب بن اَسِید ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 15/106 ماخوذاً) ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: میں دو نوجوانوں کو آگ سے الگ رکھتا ہوں عَتّاب بن اَسِید اور اَبان بن سعید، یہاں راوی کو شک ہے کہ شاید دوسرے جُبَیر بن مُطعِم ہیں۔ (مصنف عبد الرزاق،10/231، رقم:20599) **فتحِ مکّہ کے بعد پہلا حج** سن 8 ہجری میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سرپرستی میں مسلمانوں نے حج کی سعادت پائی تھی، اس وقت تک مشرکین بھی اپنے طریقے سے حج کیا کرتے تھے پھر 9 ہجری میں حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو امیرُ الحج بنا کر روانہ کیا گیا اور مشرکین کو حج کرنے سے روک دیا گیا۔ (الاستیعاب، 3/144) **دو کپڑوں کا حساب** ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا عَتّاب بن اَسِید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خانۂ کعبہ سے اپنی پیٹھ لگا کر ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! پیارے آقا، سرکارِ دو جہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے جس کام پر نگران مقرر کیا، وہ میں نے درست طریقے سے کیا، سوائے دو کپڑوں کے، جو میں نے اپنے غلام کَیسان کو پہنا دیئے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 16/176) لہٰذا کوئی مجھ سے مطالَبہ نہ کرے کہ عَتّاب نے مجھ سے فُلاں چیز چھینی ہے۔ **روزانہ کی آمدنی** پھر فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے لئے روزانہ کے دو درہم مقرّر کئے ہیں اور اللہ تعالٰی اس پیٹ کو بھرتا نہیں ہے جس کے لئے روزانہ دو درہم بھی کم پڑ جاتے ہوں۔ (اسد الغابہ، 3/576) **وصالِ مبارک** حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری وفات کے بعد حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو اسی عہدے پر برقرار رکھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کم و بیش 25 سال کی عمْر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ یاد رہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور امیرِ مکّہ یعنی حضرت سیّدُنا عَتّاب بن اَسِید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصالِ مبارک ایک ہی دن سن 13 ہجری 22 جُمادَی الاُخریٰ کو ہوا تھا۔ (الوافی بالوفیات، 19/289)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تذکرۂ صالحین

امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حافظ عرفان حفیظ عطاری مَدَنی*

کوفہ شہر میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حلقۂ درس سے تشنگانِ علم (علم کے پیاسے) اپنی پیاس بجھا رہے تھے۔ ایک دن ایک لڑکا حاضر ہوا۔ ذہانت جس کے چہرے سے عِیاں (ظاہر) تھی۔ اس نے امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے پوچھا: اس نابالغ لڑکے کے بارے میں آپ کا فتویٰ کیا ہے جو رات کو عشا کی نماز پڑھ کر سوئے اور اسی رات فجر سے پہلے وہ بالغ ہو جائے، کیا اُسے نمازِ عشا دوبارہ پڑھنی چاہئے؟ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے فرمایا: ہاں! اسے نماز دُہرانی ہوگی۔ یہ سنتے ہی وہ لڑکا اُٹھا اور مسجد کے ایک کونے میں جا کر نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ اس امامِ ذِی شان نے اس نوجوان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ لڑکا اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی ترقّی کرے گا۔

(بلوغ الامانی، ص 5 مفہوماً)

پیارے اسلامی بھائیو! زمانے کی آنکھوں نے دیکھا کہ امامِ اعظم حضرتِ سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظرِ فیض اثر پانے والا یہ نَوعمر لڑکا اپنے وقت کا امام بنا اور دنیا میں آج تک امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

الاکرم کا فرمان پورا ہوا اور آپ مُجْتَہِد فِی الْمَذْہَب[1] کے منصب پر فائز ہوئے۔ **ولادت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیدائش مبارکہ 132ھ کو مشرقی عراق کے شہر واسط میں ہوئی۔ آپ کا نام محمد بن حسن اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ **ایک ہفتے میں حفظِ قراٰن** اس واقعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی بارگاہ میں علمِ فقہ سیکھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ پہلے قراٰنِ پاک یاد کرکے آؤ۔ آپ ایک ہفتے میں قراٰنِ پاک حفظ کرکے دوبارہ حاضرِ خدمت ہوگئے اور امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے انہیں اپنی شاگردی میں قبول فرمالیا۔ (بلوغ الامانی، ص6،4) **اساتذہ** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے امامِ اعظم اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما سمیت امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثَوری، مِسْعَر بن کِدام اور عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین جیسی عظیم ہستیوں سے علم حاصل کیا۔ (تاریخ بغداد، 2/169) **منفرد اعزاز** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت کا ایک منفرد پہلو یہ بھی ہے کہ مذاہبِ اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) میں سے ہر ایک نے آپ سے بِالواسطہ یا بِلاواسطہ (Direct) اِستفادہ کیا ہے۔ امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے آپ سے براہِ راست علم سیکھا، فقہِ مالکی کی کتبِ اسدیہ کے مؤلّف اسد بن فُرات رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امام محمد کے شاگرد تھے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا کہ مشکل ترین مسائل کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کتابوں سے۔ (بلوغ الامانی، ص9، مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ للذھبی، ص79تا86ماخوذاً) ان چاروں مذاہب میں آپ کا فیضان پایا جاتا ہے۔ **ذوقِ مطالعہ** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رات کو بہت کم سوتے اور اکثر وقت مطالعہ میں گزارتے۔ جب کوئی مسئلہ حل ہوجاتا تو فرماتے: بھلا شہزادوں کو یہ لذّت کہاں نصیب ہوسکتی ہے۔ کسی نے پوچھا: آپ سوتے کیوں نہیں؟ تو فرمایا: میں کیسے سوجاؤں جب لوگوں کی آنکھیں (شرعی مسائل میں) ہم پر اعتماد کرکے سوئی ہوئی ہیں۔ (بلوغ الامانی، ص7، جامع الاحادیث، 1/285) **مشہور کتب** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کثیرُ التّصانیف بزرگ تھے۔ علمِ حدیث میں آپ کی مشہور کتاب مؤطا امام محمد ہے جس کی اکثر روایات آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے لی ہیں۔ اسی طرح کتابُ الآثار بھی علمِ حدیث میں آپ کی مشہور تالیف ہے۔ اس کے علاوہ فقہِ حنفی میں آپ کی چھ کتابوں کا مجموعہ مشہور ہے جنہیں ظاہرُالرّوایہ کہا جاتا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں: اَلْجَامِعُ الْکَبِیْر، اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر، اَلسِّیَرُ الْکَبِیْر، اَلسِّیَرُ الصَّغِیْر، مَبْسُوط، زِیَادات۔ اس کے ساتھ ساتھ فقہِ حنفی ہی میں اَلْجُرْجَانِیَّات، اَلْکَیْسَانِیَّات، اَلْھَارُوْنِیَّات، اَلرَّقِّیَّات بھی مشہور ہیں۔ (جامع الاحادیث، 1/288، 290، 293) **مبارک فرمان** امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد فرماتے ہیں: میرے والد نے 30ہزار درہم چھوڑے تھے جن میں سے 15ہزار درہم کو میں نے علمِ حدیث اور علمِ فقہ حاصل کرنے پر خرچ کیا۔ (تاریخ بغداد، 2/170) **چیف جسٹس** حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وصال کے بعد آپ عراق کے قاضیُ القضاہ (چیف جسٹس) مقرر ہوئے۔ **وصال** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال 14 جُمادَی الاُخریٰ 189ھ میں ہوا۔ انہی دنوں میں آپ کے خالہ زاد بھائی امام کسائی (جو علمِ لغت کے مشہور امام ہیں) کا بھی انتقال ہوا۔ ان دونوں ہستیوں کو "رَے" کے مقام پر دفن کیا گیا۔ اس وقت کے خلیفہ ہارونُ الرّشید نے اس وقت ایک جملہ کہا تھا کہ آج میں نے فقہ اور لغت دونوں کو "رَے" میں دفن کر دیا۔ کسی نے امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کَیْفَ کُنْتَ فِیْ حَالِ النَّزْعِ آپ نے حالتِ نزع کو کیسا پایا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت مُکاتَب غلام کے متعلّق فکر و تأمّل میں کھویا ہوا تھا مجھے تو پتا ہی نہیں چلا کہ میری روح کب نکلی؟ (تعلیم المتعلم، ص99) اللہ تعالٰی کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) وہ مُقلّد مجتہد جو اپنے امام کے بنائے گئے قوانین کی روشنی میں اَحکام کے اِستنباط کی اَہلیّت رکھتا ہو اگرچہ وہ اپنے امام کی فُروع میں مُخالفت کرتے ہوں مگر اصول میں اپنے ہی امام کی پیروی کرتا ہو۔ جیسے امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما۔ (رد المحتار، 1/181، جد الممتار، 1/301)

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال/عرس جُمادَی الاُخریٰ میں ہے۔

مزار حضرت خواجہ محمد بابا سَماسی

مزار حضرت محمد مجیبُ اللہ قادری پھلواری

مزار حضرت ابوالمکارم محمد فاضل قادری گیلانی کشمیری

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 34 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جُمادَی الاُخریٰ 1438 اور 1439 ہجری کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 15 کا تعارُف ملاحظہ فرمایئے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** 1 صاحبِ دارِ اَرقم حضرت **سیّدُنا اَرقَم بن ابی ارقم مخزومی قُرَیشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمُ الاسلام صحابی، جلیلُ القدر شخصیت کے مالک، تمام غزوات میں شرکت کرنے والے مجاہد، کاتبِ وحی، راویِ احادیث اور اوّلین مہاجرین سے ہیں، کوہِ صَفا کے نیچے واقع اسلام کا پہلا مرکز دارِ اَرقم آپ کا ہی گھر تھا۔ آپ کا وصال 55ھ یا 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا اور جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ (اسد الغابہ، 1/95، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 5/279) 2 رسولُ اللہ کے غلام حضرت **سیّدُنا ابوکَبشَہ سُلَیم اَنماری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت سَرزمینِ دَوس میں ہوئی اور 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بدری صحابی، مہاجر اور تمام غزوات میں شرکت کرنے والے مجاہد تھے۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 4/152) 3 امیرِ مکّہ حضرت **سیّدُنا عَتّاب بن اَسید اُمَوی قرشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ خاندانِ اُمَوی کے چشم وچراغ، صالح و متقی، مؤمنین پر رحیم، منافقین پر شدید، عالم و فاضل اور راویِ حدیث تھے، فتحِ مکّہ کے دن ایمان لائے، رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں امیرِ مکّہ کے عہدے سے نوازا، آخری عمر تک امیرِ مکّہ رہے۔ آپ کا وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ کو مکّۂ مکرمہ میں ہوا۔ (اسد الغابہ، 3/575، الوافی بالوفیات، 19/289) **اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السَّلام** 4 مفتیِ عراق، ضیائے دین حضرت **شیخ ابونجیب عبدالقاہر صدیقی سہروردی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش 490ھ کو سہرورد (صوبہ زنجان) ایران میں ہوئی اور وصال بغداد عراق میں 17 جُمادَی الاُخریٰ 563ھ کو ہوا۔ آپ فاضل و مدرس جامعہ نظامیہ بغداد، فقیہِ شافعی، صوفیِ باصفا اور آدابُ المریدین سمیت کئی کتب کے مصنف تھے۔ بانیِ سلسلۂ سہروردیہ حضرت شیخ شہابُ الدّین عمر سہروردی آپ کے بھتیجے، شاگرد اور جانشین ہیں۔ (وفیات الاعیان، 3/175، نفحات سہروردیہ، ص61تا75) 5 شیخُ المشائخ حضرت **امام عفیفُ الدّین عبداللہ بن اسعد یافعی سہروردی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 678ھ کو یمن میں ہوئی اور 20 جُمادَی الاُخریٰ 768ھ کو مکّۃُ المکرّمہ میں وصال فرمایا آپ جامعِ علوم عقلیہ و نقلیہ، عارف بِاللہ، زاہد، شیخُ الصّوفیہ، کاتب، صوفی، شاعر اور کثیر کتب کے مصنف ہیں۔ مراٰۃُ الجنان اور رَوضُ الرِّیاحین آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (بزم اولیا، ص15، الدرر الکامنہ، 2/247، 249) 6 شیخِ طریقت حضرت **خواجہ محمد بابا سَماسی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت سَماس (نزد رامیتن ولایت بخارا) ازبکستان میں ہوئی۔ آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخ

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

طریقت تھے اور بانیِ سلسلۂ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤالدّین نقشبند آپ کے بھی زیرِ تربیت رہے۔10 جُمادَی الاُخریٰ 755ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک مقامِ پیدائش میں ہے۔(تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص314تا318) 7 برادرِ داتائے سرحد شیخ جنید پشاوری حضرت پیر سیّد ابوالمکارم محمد فاضل قادری گیلانی کشمیری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ٹھٹھہ شریف (بابُ الاسلام سندھ) میں 1049ھ کو ہوئی اور وصال 19 جُمادَی الاُخریٰ 1117ھ کو سرینگر کشمیر میں فرمایا۔ آپ عالمِ باعمل، چشم و چراغِ خاندانِ غوثِ اعظم، مبلغِ کشمیر، شیخِ طریقت اور بانیِ زیارت پیر دستگیر صاحب خانیار سرینگر ہیں۔(تذکرہ مشائخ قادریہ، ص177تا178) 8 تاجُ العارفین حضرت مخدوم شاہ محمد مجیبُ اللہ قادری پھلواری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1095ھ میں پھلواری شریف میں ہوئی۔ جامعِ معقولات و منقولات، شیخِ طریقت اور بانیِ خانقاہ عمادیہ و خانقاہ مجیبیہ تھے۔ 20 جُمادَی الاُخریٰ 1191ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف (ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) ہند میں ہے۔(تذکرۃ الصالحین، ص108)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام 9 سیّدُ القُرّاء حضرت امام ابو محمد قاسم بن فِیرُّہ شاطبی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 538ھ شاطبہ (Xàtiva) اندلس میں ہوئی اور 28 جُمادَی الاُخریٰ 590ھ کو وصال فرمایا، مَقْبَرَہ قاضی عبدالرّحیم بیسانی قرافہ قاہرہ مصر میں دفن کئے گئے۔ آپ فقہ، حدیث، لغت، علمِ الرّؤیا اور علمِ قراءت میں کامل، کئی کتب کے مصنف، مدرسۃُ الفاضلیہ قاہرہ کے استاذ، قراءت کے امام اور ولیِ کامل تھے۔ چھ تصانیف میں مَتْنُ الشَّاطِبِیَہ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی۔ (طبقات شافعیہ، 7/270، وفیات الاعیان، 3/498، 500) 10 شمسُ العلماء حضرت علّامہ ظہور الحسین مجددی رامپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1274ھ میں ہوئی اور وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 1342ھ کو رامپور (یوپی، ضلع لکھنؤ) ہند میں ہوا۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، صدر مدرس دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، بشمول مفتیِ اعظم ہند سینکڑوں علما کے استاذ اور کئی دَرسی کتب کے مُحَشِّی ہیں۔(ممتاز علمائے فرنگی محل، ص417تا419) 11 مُحِبِّ اعلیٰ حضرت، علّامہ حافظ محمد عبدالرّحمٰن محبّٰی صدیقی نظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1272ھ پوکھریرا (ضلع سیتامڑھی، بہار) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، مناظرِ اسلام، شیخِ طریقت، مصنّفِ کتب، استاذُ العلماء، مدرسہ نورُ الہدیٰ، انجمن نورُ الاسلام اور رسالہ نورُ الہدیٰ کے بانی تھے۔ 31 تصانیف میں رسالہ اِثباتِ تقلیدِ شرعی بھی ہے۔ 18 جُمادَی الاُخریٰ 1351ھ کو وصال فرمایا مزار پوکھریرا میں ہے۔(تذکرہ علماء اہل سنت سیتامڑھی، 328تا335) 12 عالمِ باعمل، حضرت مولانا مفتی محمد امین الدّین بدایونی نعیمی چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1332ھ کو موضع ندائل (تحصیل سہسوان ضلع بدایون یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 27 جُمادَی الاُخریٰ 1381ھ کو کامونکی منڈی (ضلع گوجرانوالہ) پاکستان میں ہوا۔ آپ استاذُ العلماء، تلمیذِ صدرُ الافاضل، بہترین واعظ اور عاشقِ کتب تھے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص105) 13 معینُ الملّت حضرت علّامہ مفتی حکیم غلام معینُ الدّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1342ھ کو مراد آباد (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 12 جُمادَی الاُخریٰ 1391ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں فرمایا۔ تدفین میانی صاحب قبرستان (برلبِ بہاولپور روڈ) مرکزُ الاولیاء لاہور میں ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، تلمیذ و مریدِ صدرُ الافاضل، بانیِ ہفت روزہ سوادِ اعظم، 50 کے قریب عربی کتب کے مترجم اور فعّال شخصیت کے مالک تھے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص361) 14 سیّدُ العلماء حضرت علّامہ پیر سیّد آلِ مصطفیٰ اولادِ حیدر مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی شاگردِ صدرُ الشّریعہ، خلیفہ تاجُ العلماء، حاذق طبیب، مفتیِ اسلام، صاحبِ طرز خطیب، نعت گو شاعر، قومی و ملی رہنما، بانیِ سنّی جمعیۃ العلماء اور سلسلۂ قادریہ برکاتیہ کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کی ولادت 1333ھ کو مارہرہ مطہرہ (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں ہوئی، 11 جُمادَی الاُخریٰ 1394ھ کو بمبئی میں وصال فرمایا اور مارہرہ مطہرہ میں دفن کئے گئے۔(مبیٔ عظمیٰ کی مختصر تاریخ، ص181تا211) 15 خطیبُ البراہین حضرت مولانا صوفی محمد نظامُ الدّین مصباحی برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1346ھ موضع "اگیا" (چھاتا، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ فاضل الجامعۃُ الاشرفیہ، شیخُ الحدیث، مصنّفِ کتب، بہترین خطیب اور شیخِ طریقت تھے۔ یکم جُمادَی الاُخریٰ 1434ھ کو وصال فرمایا، مزار شریف موضع "اگیا" میں ہے۔(ماہنامہ کنز الایمان ہند، مارچ 2014، ص37 وغیرہ)

عرب عالمِ دِین اور امیرِ اہلِ سنّت کی ملاقات سلسلۂ شاذلیہ کے بزرگ فضیلۃُ الشّیخ، حضرت العلّام عبد الهادی محمد الخَرسہ حفظہ اللہ تعالیٰ عرب کے مشہور عالمِ دین ہیں۔ آپ ملکِ شام کے شہر دِمشق میں پیدا ہوئے، شام کے اکابر عُلَمائے کرام اور جامعہ ازہر مصر سے علم حاصل کیا۔ آپ نہ صرف کئی کتابوں کے مؤلف ہیں بلکہ طلبۂ کرام کی ایک بڑی تعداد آپ کے فیضانِ علم سے مستفید ہورہی ہے اور آج کل آپ کی رہائش لُبنان کے شہر طَرابُلس میں ہے۔ 29نومبر 2018ء کو بروز جمعرات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں آپ کی تشریف آوری ہوئی اور جامعۃُ المدینہ سمیت مختلف شعبہ جات کا دورہ فرمایا۔ رات کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے بعد امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعوت پر اِن کی رہائش گاہ "بیتُ البَقیع" تشریف لائے جہاں دونوں بزرگوں کی ملاقات ہوئی۔

دوپہر کو جامعۃُ المدینہ کے طَلَبہ کے درمیان اور رات کو امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات کے موقع پر آپ نے جن محبت بھرے، عاجزی والے خیالات کا اظہار فرمایا ان میں سے چند کے ترجمہ کا خلاصہ درج ذیل ہے: ✿ دعوتِ اسلامی جس طرح ہَمہ جہت، منظّم اور مرتّب انداز میں کام کررہی ہے، ایسا کام اسلامی دنیا میں بہت کم پایا جاتا ہے ✿ نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں یہاں ہر اسلامی بھائی اپنی تمام تر عقلی، جسمانی، علمی اور مالی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مصروفِ عمل ہے ✿ حقیقت میں یہ کسی ایک کا نہیں بلکہ پوری امّتِ اسلامیہ کا کام ہے ✿ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ امیرِ اہلِ سنّت کی عمر اور صحت میں خیر و برکت اور آپ کو عافیت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو ہم پر اور تمام مسلمانوں پر جاری و ساری فرمائے ✿ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس امّت کے ایک ایسے عالم مولانا الیاس قادری حفظہ اللہ کی زیارت سے مشرّف فرمایا اور ان کی صحبت پانے والوں، ان کے شاگردوں کی زیارت سے فیض یاب فرمایا جو علم و ادب اور تربیت میں اعلیٰ مَراتب پر فائز ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے ✿ سلسلہ قادریہ کے مشائخ میں سے کوئی نہ کوئی ہر زمانے میں شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا مَظہر ہوتا ہے اور اس زمانے میں ان کے مَظہر امیرِ اہلِ سنّت ہیں ✿ ہر شخص کو اس کے نام کا حصّہ ضَرور ملتا ہے اور آپ کا نام تو اللہ کے نبی الیاس علیہ السّلام کے نام پر ہے جس کا معنیٰ ہے اللہ کے سوا ہر کسی سے بے پروا ہونا ✿ آپ کے پاس آکر میرے دل کی بیٹری چارج ہوگئی ہے۔ سُنَنِ ابو داؤد شریف کی حدیثِ پاک "یقیناً اللہ تعالیٰ اس امّت کے لئے ہر 100 برس پر ایک مجدّد بھیجتا رہے گا جو ان کا دِین تازہ کرے گا" پڑھ کر فرمایا کہ اس صدی کے مجدّد مولانا الیاس قادری ہیں۔ دین کے مجدّد اس امّت کے بُھلائے ہوئے احکام، اسلام، ایمان اور بھلائی کو اپنے علم و عمل سے دوبارہ تازہ کردیتے ہیں ✿ شیخ محمد الخرسہ مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اجازتِ اَوْرَاد

اور سلسلۂ شاذلیہ درقاویہ کی خلافت بھی دی۔ رخصت ہوتے وقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے یہ کہہ کر مخاطب ہوئے: اَلنَّاجِیْ مِنَّا یَاْخُذُ بِیَدِ اَخِیْہِ یعنی ہم میں سے جو بھی بروزِ قیامت نجات یافتہ ہو گا وہ دوسرے کی شفاعت کرے گا۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مفتی بدرعالم مصباحی صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے ملاقات

گزشتہ دنوں اہلِ سنّت کی عظیم دینی دَرسگاہ الجامعۃ الاشرفیۃ مبارک پور (ضلع اعظم گڑھ، یوپی) ہند کے مدرس و مفتی استاذ العلماء مولانا بدرِعالَم مِصباحی صاحب نے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کے لئے ہند سے دبئی کا سفر فرمایا۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ اور دیگر اسلامی بھائیوں نے دبئی ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں اپنے ساتھ ہی قیام گاہ لے آئے۔ مفتی صاحب کم و بیش تین دن امیرِ اہلِ سنّت کے پاس قیام پذیر رہے۔ مفتی صاحب کے امیرِ اہلِ سنّت اور دعوتِ اسلامی سے متعلق تأثرات پر مشتمل ویڈیو بیان کا خلاصہ ملاحظہ فرمایئے:

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اللہ پاک نے ایسی تواضع و انکساری سے نوازا ہے کہ فی زمانہ اس کی مثال بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔ جس شخص کے لاکھوں لاکھ چاہنے والے ہوں، نہایت مصروف ترین شخصیت ہوں، ہمہ وقت سُنّتوں کے کام میں لگے رہتے ہوں، ایسی شخصیت کا ایئرپورٹ پر مجھ ناچیز کو لینے کے لئے خود آنا ان کی تواضع اور انکساری کی واضح دلیل ہے۔ یقیناً ایک خادمِ دین ہونے اور عُلَما کی صف میں بیٹھنے کی وجہ سے انہوں نے میری اتنی بڑی عزت افزائی کی، پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ایک نیک بندے کی بارگاہ میں مجھے یہ عزّت عطا فرمائی۔ انہوں نے مجھ پر جو شفقتیں اور عنایتیں کیں ابھی تک میں ان یادوں میں کھویا ہوا ہوں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عمل کو دیکھ کر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ہر مسلمان کو سنّتوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔ سنّتوں پر عمل کے حوالے سے آپ کا حال یہ ہے کہ دن اور رات میں مجھے آپ کی صحبت میں کئی کئی گھنٹے بیٹھنے کا موقع ملا، صرف اور صرف دین کی باتیں ہوتی رہتیں، کوئی دُنیَوی بات نہ ہوتی، حاضرین سے بسا اوقات کوئی ناگوار قول و فعل صادر ہو جاتا لیکن آپ کو ناراض ہوتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا، حضور حافظِ ملّت (بانی الجامعۃ الاشرفیۃ مبارک پور ہند، استاذُ العُلَماء، جلالۃُ العلم حضرت علّامہ شاہ عبدُ العزیز مبارک پوری) کے ان دو پیغامات 1 زمین کے اوپر کام اور زمین کے نیچے آرام 2 ہر مخالفت کا جواب کام، پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مضبوطی سے عمل پیرا ہیں، مُبَلِّغین سے خُصوصیّت کے ساتھ میری گزارش ہے کہ لوگوں کی تنقیدوں کا جواب دینے کے بجائے خود کو دین کے کاموں میں تیز کر دیجئے اور اپنے عمل کو بڑھایئے، ہر جگہ سُنّتوں کو عام کرنے کے لئے پوری جدوجہد سے لگے رہئے۔ میری ہر ایک سے یہ گزارش ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائے، آپ کی دنیا بھی سنْورے گی اور آخرت بھی، اپنے اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کیجئے، دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین سے کنیکٹ (Connect) ہو جایئے (یعنی وابستہ ہو جایئے) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اندر آخرت کی تیاری کی رُوح پیدا ہو جائے گی۔ دعا ہے کہ مولائے کریم امیرِ اہلِ سنّت کی عُمْر میں، علم میں برکت عطا فرمائے اور ان کے علم و عمل کی برکات سے ہمیں بھی نواز دے، ان کی طرح ہمیں بھی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ عطا کر دے اور دعوتِ اسلامی کے پلیٹ فارم سے جو دین اور مَسلکِ اعلیٰ حضرت کی خدمت ہو رہی ہے مولائے کریم اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور لوگوں کے دلوں کو اس تحریک کی جانب متوجہ فرما دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہم کو اے عطّاؔر سنّی عالموں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

اَشعار کی تشریح

ابو الحسان عطاری مَدَنی*

22 جُمادَی الاُخریٰ خلیفۂ اوّل حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یومِ وصال ہے، اس مناسبت سے مَدّاحُ الحبیب مولانا جمیلُ الرّحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے نعتیہ دیوان "قبالۂ بخشش" کے دو اَشعار مع شرح ملاحظہ فرمایئے:

صَحابہ جب جنازہ حضرتِ صدّیق کا لائے
"چلے آؤ مِرے پیارے!" ندا آئی یہ اندر سے

شرح صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جب عاشقِ اکبر، حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنازہ لے کر روضۂ انور پر حاضر ہوئے تو اندر سے آواز آئی کہ میرے پیارے کو اندر لے آؤ۔

اس شعر میں ایک حکایت کی طرف اشارہ ہے: حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے مرضِ وفات میں وصیّت فرمائی کہ میری وفات کے بعد جب تم لوگ میرے غسل و کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میری میّت اٹھا کر روضۂ انور کے دروازے پر حاضر ہو کر یہ عرض کرنا: "اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، یہ ابو بکر ہیں جو اجازت طلب کر رہے ہیں۔" اگر اجازت مل جائے اور دروازہ کھل جائے تو اندر جا کر مجھے وہاں دفنا دینا، ورنہ میری تدفین جنّتُ البقیع میں کرنا۔ بعدِ وصال لوگ اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے جنازۂ مبارکہ لے کر روضۂ انور کے دروازے پر حاضر ہوئے تو مبارک دروازے کا تالا شریف خود بخود کُھل گیا اور اندر سے یہ آواز آئی: اَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ فَاِنَّ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو کیونکہ حبیب اپنے حبیب سے ملنے کا مشتاق (یعنی شوق رکھنے والا) ہے۔ (تفسیر کبیر، 7/433، سیرتِ حلبیہ، 3/517)

ابو بکر کی شان و عزت تو دیکھو
رہی بعدِ رحلت بھی قُربت نبی کی

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدّیق کی آواز سنا کر

الفاظ و معانی خائف: (مرادی معنی) پریشان۔ شاہ: بادشاہ، مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ تسکین: تسلّی۔

شرح شبِ معراج جب ایک مقام پر حضرت سیّدُنا جبرائیل علیہ السّلام بھی پیچھے رہ گئے اور سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تنہائی محسوس ہوئی تو اللہ کریم نے حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز سنا کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تسکین کا سامان فرمایا۔

منقول ہے کہ معراج کی رات جب ایک مقام پر حضرت سیّدُنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم بھی پیچھے رہ گئے تو اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تنہائی محسوس ہوئی۔ حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ جو کہ عام طور پر سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہم نشین تھے اور آپ ان سے اُنس پاتے تھے، اس موقع پر اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کی آواز سے ملتی جلتی آواز سنائی جس سے تنہائی کا اِحساس جاتا رہا۔ (روح البیان، 7/417، لواقح الانوار القدسیۃ، ص490)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔ (ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

حکیمُ الاُمّت کی پوتی کے وصال پر تعزیت

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پوتی اور مفتی اقتدار احمد خان صاحب کی صاحبزادی یکم ربیعُ الاوّل 1440 ہجری کو گجرات پنجاب پاکستان میں انتقال فرماگئیں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے بذریعہ صُوری پیغام (Video Message) ان کے صاحبزادگان سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے عمیر رضا خان نعیمی اور محمد احمد رضا خان نعیمی کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی ابوماجد محمد شاہد مَدَنی سَلَّمَهُ الْغَنِی کے ذریعے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ آپ کی امّی جان بنتِ مفتی اقتدار احمد خان ابنِ حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی یکم ربیع الاول شریف 1440 ہجری کو گجرات پنجاب پاکستان میں ہارٹ فیل کے سبب انتقال فرماگئیں، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ میں آپ سے اور عبد القادر خان نعیمی، محمد عبد الرزاق خان نعیمی نیز سفیان عطاری (طالبِ علم جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ گجرات) اور تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے دعا کی اور مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول پڑھ کر سنایا کہ) کسی نے حضرت سیّدُنا ہِبَۃُ اللہ طَبَری کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ کریم نے میری مغفرت فرمادی۔ عرض کی: کس سبب سے؟ انہوں نے رازدارانہ انداز میں کہا: سنّت پر عمل کرنے کی برکت سے۔ (تاریخ بغداد، 14/72 ملخصاً)

تمام سوگواروں سے مدنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوتے رہیں نیز عمیر رضا، احمد رضا آپ دونوں بیٹے اپنی مرحوم امّی جان کے ایصالِ ثواب کے لئے اور آپ کے ماموں صاحبان اور دیگر عزیز بھی مدنی قافلے میں سفر کریں آپ کو بھی ثواب ملے گا اور مرحومہ کا بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہوگا۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں (بتغیرِ قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرحومہ کے صاحبزادے اور بھائی کا جوابی پیغام

اس تعزیتی پیغام کے جواب میں مرحومہ کے صاحبزادے احمد رضا نعیمی صاحب اور بھائی عبد القادر خان نعیمی صاحب نے اپنے صَوتی پیغام کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا شکریہ ادا کیا، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی ترغیب پر مدنی قافلے میں سفر کی نیّت کی اور دنیا بھر میں کی جانے والی دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کو سراہا۔

مفتی رفاقت نوری صاحب کی زوجہ کے انتقال پر تعزیت

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی رفاقت نوری بلرام پوری صاحب کی زوجہ انتقال فرماگئیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے مفتی رفاقت صاحب اور دیگر سوگواروں سے تعزیت اور مرحومہ کے لئے ایصالِ ثواب کرتے ہوئے دعائے مغفرت فرمائی۔

پیر سیّد قاری ایوب صاحب کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سیّد قطبُ الدّین ایوبی صاحب سے ان کے والد حضرت پیر سیّد قاری ایوب صاحب آستانۂ ایوبیہ (مرکز الاولیا لاہور) کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور اپنی زندگی کی تمام نیکیاں انہیں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے رفعِ درجات کی دعا فرمائی۔

حادثے کا شکار اسلامی بھائیوں کے لئے دعائے خیر

جشنِ ولادت منانے اور مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرنے کے لئے بیرونِ کراچی سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آنے والے اسلامی بھائیوں کی گاڑی کو حادثہ پیش آگیا جس کے باعث دو اسلامی بھائی عبد الغنی بگٹی اور قمرُ الدّین انتقال کرگئے اور پانچ اسلامی بھائی زخمی ہوگئے۔ جب اس حادثے کی اطلاع شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دورانِ مَدَنی مذاکرہ دی گئی تو آپ نے براہِ راست مَدَنی مذاکرے میں زخمیوں اور مرحومین کے لئے دعائے خیر فرمائی اور ان اسلامی بھائیوں کے اہلِ خانہ سے اظہارِ ہمدردی فرماتے ہوئے صبر کی تلقین فرمائی۔

تعزیت وعیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ❁ حافظ شفیع احمد سرکی صاحب، مولانا محمد پناہ سرکی صاحب اور محمد رافع سرکی صاحب سے ان کے والدِ محترم حضرت مولانا مفتی حافظ محمد شریف سرکی صاحب (مہتمم مدرسہ بحر العلوم حمیدیہ ٹُھل عطار آباد جیکب آباد) ❁ حضرت پیر سیّد احمد رضا جیلانی قادری صاحب سے ان کے چچا جان پیر آف گمبٹ حضرت پیر حافظ سید محمد عبداللہ شاہ جیلانی قادری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ مسکین پور شریف) ❁ حضرت مولانا انصاف علی نقشبندی صاحب سے ان کے والد حضرت مولانا حاجی حافظ محمد علی نقشبندی صاحب (امام وخطیب جامع مسجد کوٹاٹی ریاست راجستھان ہند) ❁ محمد زبیر مدنی و برادران سے ان کے والد حاجی عبد الرشید (مدرس جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ بہارِ مدینہ ضیاکوٹ سیالکوٹ) ❁ تخصص فی الفقہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے طالبِ علم ارسلان مَدَنی کی والدہ (باب المدینہ کراچی) ❁ زم زم رضا عطاری اور زاہد رضا عطاری سے ان کے والد محمد شاکر عطاری (ہند) ❁ محمد افضل سے ان کے بیٹے محمد عظیم عطاری (مدینۃ الاولیاء ملتان) ❁ محمد اعجاز سے ان کے جواں سال بیٹے شہباز عطاری ❁ سلمان عطاری و برادران سے ان کے بھائی محمد علیم عطاری (کورنگی، باب المدینہ کراچی) ❁ مرید عباس عطاری اور ندیم عباس عطاری سے ان کے بھائی ظہیر عباس (میانوالی) ❁ عبید رضا عطاری سے ان کے والد محمد نعیم عطاری ❁ حاجی ذیشان عطاری و برادران سے ان کے والد حاجی بشیر احمد (سڈنی آسٹریلیا) ❁ اویس بغدادی، صدیق بغدادی مدنی اور عبد الغفار مدنی سے ان کے والد حاجی رفیق بغدادی مدنی ❁ ڈاکٹر عبد الوہاب صدیقی سے ان کے بچّوں کی امّی سیّدہ ساجدہ (زم زم نگر حیدرآباد) ❁ عبد الحنّان، عبد الخالق اور عبد المالک سے ان کے والد ❁ عمّار عطاری مَدَنی و برادران سے ان کے والد عبد الغنی (باب المدینہ کراچی) ❁ لیاقت آرائیں سے ان کے بچّوں کی امّی (مورو، باب الاسلام سندھ) ❁ ممتاز عطاری و برادران سے ان کی والدہ (سمندوالا، پنجاب پاکستان) ❁ سلمان عطاری و برادران سے ان کی والدہ بنتِ عبد الرحمٰن ❁ عبد الوحید عطاری و برادران سے ان کے والد حاجی عبد الرشید (ضیاکوٹ، سیالکوٹ) ❁ محمد فاروق و برادران سے ان کی امّی جان شکیلہ بیگم (اوکاڑہ) ❁ نعمان عطاری سے ان کے بیٹے حماد (باب المدینہ کراچی) ❁ قاری سیّد فیاض عطاری و برادران سے ان کی والدہ ماجدہ ❁ معراج سے ان کے والدِ محترم شریف احمد (مرادآباد ہند) ❁ ذوالفقار احمد مغل و برادران سے ان کے والد محمد منیر مغل کے انتقال پر لواحقین سے تعزیت اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول ارشاد فرمایا اور دعائے مغفرت فرمائی جبکہ ❁ عبد الرحمٰن عطاری ❁ محمد عثمان انور عطاری (گوجرانوالہ پنجاب) ❁ بنتِ جمیل عطاریہ (باب المدینہ کراچی) ❁ حاجی الطاف عطاری اور ❁ سیّد عبد الرحمٰن عطاری کی بیماری کی اطلاع ملنے پر ان سے عیادت فرمائی اور دعائے صحت سے نوازا۔

ہمارا انداز اِیذا دینے والا نہ ہو!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں کے دنوں میں عُموماً بعد نمازِ مغرب اپنی قیام گاہ "بیتُ البقیع" کے جنّت ہال میں اسلامی بھائیوں کی دلجوئی کے لئے ان کے ہمراہ کھانا کھاتے ہیں، ایک دن "جنّت ہال" میں کھانا کھانے کے بعد جب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کمرے میں تشریف لے گئے تو خادِمین اسلامی بھائیوں نے دورانِ اذان ہی وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کو باہر جانے کے لئے کہا کہ جلدی چلئے، ہال خالی کردیں وغیرہ، جس سے وہاں پر شور کی کیفیت پیدا ہوگئی جس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو تشویش ہوئی۔ آپ نے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کو اصلاحِ احوال کا فرمایا، اگلے دن امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب جنّت ہال میں کھانا کھانے کے بعد پُرسکون ماحول پایا تو صَوتی پیغام کے ذریعے اُس اسلامی بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا بہت بہت شکریہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کل "جنّت ہال" میں کھانا کھانے کے بعد میں نے کوئی آوازیں نہیں سنیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ مجھے تشویش یہ ہے کہ کہیں (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے) میلاد ہال اور رَمَضان ہال میں بھی ایسا ہی نہ ہوتا ہو، مگر وہاں شاید ہوسکتا ہے کہ ان کی ترکیب نہ ہوتی ہو، وہاں کے خادِمین وغیرہ کو سمجھانے کی ترکیب بنائیں۔ دیکھئے! آنے والوں میں علمائے کرام بھی ہوتے ہیں، بعض اوقات بڑی شخصیات بھی ہوتی ہیں اور دیکھنے سے ہر شخصیت کا پتا نہیں چلتا کہ یہ شخصیت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ یعنی لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق رکھو۔ (کنز العمال، جز:3، 2/48، حدیث:5715 ملتقطاً) اب خدانخواستہ عالمِ دین کو انجانے میں دھکا مارا، مفتی صاحب کو دو ہاتھ سے دھکیل کر نکال دیا تو یہ کتنی بُری بات ہے! اگر کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کا شخص ہو اس کی بھی بلا اجازتِ شرعی دل آزاری کرنا گناہ ہے، یہ ایذا دینے والا انداز ہمیں تو بالکل بھی زیب نہیں دیتا کیونکہ ہمارے سَر پر عمامہ، چہرے پر داڑھی ہے، ہم چیخ رہے ہوں تو لوگ کیا سوچیں گے کہ مولانا لوگ بد اَخلاق ہیں، ہمیں کسی کو ہاتھ نہیں لگانا بلکہ ہاتھ جوڑ کر شفقت سے مسکینوں والا چہرہ بنا کر بولنا ہے تاکہ کسی کو بُرا نہ لگے۔ بار بار بولنے کی ضَرورت نہیں ہوتی لیکن بولنے والے بول رہے ہوتے ہیں، آپ دیکھتے ہوں گے کہ میں خود اشاروں سے کئی کام کررہا ہوتا ہوں، خالی ہاتھ سے اشارہ کرکے بٹھا رہا ہوتا ہوں، نَماز کا بولنا ہوتا ہے تو میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر نَماز کا اشارہ کررہا ہوتا ہوں اور کام چل رہا ہوتا ہے، کبھی زبان سے بھی بولنا پڑتا ہے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا بولنا ایسا نہیں ہوتا کہ اس سے کسی کو شکایت پیدا ہو، یہ میری خوش فہمی بھی ہوسکتی ہے۔ اللہ کریم آپ کو، میرے تمام مَدنی بیٹوں کو عافیت عطا فرمائے، یہ بے چارے سہمے ہوئے تھے اور کل سامنے آتے ہوئے کترا رہے تھے۔ چاہے میلاد ہال ہو یا فیضانِ مدینہ ہو، خدانخواستہ اگر مسجد میں بھی ایسا ہوتا ہو تو کیا ہوگا! دنیا کے کسی بھی کونے میں چیخنے چلانے کی ترکیب نہیں ہونی چاہئے بلکہ نرمی نرمی نرمی ہونی چاہئے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں
جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

میں ان سب سے جن کو میرے سمجھانے پر کوئی تکلیف پہنچی ہو مُعافی کا طلبگار ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بعض صَوتی پیغامات (ضرور تاً ترمیم کی گئی ہے)

کھانسی

محمد رفیق عطّاری مدنی*

مدنی کلینک و روحانی علاج

کھانسی (Cough) ایک فِطری عمل ہے جس کے ذریعے سانس کی نالیوں، پھیپھڑوں اور گلے میں جمع ہونے والے مواد کی صفائی ہوتی ہے۔ تقریباً ہر چھوٹے، بڑے، مرد و عورت کو وقتاً فَوقتاً کھانسی ہوتی رہتی ہے۔ کھانسی کے متعلق چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے۔ **کھانسی کیا ہے؟** جسمِ انسانی میں ایک دِفاعی حرکت ہے جسے کھانسی کہا جاتا ہے۔ کھانسی کسی بھی نوعیت کی ہو اس کا سبب کوئی نہ کوئی نقص ہوتا ہے۔ **فائدہ** کھانسی کا ایک فائدہ یہ ہے کہ پھیپھڑوں یا سانس کی نالیوں میں اگر کوئی نقصان دینے والی چیز چلی جائے تو کھانسی کے ذریعے نکل جاتی ہے۔

کھانسی کی مختلف صورتیں

1 خشک کھانسی یہ بغیر بلغم کی ہوتی ہے، کھانستے وقت دھچکا سا لگتا ہے جس کی وجہ سے گلے پر زور پڑتا ہے۔ اس کا علاج اگر نہ ہو تو پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو سکتا ہے۔ اسے معمولی سمجھ کر چھوڑ دینا آگے جاکر نقصان دے سکتا ہے۔ **2 بلغمی کھانسی** بلغمی کھانسی کے شکار ہونے والوں میں بڑی تعداد بچّوں اور بزرگوں کی ہوتی ہے۔ **3 پرانی کھانسی** کھانسی اگر سات یا آٹھ ہفتوں تک برقرار رہے تو اسے پرانی کھانسی کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کا ایک سبب تمباکو نوشی بھی ہے۔ یہ کبھی کبھار مہینوں تک چلی جاتی ہے لہٰذا ایسی صورت میں لازمی علاج کروائیں۔ **4 شدید کھانسی** جب مسلسل دو تین منٹ تک کھانسی ہوتی رہے اسے شدید کھانسی کہا جاتا ہے۔ یہ پھیپھڑوں کی سوزش (سوجن، ورم) وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ **5 کالی کھانسی** یہ وہ بلغمی کھانسی ہے جو جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عموماً بچّوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے سانس لینے کے راستے اور پھیپھڑوں میں انفیکشن پیدا ہوتا ہے اور کبھی تو سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ علاج کے بعد بھی ہلکی ہلکی باقی رہتی ہے۔ اس کی علامات میں سے لگاتار کھانسی آنا اور چہرے کا رنگ بدل جانا ہے۔ **کھانسی ہونے کے اسباب** جن وجوہات کی بنا پر اکثر کھانسی ہوتی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: سردی لگنا، گرد و غبار ہونا، نزلہ، زکام اور بخار ہونا، ناک کی ہڈی کا بڑھ جانا، T.B ہونا، گلے کا خراب ہونا، سگریٹ پینا، حلق میں سوزش ہونا، سانس کی نالی اور پھیپھڑوں میں خرابی پیدا ہونا، تلی ہوئی چیزیں کھانا، ترش یا مرچوں والی چیزیں کھانا، کبھی دل اور معدے کی بیماریوں کی وجہ سے بھی کھانسی ہوتی ہے۔ **موسم اور احتیاط** جو افراد دائمی کھانسی یا سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں ان کو موسمِ سرما اور بہار میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ان موسموں میں پھیپھڑوں کی نالیوں میں بلغم جمع ہوتا ہے جو نزلہ اور زکام کے ساتھ ساتھ پھیپھڑوں میں انفیکشن کا بھی سبب بن جاتا ہے۔ بسااوقات شدید کھانسی کی صورت میں بھی باہر نہیں نکلتا۔ **غذا و پرہیز** آلو، چاول، گوبھی، پراٹھا، مونگ پھلی، کولڈ ڈرنک وغیرہ سے بچنے کی کوشش کریں اور ادرک، لہسن، مچھلی، کالے چنے کا شوربہ، گوشت کا شوربہ، کدو وغیرہ زیادہ استعمال کریں۔ **کھانسی سے بچنے کیلئے مفید چیزیں**

- ہر طرح کی کھانسی کے لئے شہد مفید ہے۔
- کلونجی کا استعمال کھانسی میں مفید ہے
- انجیر کھانسی کے لئے مفید ہے

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

بالخصوص پُرانی بلغمی کھانسی کیلئے بہت نَفع بَخش ہے۔[1] مُنَقّٰی کا گُودا پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔[2] اَخروٹ کا بھنا ہوا مَغز سرد کھانسی کیلئے مفید ہے۔[3] فالسہ زُکام اور کھانسی کیلئے نفع بَخش ہے۔ ہَنْس (ایک قسم کی بطخ) کی چربی سینے پر ملنا کھانسی اور بلغم کو صاف کرنے کیلئے مفید ہے۔ نمک والے نیم گرم پانی سے غرارے کرنا بھی کھانسی میں کمی لاسکتا ہے۔ دَمے کے مریض کو چاہئے کہ خوشبو نہ سونگھا کرے کہ اس سے شدید کھانسی ہوسکتی ہے۔ **گھریلو علاج** اگر کالی کھانسی ہو تو مُناسب مقدار میں پِسی ہوئی سُونٹھ (یعنی خشک ادرک) خالِص شہد پر چھڑک دیجئے اور سات دن روزانہ صبح و شام تھوڑا تھوڑا چاٹ لیجئے۔ ہر گھنٹے کے بعد ایک لونگ منہ میں رکھ کر چباتے اور چوستے رہئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی کا زور ٹوٹے گا۔ پودینہ کا رَس پینے سے بھی کھانسی ٹھیک ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ چند کھجوریں کھا کر ایک کپ نیم گرم پانی پی لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ بلغم پتلا ہو کر خارِج ہو جائے گا کیلے کے دَرَخت کا پتّا سُکھانے کے بعد توے پر جلا کر اُس کی راکھ شہد میں ملا کر کھانسی کے مریض کو تھوڑی تھوڑی چٹاتے رہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آرام آجائے گا تھوڑی سی پِسی ہوئی کالی مرچ دودھ میں جوش دیکر پی لیجئے دو چمچ ادرک کا رس اور ایک چمچ شہد ملا کر پی لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی سے نجات ملے گی پیاز اُبال کر اس کا پانی پینے سے بلغم نکلتا اور کھانسی میں آرام آتا ہے کشمش، شکر اور انار کا چھلکا چُوسنا کھانسی کیلئے مفید ہے گرم دُودھ میں تھوڑی سی ہلدی اور دیسی گھی ملا کر پینے سے کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے پانی میں تھوڑا سا نمک گھول کر پینے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی سے آرام ملے گا رات کو نمک کی ڈَلی منہ میں رکھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی میں کمی ہو جائے گی[4] مصری یا شکر سے میٹھا کیا ہوا دودھ کھانسی کیلئے مفید ہے[5] میتھی اور اس کے دانوں سے بنا ہوا پوڈر گرم پانی میں گھول کر پینا بھی کھانسی کیلئے مفید ہے میتھی کا قہوہ کھانسی اور حلق کی سوجن کیلئے مفید ہے[6] چھلے ہوئے چلغوزے کا شیرہ بنا کر تھوڑا سا شہد شامل کر کے چاٹنا بلغمی کھانسی کیلئے مفید ہے[7] روزانہ کِشمِش کے 40 دانے اور تین عدد بادام لیکر اس پر 11 بار دُرُود شریف پڑھ کر دم کر کے کھالیجئے اِس کے اوپر دو گھنٹے تک پانی نہ پئیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی میں بہت فائدہ ہو گا، بلغم نکلے گا اور مزید نہیں بنے گا، بہت چھوٹے بچّوں کیلئے حسبِ ضرورت مقدار کچھ کم کر دیجئے، تاحُصولِ شِفا علاج جاری رکھئے[8] میتھی کے بیج اور انجیر پانی میں پکا کر خوب گاڑھا کرلیں پھر اس میں شہد ملا کر کھائیں اس سے کھانسی کی شدّت میں کمی آئے گی[9] چھ ماشہ بادام کا روغن ایک تولہ شہد میں ملا کر چاٹئے، یہ خشک کھانسی کیلئے مفید ہے[10] ادرک کا قہوہ کھانسی اور زکام کیلئے مفید ہے[11] ایک امرود راکھ میں رکھیں جب نرم ہو جائے تو رات کے وقت کھالیں یہ کھانسی کیلئے مفید ہے[12] لیموں کے پانی سے تولیا وغیرہ تر کرکے اگر سینے پر لپیٹ دیا جائے تو اس سے بھی کھانسی میں آرام آتا ہے۔ **روحانی علاج** لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللہ، 66 بار روزانہ پڑھ کر کھانسی کے مریض پر دم کیجئے (یا مریض خود پڑھ کر دم کرے۔ مدّتِ علاج تاحصولِ شفا)۔[13]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کھانسی ہونے کی صورت میں خود سے سیرپ وغیرہ لے کر استعمال نہ کریں اور نہ ہی بچّوں کو پلائیں، کیونکہ آپ تو نفع بَخش سمجھ کر استعمال کریں گے ممکن ہے وہ آپ کے لئے نفع بَخش نہ ہو۔

(تمام علاج اپنے طبیب(Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد اسحاق عطاری اور حکیم جمیل احمد نظامی صاحب نے فرمائی ہے۔)

---

(1) گھریلو علاج، ص11، 110 ماخوذاً (2) بیمارہو تو ایسا، ص14 (3) ایضاً، ص39 (4) گھریلو علاج، ص57 تا 59 ماخوذاً (5) دودھ پیتا مدنی منا، ص42 (6) میتھی کے 50 مدنی پھول، ص4، 8 (7) کتاب المفردات، ص211 (8) فیضانِ سنّت، 1/793 (9) رسائل طب، 2/186 (10) ایضاً، 2/514 (11) ایضاً، 2/515 (12) ایضاً، 2/515 (13) بیمار عابد، ص36۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 حضرت مولانا محمد حسین رضا مصباحی صاحب (مُدرّس جامعہ مدینۃُ العلوم مظفرپورہ، بہار، ہند) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا چیدہ چیدہ جگہوں سے مطالَعہ دل و نگاہ کے لئے سُرُور بخش ثابت ہوا۔ اس کے مَضامین اصلاحِ فکر و عمل کے لئے بے انتہا مفید ہیں۔ اس میں ہر طبقے کے لوگوں کے لئے الگ الگ جدید مضامین کا انتخاب خاص طور پر قابلِ تحسین ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" یقیناً وقت کی اہم ضَرورت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترجُمانی کا عظیم سرمایہ ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی پوری ٹیم کو اجرِ عظیم سے نوازے اور عوام وخواص کو اس ماہنامہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

2 صاحبزادہ پیر محمد نعیم احمد رضا قادری صاحب (شہرنوری سمندری شریف) دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے غلاموں کی جماعت ہے، ان کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ ہوا کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو دن دُگنی رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

3 صفر المظفّر کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت ملی۔ مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام ہی مضامین مدینہ مدینہ بالخصوص سلطان صلاحُ الدّین ایّوبی کے کارنامے پڑھ کر تو مزہ ہی آگیا۔ (عزیراحمد، PIB کالونی، کراچی) **4** "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اہلِ سنّت کا ایک عظیم علمی شاہکار ہے، جس کے مضامین دلکش اور ڈیزائننگ دیدہ زیب ہے۔ تفسیر، حدیث اور اصلاحِ مُعاشَرت کے اہم موضوعات پر مضامین اس کی اَہمیت کو خوب واضح کرتے ہیں۔ اللہ پاک اس کی اِفادیت کو روز افزوں ترقّی عطا فرمائے۔ (آصف رضا، کامونکی، شیخوپورہ)

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے تأثرات

5 کلاس میں استاذ صاحب نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں بتایا، اور ربیعُ الاوّل کے شمارے میں سے مضمون "پہاڑوں کا فرشتہ" پڑھ کر بھی سُنایا۔ نیّت ہے کہ آئندہ ہر ماہ کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھتا رہوں گا۔ (محمد زبیر، چکوال)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم و عمل کا خزانہ ہے۔ اس کے مطالَعے سے نہ صرف علم حاصل ہوتا ہے بلکہ عمل کی بھی رغبت ملتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو باعمل بنائے۔ اٰمین

(بنتِ عمر، ضیاکوٹ سیالکوٹ)

جواب دیجئے!

جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۴۰ھ

سوال 01: امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کتنے دن میں قرآنِ پاک حفظ کیا؟

سوال 02: علمِ نجوم اور علمِ حساب کس نے ایجاد کئے؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

آپ کے سوالات کے جوابات

مفتی ابو الحسن فضیل رضا العطاری*

سود کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے دوست کو مکان خریدنے کے لیے 4لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ وہ مجھ سے یہ رقم بطور قرض مانگ رہا ہے۔ اس نے مجھے یہ آفر کی ہے کہ مکان خریدنے کے بعد جب تک میری مکمل رقم واپس نہیں کر دیتا اس مکان کا نصف کرایہ مجھے دیتا رہے گا۔ یہ فرمائیں کہ کیا اس شرط کے ساتھ قرض کا لین دین کرنا جائز ہے؟ (سائل: محمد ندیم سولجر بازار، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ جو رقم دیں گے وہ قرض ہے اور کرائے کی مد میں حاصل ہونے والی رقم اس قرض پر مشروط نفع ہے اور ہر وہ قرض جو نفع لائے اسے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود قرار دیا ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت سودی مُعاہدہ ہونے کی وجہ سے ناجائز، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ہرگز ہرگز اس اشدّ گناہ والے مُعاہدہ سے دور رہیں دوست کو بھی سمجھائیں کہ وہ اپنے ارادہ سے باز آئے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قعدۂ اخیرہ میں غلطی سے کھڑا ہو جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں امامِ مسجد ہوں، نمازِ عصر کی چوتھی رکعت میں قعدہ کے بجائے میں پورا کھڑا ہو گیا لیکن فوراً یاد آ گیا اور خود ہی بیٹھ گیا، کسی نے لقمہ نہیں دیا تھا، سجدۂ سہو بھی کیا تھا۔ کیا اس طرح نماز دُرست ہو گئی یا دوبارہ پڑھنا ضروری ہو گی؟

(سائل: حیدر علی، قاسم آباد سٹیزن کالونی، زم زم نگر حیدر آباد)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو شخص نماز کا آخری قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے اسے حکم ہے کہ جب تک اُس زائد رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لَوٹ آئے اور قعدہ کر کے سجدۂ سہو کرے اور اپنی نماز مکمل کرے، نماز درست ہو جائے گی۔ بغیر قعدہ کئے پانچویں کے لئے کھڑے ہو جانے کے بعد، اگر واپس نہ لوٹا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض باطل ہو جائیں گے، البتہ نماز فاسد نہیں ہو گی بلکہ نفل ہو جائے گی اور اسے حکم ہو گا کہ مزید ایک رکعت ملا لے، اور فرض نئے سرے سے پڑھے گا۔ صورتِ مسئولہ میں چونکہ آپ پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے لَوٹ آئے، اور قعدہ کر کے سجدۂ سہو بھی کر لیا، لہٰذا آپ کی اور سب مقتدیوں کی نماز درست ہو گئی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب یہاں لکھیے

جُمادَی الْاُخریٰ ۱۴۴۰ھ

جواب(1): --

جواب(2): --

نام: -------------------- ولد: --------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --------------------

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہو گی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

جشنِ ولادت اور دعوتِ اسلامی

عیدِ میلادُ النّبی کے موقع پر خُوشی کا اظہار کرنا اور محافل و جلوسِ میلاد کا اِنعقاد کرنا رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کی علامت ہے۔ ہر سال ربیعُ الاوّل کے مقدّس مہینے میں عاشقانِ رسول اپنے پیارے مُصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عشق و محبت کا اظہار کرتے ہوئے جلوسِ میلاد اور محافلِ میلاد کا اہتمام کرتے ہیں۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت بھی دنیا بھر میں عیدِ میلادُ النّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑی عقیدت و اِحترام سے منائی جاتی ہے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی یکم (1st) ربیعُ الاوّل سے قبل ہی دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کو نہایت خوبصورت برقی قُمقُمے لگا کر سجادیا گیا تھا۔ **جلوسِ میلاد** عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں یکم تا 13 ربیعُ الاوّل 1440 ہجری روزانہ مدنی مذاکرے سے پہلے جلوسِ میلاد کا اہتمام کیا جاتا رہا جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سمیت کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ **کشتیوں میں جلوسِ میلاد** دعوتِ اسلامی کی مجلس ماہی گیر کے تحت مختلف بندر گاہوں پر کشتیوں اور لانچوں میں بھی جلوسِ میلاد کا سلسلہ ہوا جن میں اراکینِ شوریٰ حاجی عبدُ الحبیب عطّاری، حاجی ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی، محمد فاروق جیلانی سمیت بڑی تعداد میں ماہی گیر و دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **مدنی مذاکرے** امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 29 صفرُ المظفر 1440ھ تا 13 ربیعُ الاوّل 1440ھ مدنی مذاکرے فرمائے جن میں جانشین و صاحبزادۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نیز بیرونِ ملک (عرب شریف، یوکے، اسپین، اٹلی، ناروے، ہالینڈ، سری لنکا، ساؤتھ افریقہ، یواے ای) اور پاکستان کے مختلف شہروں سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آئے ہوئے 9145 اسلامی بھائیوں کے علاوہ ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ **اجتماعاتِ میلاد** دعوتِ اسلامی کے تحت ربیعُ الاوّل کی بارھویں شب ملک بھر میں تقریباً 869 مقامات پر اجتماعاتِ میلاد مُنعقد ہوئے جن میں 2 لاکھ 59 ہزار 401 سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں بھی عظیمُ الشّان اجتماعِ میلاد ہوا جس میں مدنی مذاکرے کا بھی سلسلہ ہوا، اس پُر نور اجتماع میں بلا شبہ ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی جبکہ میئر کراچی وسیم اختر، صوبائی وزیر بلدیات سعید غنی، آئی جی جیل خانہ جات مظفر عالم صدیقی، ایڈیشنل آئی جی امیر شیخ، ایم پی اے بلال غفنفر، ایم این اے عالمگیر خان اور ڈی ایس پی، ایس ایس پی، ایس پی، ایس ایچ او، آئی جی ٹریفک، ڈی ایس پی ٹریفک، کے ایم سی، ڈی ایم سی انتظامیہ کے عہدیداران نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا وزٹ کیا۔ **بیرونِ ملک میں ہونے والے اجتماعاتِ میلاد** دعوتِ اسلامی کے تحت ❁ عرب شریف ❁ ہند ❁ یوکے ❁ بنگلا دیش ❁ یونان (Greece) ❁ یو ایس اے ❁ کینیڈا ❁ یو اے ای ❁ عمان ❁ کینیا ❁ یوگنڈا ❁ تنزانیہ ❁ نیپال ❁ ترکی ❁ ماریشس ❁ آسٹریلیا ❁ زامبیا ❁ ملائیشیا ❁ تھائی لینڈ ❁ ساؤتھ کوریا ❁ سری لنکا ❁ ہانگ کانگ ❁ ہالینڈ ❁ ڈنمارک ❁ اٹلی ❁ فرانس ❁ جرمنی ❁ بیلجیم ❁ ناروے ❁ سویڈن ❁ قطر ❁ کویت ❁ بحرین ❁ اسپین ❁ موزمبیق ❁ جارڈن ❁ ملاوی کے علاوہ دنیا کے سینکڑوں شہروں میں اجتماعاتِ میلاد مُنعقد ہوئے جن میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **میڈیا کوریج** دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر ہونے والے اجتماعاتِ میلاد کو الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا (نیوز چینلز اور اخبارات) نے نمایاں کوریج دی۔ چند چینلز کے نام یہ ہیں: ❁ 92 نیوز ❁ سماء نیوز ❁ جیو نیوز ❁ A.R.Y نیوز ❁ بول نیوز ❁ ایکسپریس نیوز ❁ نیو نیوز ❁ نیوز ون ❁ ڈان نیوز ❁ میٹرو نیوز ❁ دنیا نیوز ❁ 24 نیوز ❁ K.21 نیوز ❁ اب تک نیوز ❁ 7 نیوز ❁ K.T.N نیوز وغیرہ۔

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

محفلِ بغداد دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں 6دسمبر 2018ء بروز جمعرات محفلِ بغداد کا انعقاد کیا گیا جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شرکت فرمائی، عاشقانِ غوثِ اعظم نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہمراہی میں جلوسِ غوثیہ نکالا اور دورانِ محفل ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عازمینِ بغداد کو ہار پہناتے ہوئے ملاقات فرمائی اور تحائف سے نوازا۔ **نگرانِ پاک کابینہ کے مدنی کاموں کی جھلکیاں** **شعبہ جات کے مدنی مشورے:** مجلس جدول و جائزہ، مجلس تنظیمی شکایات و تجاویز اور مجلس مدرسۃُ المدینہ کے ذمّہ داران کے مدنی مشورے فرمائے جس میں گزشتہ کارکردگی کا جائزہ لیا اور مدنی کاموں کو مزید منظّم و مضبوط کرنے کیلئے مدنی پھول دیئے۔ **مدنی مذاکرہ دُہرائی اجتماعات:** مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (سردار آباد فیصل آباد) سمیت دیگر جامعاتُ المدینہ کے طلبۂ کرام میں مدنی مذاکرے کی دُہرائی کا سلسلہ ہوا، جس میں سوالات کے جوابات دینے والے طلبۂ کرام کو مدنی تحائف دیئے گئے۔ **اجتماعِ غوثیہ میں بیان:** 18 دسمبر 2018ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (سردار آباد فیصل آباد) میں بڑی گیارہویں شریف کے سلسلے میں ہونے والے عظیمُ الشّان اجتماعِ غوثیہ میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ جامعۃُ المدینہ للبنات میں ہونے والے اجتماعِ غوثیہ میں بذریعہ مدنی چینل سُنّتوں بھرا بیان فرمایا جس میں ملک بھر کے جامعۃُ المدینہ للبنات کی ناظمات، مدرِّسات و طالبات نے شرکت کی۔ **مدنی عطیات مُہم (ٹیلی تھون)** دعوتِ اسلامی کے 105 شعبہ جات میں سے دو اہم شعبوں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃُ المدینہ کے لئے 2 دسمبر 2018ء کو مدنی عطیات مُہم (ٹیلی تھون) کا سلسلہ ہوا جس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے نگرانِ پاک انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری نے ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو بذریعہ صَوتی پیغام (Voice Message) ترغیبات دلائیں، پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک (عرب شریف، ہند، یوکے، بنگلہ دیش، یونان، امریکہ، کینیڈا، عرب امارات، عمان، کینیا، یوگنڈا، ملائشیا، تنزانیہ، نیپال، ترکی، ماریشس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ، ساؤتھ کوریا، سری لنکا، ہانگ کانگ، ہالینڈ، فرانس، جرمنی، بیلجیم، ناروے، قطر، ڈنمارک، اسپین، اٹلی، کویت، اردن، سوڈان، آسٹریا، بحرین، لیسوتھو، سویڈن، موزمبیق) سے عاشقانِ رسول نے بڑھ چڑھ کر اپنا حصہ ملایا، دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 22ہزار اجیروں (Employees) میں سے سینکڑوں اجیروں نے اپنی تنخواہ میں سے دس ماہ تک ایک ہزار روپے دینے کی نیّت کی جبکہ مدنی چینل کی جانب سے مسلسل 13 گھنٹے خصوصی ٹرانسمیشن کی ترکیب رہی جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تشریف آوری بھی ہوئی، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی چینل کے ناظرین کو مدنی پھولوں اور مدنی عطیات جمع کروانے والوں کو خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ **مجلس المدینۃُ العلمیۃ کی علمی کاوشیں** دعوتِ اسلامی کے شعبہ ”المدینۃُ العلمیۃ“ کے تحت فروری 2018ء تا نومبر 2018ء 45 کتب و رسائل مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوئے: **شعبہ فیضانِ قراٰن:** ❁ مَعرفۃُ القرآن (جلد ششم)، **شعبہ فیضانِ حدیث:** ❁ فیضانِ ریاض الصّالحین (جلد سوم)، **شعبہ فیضانِ فقہ:** ❁ تراویح کے فضائل و مسائل، **شعبہ فیضانِ صحابیات:** ❁ صحابیات اور شوقِ عبادت، **شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ:** ❁ فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط 24 تا 42 (کل 18 رسائل) ❁ آدابِ دعا ❁ درخت لگایئے ثواب کمایئے (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت قسط6)، **شعبہ درسی کتب:** ❁ السراجیۃ فی المیراث ❁ شرح تہذیب ❁ المطول ❁ طریقہ جدیدۃ فی تعلیم العربیۃ ❁ الرشیدیۃ ❁ الفوز الکبیر ❁ المقامات الحریریۃ، **شعبہ تراجم:** ❁ اللہ والوں کی باتیں (جلد ہفتم)، **شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت:** ❁ اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین کی تسہیل و تخریج بنام شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں ❁ انوار المنان فی توحید القرآن ❁ ذوقِ نعت، **شعبہ امیرِ اہلِ سنّت:** ❁ تذکرۂ امیرِ اہلِ سنّت قسط8، **شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی:** ❁ ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ❁ مسجد درس ❁ یومِ تعطیل اعتکاف ❁ مدنی انعامات ❁ ہفتہ وار اجتماع ❁ مدرسۃُ المدینہ بالغان، **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی:** ❁ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (جلد اول)، ❁ دلچسپ معلومات (سوالاً جواباً) حصہ دُوُم ❁ گناہوں کے عذابات حصہ اوّل۔ یہ تمام کتب و رسائل مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جبکہ مئی

2018ء تا دسمبر 2018ء 22 کتب و رسائل اشاعت کے لئے روانہ کئے گئے۔

شعبہ فیضانِ قراٰن: ❁ آیئے قراٰن سمجھتے ہیں (حصہ 1، 2، 3) ❁ ہدایت برائے اساتذۂ کرام (حصہ 1)، **شعبہ فیضانِ حدیث:** ❁ فیضانِ ریاض الصالحین (جلد 4، 5)، **شعبہ تخریج:** ❁ دلائلُ الخیرات ❁ سامانِ بخشش ❁ قبالۂ بخشش، **شعبہ درسی کتب:** ❁ مجموعۃ الازھار ❁ القطبی، **شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت:** ❁ الفتاویٰ المختارہ ❁ مولد البرزنجی، **فیضانِ مدنی مذاکرہ:** فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 43 تا 44، **شعبہ امیرِ اہلِ سنّت:** اراکینِ شوریٰ کی مدنی بہاریں، **شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی:** ❁ اسلامی شادی ❁ مدنی قافلہ ❁ ہفتہ وار مدنی حلقہ ❁ اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کام، **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی:** ❁ گناہوں کے عذابات (حصہ 2)۔

دورۂ حدیث شریف کے طلبہ کا سنّتوں بھرا اجتماع

مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں درجہ دورۂ حدیث شریف کے طلبہ کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی امین عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے طلبہ کو مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا ذہن دیا۔

تقسیمِ اسناد اجتماع

مرکزُ الاولیاء لاہور کے علاقے فیروز پور میں قائم جامعۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق میں تقسیمِ اسناد اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں اساتذہ وطلبہ اور سرپرستوں نے شرکت کی، رُکنِ شوریٰ مولانا اسد عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

مجلس خُدّامُ المساجد کی مدنی خبریں

مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت گزشتہ ماہ ہونے والے مدنی کاموں کی جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے: ❁ صحرائے تھر پاک رحمانی کابینہ بابُ الاسلام سندھ میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ ❁ اورنگی ٹاؤن کی ڈویژن دربارِ مرشد علاقہ مشتاق مدینہ منصور نگر میں جامع مسجد فیضانِ مشکل کُشا کا افتتاح ہوا۔ ❁ پاک زنجانی کابینہ مرکزُ الاولیاء لاہور میں جامع مسجد گلزار کا افتتاح رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے فرمایا۔ ❁ نوری آباد 6 نمبر پر جامع مسجد فیضانِ حسین کا رُکنِ شوریٰ لقمان باپو نے افتتاح فرمایا۔ ❁ پاک ضیائی کابینہ اورنگی ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی میں جامع مسجد معاذ بن جبل ❁ سبزواری کابینہ آگرہ تاج میں فیضانِ غوثِ اعظم مسجد ❁ ٹنڈو آدم بابُ الاسلام سندھ میں جامع مسجد مؤمن اور ❁ اضاخیل کوہاٹ روڈ پشاور خیبر پختون خواہ میں ایک مسجد کا افتتاح ہوا۔ ❁ لنڈا بازار مرکزُ الاولیاء لاہور میں ایک جائے نماز کا افتتاح کیا گیا جس میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے بیان فرمایا۔ ❁ نواب شاہ بابُ الاسلام سندھ کے ایک پلازہ میں جائے نماز کا افتتاح ہوا۔ ❁ مجلس خُدّامُ المساجد صوبہ عطاری کے ذمّہ دار اسلامی بھائی کی انفرادی کوششوں سے مرکزالاولیاء لاہور کے واپڈا ٹاؤن میں 1 کنال اور ایگریکس ٹاؤن مرکزالاولیاء لاہور میں 3 کنال کا پلاٹ دعوتِ اسلامی کو وقف کئے گئے۔ ❁ جامع مسجد فیضانِ اہلِ بیت بیدیاں روڈ نزد DHA مرکزالاولیاء لاہور کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ❁ نیو سوسائٹی جعفر ٹاؤن صادق آباد میں 12 مرلے ❁ KPK پشاور ابراہیمی زون میں ایک کنال ❁ KPK مردان ابراہیمی زون میں دس مرلے ❁ مدینہ سوسائٹی مردان KPK ابراہیمی زون میں دس مرلے اور ❁ تونسہ شریف نزد منگروٹھ چورنگی بزدار ٹاؤن (نئی سوسائٹی) میں 30 مرلے کے پلاٹ دعوتِ اسلامی کو وقف کئے گئے۔

22 اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلس مزاراتِ اولیاء کے مدنی کام

مجلس مزاراتِ اولیا (دعوتِ اسلامی) کے ذمہ داران نے ربیع الاول 1440ھ میں 22 بزرگانِ دین کے سالانہ اعراس میں شرکت کی، ان میں سے چند نام یہ ہیں: ❁ حافظُ الحدیث حضرت علّامہ پیر سیّد محمد جلالُ الدین شاہ نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ (بھکھی شریف، منڈی بہاؤالدین، پنجاب) ❁ حضرت سیّدنا یوسف شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ (منوڑہ، باب المدینہ کراچی) ❁ ملنگ بابا حضرت سیّدنا محمد رمضان چشتی رحمۃ اللہ علیہ (زم زم نگر حیدرآباد) ❁ سخی سلطان بابا حضرت سیّد پیر ارشاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (زم زم نگر حیدرآباد) ❁ حضرت سیّدنا سخی جمیل شاہ داتار علیہ رحمۃ اللہ الغفار (ضلع ٹھٹھہ باب الاسلام سندھ) ❁ حضرت سیّدنا صالح سوائی رحمۃ اللہ علیہ (اوتھل بلوچستان) ❁ حضرت سیّدنا سرتاج بابا صوفی تاج محمد رحمۃ اللہ علیہ (وندر بلوچستان) ❁ حضرت سیّدنا پیر محمد قاسم مشوری رحمۃ اللہ علیہ (فاروق نگر لاڑکانہ) ❁ حضرت سیّدنا پیر فقیر باباجی فضل محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ (بٹ خیلہ شریف مالاکنڈ ایجنسی خیبر پختون خواہ) ❁ حضرت سیّدنا میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ (مغل پورہ مرکز الاولیاء لاہور) ❁ حضرت سیّدنا علاءُ الدین علی احمد صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ (کلیر شریف، ہند) ❁ حضرت صوفی عبد السّتار قادری علیہ رحمۃ اللہ الباری (مظفر پور بہار، ہند) ❁ حضرت زین العابدین پیر دمڑیا شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پٹنہ سٹی بہار، ہند) ❁ حضرت سیّدنا بابا بھرپور شاہ رحمۃ اللہ علیہ (جمپور، ہند) مجلس کے تحت مزارات پر قراٰن خوانی ہوئی، جس میں سینکڑوں

عاشقانِ رسول اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی منّے (طلبہ) شریک ہوئے، کئی مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا۔ اجتماع ذکر و نعت بھی ہوئے جن میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی، اس کے علاوہ 65 مدنی حلقوں، 15 مدنی دوروں، 101 چوک درسوں اور سینکڑوں زائرین پر انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنّتوں پر عمل کی دعوت دی گئی۔ **مجلس تاجران برائے گوشت کے مدنی کام** مجلسِ تاجران برائے گوشت کے تحت مرکزالاولیا لاہور میں * جوہر ٹاؤن * سلاٹر ہاؤس (مذبح خانہ) شاہ پور * مرکزالاولیا لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں اور * تاجر شفیق چوہدری کے گھر پر اجتماعاتِ میلاد منعقد ہوئے جن میں رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری اور مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات فرمائے۔ ان اجتماعات میں امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرنے والے، پرفیوم ہول سیلرز، شاہ عالَم مارکیٹ کے تاجران، گوشت وغیرہ کا کام کرنے والے، فیکٹریز کے منیجرز، ایڈمن منیجرز، سپر وائزرز اور مرکزالاولیا لاہور کی بزنس کمیونٹی نے بڑی تعداد میں شرکت کی، اجتماعات میں بیان کی برکت سے ایک تاجر شخصیت نے 33 مرلے پر مشتمل اپنا اڑھائی کروڑ سے زائد مالیت کا پلاٹ دعوتِ اسلامی کو وقف کے لئے پیش کردیا جبکہ دیگر کئی تاجران نے ٹیلی تھون کے لئے ہاتھوں ہاتھ یونٹ بھی جمع کروائے۔ **مجلس شعبۂ تعلیم کے مدنی کام** مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی مرکزالاولیاء لاہور میں اجتماعِ میلاد کا سلسلہ ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختلف پہلوؤں پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور دیگر اسلامی بھائیوں کی بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی۔ * مرکزالاولیاء لاہور میں گاڑیاں بنانے والی ایک مشہور کمپنی کے کار مینوفیکچرنگ یونٹ (Car Manufacturing Unit) میں ایک عظیم الشّان سنّتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ پروڈکشن محمد اشرف، H.R جنرل منیجر لاجسٹک جنرل منیجر اکمل ڈار، ڈپٹی منیجر H.R حافظ ساجد، یونین پریزیڈنٹ منیر احمد سمیت سینکڑوں کی تعداد میں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ * جامشورو بابُ الاسلام سندھ کی سندھ یونیورسٹی کے بچّل ہاسٹل اور پاک حنفی کابینہ مرکزالاولیا لاہور میں اجتماعِ میلاد منعقد ہوئے جن میں نگرانِ پاک مجلس شعبۂ تعلیم نے سنّتوں بھرے بیان فرمائے۔ **مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے مدنی کام** مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت ماہِ نومبر 2018ء میں 120 مَحارِم اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 1900 مَحارِم اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مبلّغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششوں سے 280 مَحارِم اسلامی بھائیوں نے 3 دن، 14 اسلامی بھائیوں نے 12 دن اور 6 اسلامی بھائیوں نے ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ **سنّتوں بھرے اجتماعات** مجلس ڈاکٹرز کے تحت مرکزالاولیاء لاہور کی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، جناح اسپتال کے مین آڈیٹوریم اور ایک کالج کے آڈیٹوریم میں عظیمُ الشّان اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ڈاکٹرز، پروفیسرز اور دیگر شخصیات نے شرکت کی، مُبَلِّغِین دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیان فرماتے ہوئے حاضرین کو دنیا بھر میں خدماتِ دعوتِ اسلامی سے آگاہی فراہم کی۔ * مجلس تاجران کے تحت ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز اتھارٹی بابُ المدینہ کراچی میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رُکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ * مجلس مدرسۃُ المدینہ کی جانب سے مرکزالاولیاء لاہور میں سنّتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں رُکنِ شوریٰ محمد منصور عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ * مجلس نشرو اشاعت کے تحت حافظ آباد پنجاب کے پریس کلب میں مدنی حلقے کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے صحافیوں کو مدنی پھول دیئے۔ * مجلس اِزدِیادِ حُب کے تحت راولپنڈی میں سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ محمد اطہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سفرِ افریقہ جانشین وصاحبزادۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے مدنی کاموں کے سلسلے میں 22 تا 27 نومبر 2018ء موزمبیق کے مختلف شہروں ماپوتو (Maputo)، نامپولا (Nampula)، نکالا (Nacala) اور 28 نومبر تا 03 دسمبر 2018ء ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں لوڈیم (Laudium)،

جوہانسبرگ (Johannesburg)، پریٹوریا (Pretoria) اور لینیاسیا (Lenasia) کا مدنی سفر فرمایا جہاں مختلف مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں میں بیانات فرمائے، نیز مقامی شخصیات اور دیگر عاشقانِ رسول سے ملاقات فرمائی۔ اس سفر کے دوران 2 دسمبر 2018ء کو جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں جامعۃ المدینہ کے دوسرے اجتماعِ دستارِ فضیلت میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے والے مدنی اسلامی بھائیوں کی دستار بندی کی۔ اس اجتماع میں مقامی علمائے کرام اور دیگر عاشقانِ رسول نے بھی شرکت کی۔ **مفتی محمد قاسم عطاری کا یوکے سفر** مفتی محمد قاسم عطاری صاحب نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں 26 نومبر تا 11 دسمبر 2018ء یوکے کے مختلف شہروں لندن، برمنگھم، بولٹن، بریڈ فورڈ، مانچسٹر، بلیک برن، ڈیوس بری اور آکر نگٹن کا سفر فرمایا جہاں تین جامعاتُ المدینہ میں طلبہ و اساتذۂ کرام کے درمیان سنّتوں بھرے بیانات فرمائے اور مختلف مقامات پر ہونے والے مدنی حلقوں میں عاشقانِ رسول کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ **نگرانِ شوریٰ و اراکینِ شوریٰ کا بیرونِ ملک سفر** نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری، رُکنِ شوریٰ حاجی عبدُ الحبیب عطاری، رُکنِ شوریٰ حاجی رفیع عطاری نے دسمبر 2018ء میں پیغامِ دعوتِ اسلامی کو عام کرنے کے لئے سری لنکا، سنگاپور اور انڈونیشیا کا سفر فرمایا جہاں مختلف مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں میں بیان کے ساتھ ساتھ مقامی علمائے کرام، شخصیات اور دیگر عاشقانِ رسول سے ملاقات فرمائی اور ذمّہ داران کے مدنی مشوروں وغیرہ کا سلسلہ رہا۔ ❁ رُکنِ شوریٰ حاجی بلال رضا عطاری نے 14 تا 16 نومبر 2018ء عرب شریف، 4 تا 8 دسمبر 2018ء عرب امارات اور 18 نومبر تا 2 دسمبر 2018ء کینیڈا کے مختلف شہروں (Toronto, Calgary, Vancouver, Montreal, Ottawa Winnipeg, Regina) کا سفر فرمایا جہاں سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں میں بیانات، جلوسِ میلاد میں شرکت اور ذمّہ داران کے ساتھ مدنی مشوروں وغیرہ کا سلسلہ رہا۔ ❁ رُکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطاری نے 12 تا 15 نومبر 2018ء ترکی کا مدنی دورہ فرمایا جہاں مقامی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ ❁ 11 تا 28 نومبر 2018ء رُکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے یورپ کے ان ممالک کا مدنی دورہ فرمایا جہاں مختلف مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں اور جلوسِ میلاد وغیرہ کا سلسلہ ہوا: اسپین، یونان، اٹلی، سویٹزر لینڈ، آسٹریا، جرمنی۔ **کینیڈا میں ایک اور مدنی مرکز کا افتتاح** 30 نومبر 2018ء کو کینیڈا کے شہر اوٹاوا میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح ہوا اس موقع پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں رُکنِ شوریٰ حاجی بلال رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شرکا کو مساجد آباد کرنے کے تعلق سے مدنی پھولوں سے نوازا۔ **یومِ قفلِ مدینہ** مجلس مدنی انعامات (بیرونِ ملک) کے تحت ماہِ ربیعُ الاوّل 1440ھ میں اٹلی، عمان، ہند، بنگلا دیش، یونان، فرانس، یوکے، یوگنڈا اور بحرین میں 650 مقامات پر یومِ قفلِ مدینہ منانے کا سلسلہ رہا جس میں کم و بیش 14 ہزار 293 عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ **مدنی قافلہ** 16 نومبر 2018ء کو دعوتِ اسلامی کے تحت یوکے سے ساؤتھ کوریا ایک مدنی قافلے نے سفر کی سعادت حاصل کی۔ **کینیڈا میں جامعۃ المدینہ** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کینیڈا میں نومبر 2018ء میں جامعۃ المدینہ کے آغاز کے لئے مونٹریال کینیڈا میں جگہ خریدی جاچکی ہے عنقریب یہاں درسِ نظامی (عالم کورس) کا سلسلہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ **اصلاحِ اعمال کورس** مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ اور مجلس کورسز ہند کے تحت 4 دسمبر 2018ء سے ہند کے شہر پالن پور کے علاقے کانودر (Kanodar) میں جامعہ غریب نواز میں طلبۂ کرام کا اصلاحِ اعمال کورس ہوا جس میں 40 سے زائد طلبۂ کرام نے شرکت کی۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز 11 نومبر 2018ء کو پاکستان کے مختلف شہروں بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف، سردار آباد فیصل آباد، راولپنڈی اور گجرات میں دارالسنۃ للبنات میں 12 دن کا "اسلامی زندگی کورس" اور 26 نومبر 2018ء کو 12 دن کا "اصلاحِ اعمال کورس" ہوا۔ ❁ مجلس مختصر کورسز (اسلامی بہنیں) کے تحت ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کو مضبوط کرنے کیلئے پاکستان بھر میں کم و بیش 398 مقامات پر ذمّہ دار اسلامی بہنوں کیلئے آٹھ دن کا "فیضانِ ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع کورس" کا انعقاد ہوا۔ ان مدنی کورسز میں شرکت کرنے والی اسلامی بہنوں

میں سے تقریباً 2868 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار مدنی دورہ میں شرکت، تقریباً 2794 اسلامی بہنوں نے روزانہ دو گھنٹے مدنی کام کرنے اور تقریباً 1621 اسلامی بہنوں نے سنّتوں بھرے اجتماعات شروع کروانے کی نیّت کی۔ **مجلسِ رابطہ** مجلسِ رابطہ کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے 3 نومبر 2018ء کو راولپنڈی میں ایک بیوٹی پارلر کی مالکہ (Owner) سے ملاقات کرتے ہوئے انفرادی کوشش کی جس کی برکت سے 6 نومبر سے اس پارلر میں ماہانہ مدنی حلقہ شروع ہوگیا ہے ● مجلسِ رابطہ کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے P.T.V News کی سابقہ نیوز ڈائریکٹر کنٹرولر خاتون سے ملاقات کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل تحفے میں دیئے، انہوں نے اپنے گھر مدنی حلقہ لگانے کی نیّت کی۔ ● مجلسِ رابطہ کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے 19 نومبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں ایک وکیل خاتون کے گھر میں مدنی حلقے کا اہتمام کیا جس میں وُکلا خواتین نے شرکت کی۔ اختتام پر اسلامی بہنوں میں مکتبۃُ المدینہ کے مختلف مدنی رسائل بھی تقسیم ہوئے۔ **ٹیلی تھون اجتماع** اسلامی بہنوں کی مجلسِ رابطہ و مجلسِ مالیات کے تحت 17 نومبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں مدنی عطیّات کے لئے ٹیلی تھون اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کئی شخصیات اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلّغۂ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے شخصیات اسلامی بہنوں نے ہاتھوں ہاتھ یونٹ جمع کروائے مزید یونٹ بھی جمع کروانے کی نیّت کی۔ **اجتماعاتِ میلاد** 23 نومبر 2018ء کو جلال پور بھٹیاں کے ایک لیڈی اسپتال، 25 نومبر 2018ء کو ایک بیوٹی پارلر اور ایک گورنمنٹ گرلز پرائمری اسکول میں میلادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلے میں اجتماعاتِ ذکر و نعت منعقد ہوئے۔ ● 4 دسمبر 2018ء کو میلادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلہ میں اجتماع کا اہتمام ہوا، جس میں عالَمی مجلسِ مشاورت کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے بیان کیا۔ ● 6 دسمبر 2018ء کو اجتماعِ میلاد منعقد ہوا جس میں خصوصی (گونگی، بہری) اسلامی بہنوں کی شرکت رہی۔

بیرونِ ملک کی اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز مجلس مختصر کورسز (اسلامی بہنیں) کے تحت عرب شریف، قطر، کویت، U.K، لندن، امریکہ، یوگنڈا، اسپین، ڈنمارک، ہند کے شہروں جے پور، پُرانی دہلی اور کانپور میں کئی مقامات پر 19 دن کا "فیضانِ سورۂ بقرہ کورس" کا انعقاد ہوا۔ ❁ 11 نومبر 2018ء کو ہند کے شہر چھترپور (Chhatarpur) میں 26 گھنٹے پر مشتمل "مدنی انعامات کورس" ہوا۔ ❁ مجلس مدنی کورسز (اسلامی بہنیں) کے تحت اسلامی بہنوں کو مدنی کام سکھانے کے لئے ہند کے مختلف شہروں سرنکوٹ، لکھنؤ، کلکتہ، جمشید پور، اجین (Ujjain)، گوالیار، جھانسی، کاشی پور اور موتی نگر میں تین دن کے "مدنی کام کورس" ہوئے جن میں کم و بیش 2156 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **اجتماعاتِ میلاد** ماہِ میلاد (ربیعُ الاوّل) میں بیرونِ ملک کی اسلامی بہنوں نے کئی مقامات پر اجتماعاتِ میلاد کا انعقاد کیا۔ تفصیلات کے مطابق ماریشس، ساؤتھ افریقہ، موزمبیق، نیوزی لینڈ میں آکلینڈ، آسٹریلیا میں سڈنی اور میلبورن، کنیڈا میں مانٹریال، کیلگری اور ٹورنٹو، بنگلہ دیش میں چٹاگانگ، ڈھاکہ اور سلہٹ، ہند میں بھوج پور، مراد آباد، ٹھاکردوارہ، کانپور، ممبئی، گوا، ناسک، بارسی، ناگپور، حیدرآباد، میسور، ہبلی، تلنگانہ، امریکہ میں نیویارک، ڈیلاس، میامی، شکاگو، لاس اینجلس اور ہیوسٹن میں اجتماعاتِ میلاد منعقد ہوئے جن میں تقریباً 1400 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مجلسِ تجہیز و تکفین اجتماعات** مجلسِ تجہیز و تکفین (اسلامی بہنیں) کے تحت اسلامی بہنوں کو تجہیز و تکفین کا طریقہ سکھانے کے لئے نومبر 2018ء کو ہند کے شہر کانپور، الٰہ آباد، آگرہ، گوپی گنج، یوپی، کوٹہ، پرتاب گڑھ، چھوٹی سادڑی، بنارس، گورکھ پور، پدروانہ (Padruana)، کاورہ پیٹھ (Kavra peth)، نیپال گنج نیپال، خوشی نگر (Kushinagar)، کیتھون، مانڈوی، موڈاسا، ارولی، لوناواڈا (Lonawada)، دھولکا (Dholka)، احمد آباد، ہمت نگر، اشرف نگر، اجین، یوکے، والسال، ڈربی، لیسٹر، ناٹنگھم، ٹیویڈیل (Tividale)، ہینڈزورتھ (Handsworth)، آسٹریلیا، کینیڈا، بالسال ہیلتھ (Balsall Heath)، کینیا، شیلٹن (Shelton)، پیٹرزبرگ (Peterborough)، پارک لینڈ میں تجہیز و تکفین اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 2008 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی عطیات مہم (ٹیلی تھون)** 2 دسمبر 2018ء کو جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ کے لئے ہونے والے ٹیلی تھون میں دعائے عطّار کی حقدار بننے کے لئے بیرونِ ملک (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ہند اور دیگر ممالک) کی اسلامی بہنوں نے مدنی عطیات جمع کروائے۔ یوکے کی اسلامی بہنوں نے 3 ہزار 759 سے زائد یونٹ جمع کئے۔ **مدرسۃُ المدینہ کا آغاز** 4 ربیعُ الاوّل 1440ھ برمنگھم میں نئے مدرسۃُ المدینہ بالغات شروع ہوئے۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں گزشتہ ماہ مجلسِ رابطہ بالعلما کے ذمّہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں نے تقریباً 1800 سے زائد علما، خطبا و ائمۂ کرام سے ملاقات کی سعادت حاصل کی جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان** ❁ مفتی عبد العلیم سیالوی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو مرکز الاولیاء لاہور) ❁ مولانا مفتی محمد حمد اللہ جان نقشبندی صاحب (صوابی KPK) ❁ مفتی غلام شبیر صاحب (دارالافتاء جامعہ راشدیہ خیر پور میرس باب الاسلام سندھ) ❁ نبیرۂ حافظِ ملّت حضرت مولانا پیر سیّد محمد نوید الحسن شاہ مشہدی صاحب (منڈی بہاؤالدین) ❁ مفتی محمد ابراہیم نعیمی صاحب (مہتمم جامعہ نعیمیہ احسن العلوم فقیرہ گوٹھ باب المدینہ کراچی) ❁ مفتی حافظ نذیر احمد قادری صاحب (ڈائریکٹر مذہبی امور دینیہ کشمیر) ❁ مولانا سیّد حسین احمد مدنی شاہ صاحب (مہتمم جامعہ رضویہ انوارِ محمدیہ کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ) ❁ مولانا نصیب الحسن ہزاروی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ جیلانیہ اسلام آباد) ❁ مولانا محمد احمد سعیدی صاحب (مہتمم جامعہ سیرانیہ کاظمیہ خانقاہ شریف ضلع بہاولپور) ❁ مولانا محمد عبد القادر خان نعیمی صاحب (مہتمم مدرسہ غوثیہ ضلع گجرات) ❁ مولانا احمد یار فریدی صاحب (خطیب جامع مہاجرین ہڑپہ ضلع ساہیوال) ❁ مفتی محمد اسلم مدنی صاحب (خطیب جامع مسجد غوثیہ زم زم نگر حیدر آباد) ❁ مفتی وزیر رضوی صاحب (مہتمم دارالعلوم صدیقیہ حب چوکی بلوچستان) ❁ مفتی عبد السّتار صاحب (مہتمم دارالعلوم سخی لعل شہباز قلندر سیہون شریف) ❁ مولانا حافظ محمد شفیع سرکی صاحب (مہتمم مدرسہ بحر العلوم حمیدیہ ٹھل باب الاسلام سندھ) ❁ پروفیسر مولانا رحیم بخش قادری صاحب (مہتمم دارالعلوم فیض الرسول اوستہ محمد بلوچستان) ❁ مولانا محمد کامران قادری صاحب (خطیب رٹو ضلع استور گلگت بلتستان) **ہند** ❁ علّامہ مولانا سیّد شاہ مصباح الحق عمادی صاحب (سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ قلندریہ پٹنہ بہار) ❁ مولانا محمد جلال الدّین اشرف اشرفی جیلانی صاحب (بانی و سربراہ جامعہ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف بنگال) ❁ مولانا غلام حسین مصباحی اشرفی صاحب (بانی و ناظم جامعہ خدیجۃ الطاہرہ للبنات) ❁ علّامہ محمد حسین ابوالحقانی صاحب (بہار) ❁ مولانا سیّد مقیم الرّحمٰن صاحب (رامپور یوپی) ❁ مولانا نصیر الدّین صاحب (پرنسپل جامعہ اہلِ سنّت بدر العلوم جسپور) **دیگر ممالک** ❁ پیرِ طریقت حضرت علّامہ عبد الکریم صاحب (سراج نگر بنگلہ دیش) ❁ مولانا حافظ محمد شریف مصری صاحب (سٹٹگارٹ جرمنی) ❁ مولانا افتخار مصباحی صاحب (خطیب جامع مسجد چندرونا نیپال) **25ویں فقہی سیمینار میں علمائے کرام سے ملاقاتیں** ہند میں واقع اہلِ سنّت کی مشہور دینی درسگاہ الجامعۃُ الاشرفیہ مبارکپور میں 25ویں فقہی سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں ہند کے جیّد علمائے کرام نے شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلما کے ذمّہ داران نے اس سیمینار کے موقع پر کئی علمائے کرام، مشائخ عظام اور مفتیانِ کرام سے ملاقاتیں کیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: ❁ عزیزِ ملّت مولانا عبد الحفیظ صاحب (سربراہِ اعلیٰ الجامعۃُ الاشرفیہ) ❁ سراجُ الفقہاء مفتی محمد نظامُ الدّین مصباحی رضوی صاحب (ناظم مجلس شرعی و صدر مدرس الجامعۃُ الاشرفیہ) ❁ خیرُ الاذکیاء مولانا محمد احمد مصباحی صاحب (ناظمِ تعلیمات الجامعۃُ الاشرفیہ) ❁ مفتی محمد نسیم مصباحی صاحب ❁ مفتی محمد بدرِ عالَم مصباحی صاحب ❁ مولانا محمد صدرُ الورٰی صاحب ❁ مولانا عبد المبین نعمانی صاحب۔ **علمائے کرام کی مدنی مراکز میں آمد** ❁ استاذ العلماء حضرت علّامہ مولانا فضل سبحان قادری صاحب (مہتمم و مدرس جامعہ قادریہ، مردان K.P.K) ❁ مفتی خلیل احمد جان اَزہری صاحب (درگاہ وئیر شریف بھان سعید آباد ضلع دادو) ❁ مفتی محمد عابد جلالی صاحب (مرکز الاولیاء لاہور) ❁ مفتی محمد ریحان قادری صاحب (شہباز گوٹھ نادرن بائی پاس باب المدینہ کراچی) اور مولانا محمد مشتاق نعیمی صاحب (جامع مسجد درگاہ عثمان شاہ گڈاپ روڈ) ❁ جامعہ رُکنُ الاسلام (زم زم نگر حیدر آباد) کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الوہاب قادری صاحب اور دیگر مدرسین عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف لائے جہاں ان علمائے کرام کو المدینۃُ العلمیہ، جامعۃُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کا دورہ کروایا گیا ❁ مولانا عابد حجازی صاحب (مدرس جامعہ اکبریہ نارنگ منڈی مرکز الاولیاء لاہور) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مرکز الاولیاء لاہور ❁ مولانا طاہر اقبال جلالی صاحب (ناظمِ اعلیٰ جامعہ مظہر الاسلام جلالپور بھٹیاں ضلع حافظ آباد) نے فیضانِ مدینہ جلالپور بھٹیاں اور ❁ مولانا فیضان جمیل فریدی چشتی صاحب (مہتمم دارالعلوم فریدیہ راجن پور) نے جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ راجن پور کا دورہ کیا۔ **بیرونِ ملک** ❁ مولانا محمد عدنان الحق قادری صاحب نے تُرکی میں دعوتِ اسلامی کے نگرانِ مالکی

ممالک کے ہمراہ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ فرمایا اور مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیا۔ برمنگھم یوکے میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کا دورہ کیا اور دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام برمنگھم میں نکلنے والے جلوسِ میلاد میں شرکت فرمائی ❁ صاحبزادہ پیر سلطان نیاز الحسن سروری قادری صاحب (چیئرمین حضرت سلطان باہو ٹرسٹ) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم یوکے کا دورہ کیا ❁ خلیفۂ تاجُ الشّریعہ مولانا محمد قمر الزماں مصباحی صاحب نے جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزُ الایمان ممبئی ہند کا دورہ فرمایا ❁ مولانا سیّد حسن عسکری میاں اشرفی الجیلانی صاحب نے جامعۃُ المدینہ فیضانِ بُرہانِ ملّت جبل پور ہند میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور جامعۃُ المدینہ کا دورہ فرمایا اور دعاؤں سے بھی نوازا۔ **ہفتہ وار اجتماع میں شرکت** گزشتہ ماہ سنّی جامعات و مدارس سے تقریباً 1900 سے زائد طلبۂ کرام نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت کی۔ **شخصیات سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے ان شخصیات سے ملاقات کی: ❁ امجد جاوید سلیمی (آئی جی پنجاب پولیس) ❁ سیّد مراد علی شاہ (چیف منسٹر سندھ) ❁ چوہدری پرویز الٰہی (اسپیکر صوبائی اسمبلی) ❁ سعید غنی (وزیر بلدیات سندھ) ❁ ڈاکٹر عمر جہانگیر (ڈپٹی کمشنر راولپنڈی) ❁ D.I.G احسن عباس (C.P.O راولپنڈی) ❁ محمد عاصم (S.P راولپنڈی) ❁ محمد آصف (چیئرمین P.H.A راولپنڈی) ❁ عارف عباسی (چیئرمین R.D.A راولپنڈی) ❁ مولانا اشفاق رضوی صاحب (امیر علماء کونسل وار برٹن) ❁ کیپٹن شعیب (A.D.C.G اسلام آباد) ❁ محمد فراز (ڈائریکٹر اربن پلاننگ C.D.A اسلام آباد) ❁ راجہ بشارت (وزیر قانون پنجاب) ❁ عبدالکبیر قاضی (ہوم سیکرٹری سندھ) ❁ آغا پرویز (D.G محتسبِ اعلیٰ صحت سندھ) ❁ ناصر شاہ (منسٹر مذہبی امور سندھ) ❁ فراز ڈیرو (منسٹر اوقاف سندھ) ❁ کلیم امام (I.G سندھ) ❁ امیر احمد شیخ (ایڈیشنل I.G کراچی) ❁ جاوید عالَم اوڈو (D.I.G ساؤتھ کراچی) ❁ ڈاکٹر امین یوسف زئی (D.I.G ویسٹ کراچی) ❁ افتخار شالوانی (کمشنر کراچی) ❁ سیّد سردار علی شاہ (صدر آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ یونین حیدر آباد) ❁ چوہدری ناصر بوصال (M.N.A منڈی بہاؤالدّین) ❁ عبدالجبار خان (M.P.A زم زم نگر حیدر آباد) ❁ طارق شاہ (M.N.A زم زم نگر حیدر آباد) ❁ حنیف قریشی (M.P.A راجن پور) ❁ طاہر رندھاوا (M.P.A بھکر) ❁ حاجی جاوید انور (D.S.P سٹی چنیوٹ) ❁ ملک غلام عباس اعوان (D.S.P بھلوال) ❁ سیّد امان انور قدوائی (ڈپٹی کمشنر چنیوٹ) ❁ محمد انور کیتھران (D.P.O چنیوٹ) ❁ سیّد فیصل شاہ صاحب (کمشنر بھکی ڈویژن) ❁ سیّد خرم علی شاہ (R.P.O سرگودھا) ❁ ملک لال محمد کھوکھر (D.S.P سٹی گلزارِ طیبہ، سرگودھا) ❁ سیّد اعجاز حسین شاہ بخاری (D.S.P حاصل پور) ❁ چوہدری اشفاق رامے (چیئرمین بلدیہ حاصل پور) ❁ مہر واثق عباس ہرل (اسسٹنٹ کمشنر بھیرہ) ❁ بیرسٹر صہیب احمد بھرتھ (M.P.A بھیرہ شریف) ❁ چوہدری فیصل فاروق چیمہ (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ مہر غلام محمد لالی (M.N.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ ڈاکٹر لیاقت علی خان (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا)۔ **اجتماعاتِ ذکر و نعت** ❁ دعوتِ اسلامی کے تحت شیخوپورہ موٹر وے اور ہائی وے ٹریننگ ہیڈ کوارٹر میں اجتماعِ میلاد ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس اجتماع میں D.I.G محبوب اسلم سمیت کثیر آفیسرز اور عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ ❁ راولپنڈی میں میجر جنرل شاہد محمود کیانی کے والد صاحب کے چہلم پر سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ❁ مرکز الاولیاء لاہور میں سیکشن آفیسر محمد رمضان کے گھر پر اجتماعِ میلاد ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ❁ مرکز الاولیاء لاہور میں چیئرمین سٹی وار برٹن جمیل احمد نارگ، گلزارِ طیبہ سرگودھا میں ڈسٹرکٹ ایگری کلچر آفیسر میاں ہارون احمد مخدوم اور اسسٹنٹ کمشنر ہیڈ کوارٹر سرگودھا حافظ عبدالمنان بیگ بھکی کے D.P.O آفس کے سپرنٹنڈنٹ بشیر احمد ابڑو، زم زم نگر حیدرآباد میں M.N.A طارق شاہ جاموٹ اور M.P.A چودھری زاہد اکرم کے گھروں، منڈی بہاؤ الدّین میں M.N.A چوہدری ناصر بوصال کے ڈیرے اور وزیرِ اعلیٰ پنجاب ہاؤس کلب 8 میں اجتماعاتِ میلاد کا سلسلہ ہوا۔ ❁ چوہدری وارث ایڈووکیٹ کے گھر راولپنڈی میں شخصیات مدنی حلقہ لگایا گیا۔ ❁ تھانہ شاہ پور سٹی، جناح ہال جام پور، آدی والا راجن پور، سٹی تھانہ کوٹ چھٹہ، جناح ہال علی پور اور ڈسٹرکٹ آفس زراعت بھکر میں اجتماعِ میلاد ہوا۔ ❁ گلزارِ طیبہ سرگودھا میں سابق M.N.A ملک شاکر بشیر اعوان کی چچی کے انتقال پر مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے ان سے ملاقات کی اور مرحومہ کے لئے فاتحہ خوانی و دعا کی۔ ان سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی حلقوں میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات فرمائے جن میں مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور سیکورٹی اداروں سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ **شخصیات کی مدنی مرکز آمد** ❁ D.S.P لیگل منہاج سکندر ❁ سیاسی شخصیت جنید خان محسود اور ❁ سینئر ایڈووکیٹ مروان خان نے فیضانِ مدینہ ڈیرہ اسماعیل خان کا دورہ کیا جہاں انہیں مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کیا گیا۔

سِپاس نامہ

مجلسِ شرعی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور (ہند) نے (27 تا 29 نومبر 2018ء جاری رہنے والے) پچّیسویں فقہی سیمینار کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات کے اعتراف میں سپاس نامہ (تحریری اظہارِ تشکّر) پیش کیا جس کے چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:

❁ دعوتِ اسلامی تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمی، غیر سیاسی اور پُراَمْن تحریک ہے۔ اس تحریک کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد فرد اور معاشرے کی اصلاح ہے۔ تحریک اپنا مدنی مقصد ان الفاظ میں بیان کرتی ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" اور اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو ناگزیر قرار دیتی ہے ❁ بِفَضْلِہٖ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اس وقت 92[1] شعبہ جات میں کام کر رہی ہے اور اب تک دنیا کے 200 مُمالِک[2] میں اپنا پیغام پہنچاچکی ہے ❁ دعوتِ اسلامی نے علمِ دِین کے فروغ واِشاعت کے لئے ملک وبیرونِ ملک میں بے شمار مدارس وجامعات اور اسلامی اسکول قائم کئے (جو) مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور دارُالمدینہ کے نام سے معروف ہیں، جب کہ اس کے تربیّتی مراکز فیضانِ مدینہ کے نام سے مشہور ہیں۔ دعوتِ اسلامی نے تحریری کام کو معقولی اور تحقیقی شکل میں پیش کرنے کے لئے المدینۃُ العلمیہ کے نام سے ایک اہم ادارہ قائم کیا ہے جو بلاشُبہ علمی اور تحقیقی دنیا میں ایک اہم اضافہ ہے ❁ المدینۃُ العلمیہ سے تیار ہونے والی کتابیں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوتی ہیں اور وہیں سے ساری دنیا میں پہنچائی جاتی ہیں، بلا مُبالَغہ اب تک ہزاروں کتابیں مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کرچکی ہیں ❁ دعوتِ اسلامی کا ایک قابلِ اعتماد ادارہ دارالافتاء (اہلسنّت) ہے جہاں عُلَمائے کرام اور مفتیانِ عِظام کی ایک ٹیم عوام کی دِینی اور مذہبی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت حاضر رہتی ہے۔ اس (دارالافتاء اہلسنّت) کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہاں صَوتی (Audio)، تحریری، آن لائن اور دیگر ذرائع سے موصول ہونے والے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں ❁ دعوتِ اسلامی جدید ذرائع اِبلاغ کی اِفادیت پر یقین رکھتی ہے، اسی لئے اس نے 1996 ہی میں اپنی ویب سائٹ[3] بنائی اور یہ اُردو زبان کی پہلی مذہبی ویب سائٹ ہے۔ 2008 میں مدنی چینل قائم کیا جو دنیا کے پانچ سیٹلائٹس سے نشر ہوتا ہے۔ اس چینل سے عَرَبی، اُردو، انگریزی اور بنگلہ زبان میں دِینی معلومات نشر کی جاتی ہیں۔ دعوتِ اسلامی نے ویب سائٹ اور مدنی چینل کے علاوہ آن لائن مدرسے اور تعلیمِ قراٰن کے سلسلے قائم کئے اور متعدّد دِینی ایپس (Applications) بھی تیار کیں، جن میں المدینہ لائبریری، اوقاتُ الصّلاۃ، کنزُالایمان، دارالافتاء، فتاویٰ رضویہ اور بہارِ شریعت کے سافٹ ویئر (Software) خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ہمارے قریبی احباب نے مجلسِ شرعی کے 23 ویں فقہی سیمینار کے جملہ مَصارِف ادا کرکے ہماری مضبوط پُشت پناہی بھی کی۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات کو قبول فرمائے اور اسے دن دُونی رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 105 سے زائد شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ (2) دعوتِ اسلامی کا مدنی کام اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً دُنیا بھر میں ہے (3) www.dawateislami.net

مچھلی کے فائدے

ازْ: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مچھلی انسانی صحّت کے لئے نہایت اَہم غذا ہے ◉ اس میں آیوڈین (Iodine) ہوتا ہے جو کہ صحّت کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے، اس کی کمی سے جسم کے غُدودی نظام کا توازُن بگڑ سکتا ہے، گلے کے اَہم غُدود تھائیر ائیڈ (Thyroid) میں سُقْم (یعنی خامی) پیدا ہو کر جسمانی نظام میں بہُت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں ◉ مچھلی بطورِ غذا استعمال کرنے والوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں ◉ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق سردی سے ہونے والی کھانسی کا مچھلی سے بہتر کوئی علاج نہیں ◉ دل کے مریضوں کے لئے مچھلی بہت ہی فائدہ مند ہے، ماہِرین کا کہنا ہے: ہفتے میں کم از کم دو بار توضَرور مچھلی کھالینی چاہئے ◉ غذا میں مچھلی کا زیادہ استعمال مثانے کا کینسر بڑھنے سے روکنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے ◉ مچھلی کے سَر کی یخنی جسے شوربا یا سُوپ (Soup) بھی کہتے ہیں، بینائی کی کمزوری اور دیگر کئی امراض کیلئے فائدہ مند ہے ◉ باقاعدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اُتر سکتے ہیں ◉ مچھلی کے سر کی یخنی (سُوپ) فالج، لقوہ، عِرقُ النّسا (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ چڈّے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اَعْصابی کمزوری، پٹّھوں کی کمزوری، قبل اَز وَقت بڑھاپے، جوڑوں کے پُرانے درد اور جسمانی و اَعصابی کِھچاؤ اور قُوّتِ حافِظہ بڑھانے کیلئے نہایت مفید ہے ◉ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھو چکے ہوں یا جن کی یادداشت ختم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جوان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سُوپ) ضَرور استعمال کریں ◉ اگر گرمی کے موسِم میں نامُوافِق محسوس کریں تو سردیوں میں اِستعمال کریں ◉ اگر بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی مَرَض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سَر کا سوپ (Soup) استعمال کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان بیماریوں سے تحفُّظ حاصل ہو گا ◉ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست کیرالہ کے ایک صاحب نے بیرونِ ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ رِیاضی (جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین عُلُوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا اِستعمال۔ **مدنی بہار** جامعۃُ المدینہ، فیضانِ بلال، بابُ المدینہ کراچی درجہ ثالثہ کے طالبِ علم حمزہ بن عابد کا بیان ہے کہ میری بینائی کمزور تھی اور اڑھائی 2.5 نمبر کا نظر کا چشمہ استعمال کرتا تھا۔ جب میں نے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "مچھلی کے عجائبات" میں بیان کردہ نسخے (مچھلی کے سر کی یخنی بینائی کی کمزوری کیلئے فائدے مند ہے، باقاعدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اتر سکتے ہیں) پر پابندی سے عمل کیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری بینائی بالکل ٹھیک ہوگئی اور اب میں مکمل طور پر عینک سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہوں۔

دعائے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ! جو 2019 کے پورے سال کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنے لئے بک کروائے اور ایک کو ترغیب دِلا کر اس کو بھی بُکنگ (Booking) کے لئے تیار کرلے اور بُکنگ کروالے اس کو جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بُکنگ کروانے کے لئے درج ذیل نمبر یا ای میل ایڈریس پر رابطہ کیجئے

Call / Whatsapp: 0313-1139278 Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764